بعض ارشادات

جنکو

جناب سر ولیم میور صاحب بہادر کے سی ایس آئی نے

بعہدِ حکومت ممالک مغربی و شمالی کے بیان فرمایا

بحکم گورنمنٹ

سنہ ۱۸۷۶ع

مطبع منشی نول کشور مقام کانپور مین چھپے
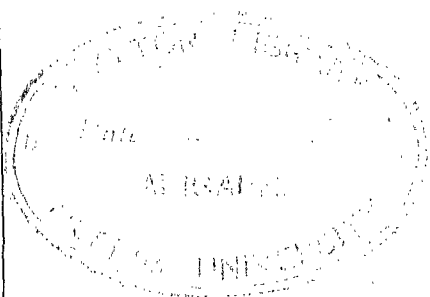
واضح ہو

کہ اس رسالے مین اون ارشادات کا انتخاب ہے جنکو سر ولیم میور صاحب بہادر
کے سی ایس آئی نے بعہدِ حکومت ممالک مغربی و شمالی کے جلسۂ عام مین بیان فرمایا تھا
اب دوبارہ چھاپا گیا منشا اوسکا یہ ہے کہ بسبب امتداد قیام ممالک مذکور کے جو ہندو و مسلمان
صاحب ممدوح کے پیارے دوست ہین اونکے لیے ایک یادگار ہو۔
اور شاید نتیجہ اوسکا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو مرکوزات ممدوح الیہ کے چھ برس کی زمان حکمرانی
مین نقش کالحجر تھے اور وہ مطالب بھی جنکے ذریعے سے ممدوح الصدر نے انجام
اون مرکوزات کا چاہا تھا وہ سب اون دوستونکو یاد رہین۔

نمبر ۱

اڈریس جو بتاریخ ۱۳ - ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع بروقت تقسیم انعام امتحان کے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بزبان انگریزی حاضرین وقت اور طلباے مدرسہ بنارس کی طرف فرمایا

یہ موقع ہمارے واسطے معمول سے زیادہ خوشی کا ہے کیونکہ جب سے کہ ہم ان ممالک مغربی وشمالی مین آئے ہین یہی پہلا مرتبہ ہے کہ ہم ایسی تقریب مین جیسی کہ یہ ہے صدر نشین مجلس ہوئے اور اس ایوان وسیع مین کہ صاحبان انگریز اور رؤساے ہندوستانی اور طلباے مدرسہ سے بھرا ہوا ہے نظر کرنے سے ہمکو ایک تقریب اسی طرح کی یاد آتی ہی جس کو پندرہ برس گذرے کہ ایک عالی منش جنکا نام تم سب لوگونمین معزز اور معظم ہے یعنی **طامسن صاحب** نے اس عمارت مین مدرسہ پہلے مرتبہ کھولا تھا بعض اشخاص جو اوس وقت حاضر تھے اس وقت بھی ہمارے گرد و پیش موجود ہین چنانچہ اونمین سے **مہاراجہ بنارس** ہین اور **سر دیو نراین سنگہ** بھی جو اوس وقت بہ جلدوی خدمت نمایان یعنی شہر مین ایک فساد کی فرو کرنی کے لیے گورنمنٹ کی عنایت خاص سے مورد اعزاز و امتیاز ہوئے تھے اونمین سے ہین الحق کہ ہمارے ذاتی تعلقات جو اس مدرسے کے ساتھ ہین ہمکو اوس سے بھی پہلے زمانہ کی یاد دلاتے ہین یعنی چوبیس برس ہوئے کہ اوس وقت ہمارے بھائی **جان میور صاحب** اول پرنسپل اس مدرسے کے تھے —

جو کچھ کہ آج درپیش ہوا باعث خوشنودی کا ہے اور گرفتھ صاحب نے جو کیفیت سنائی اوس سے واضح ہوتا ہے کہ سررشتۂ انگریزی مین تحصیل طلبہ کی بالاجمال اچھی ہوئی اور ہم خیال کرتے ہین کہ نتائج لائق تعریف اور حسب دلخواہ ہین —

لیکن ہم جو اس عمارت مین کھڑے ہین اور نظر اوپر حالات گذشتہ اس مدرسے کے کرتے ہین تو ہم آپ سے یہ کہتے ہین کہ کامیابی اس مدرسے کی تعلیم انگریزی کی ترقی پر نہ قیاس کرنی چاہیے بلکہ اندازہ کامیابی مدرسۂ بنارس کا کہ یہ مدرسہ نوع خاص کا ہے اوسکے اون طلبہ کی تعلیم کے نتائج سے کرنا چاہیے جو علوم انگریزی اور سنسکرت دونون پڑھتے ہین اور اوسکی ترقی اور تنزل کا مدار اسی امر پر ہے —

اب بالاجمال اس مدرسے کی تاریخ زمانۂ گذشتہ پر نظر کرنی چاہیے سنسکرت کا مدرسہ جیسا کہ طامسن صاحب نے اس عمارت کے پہلے مرتبہ کہلنے کے وقت اپنی تقریر مین بیان کیا کہ ۱۷۹۱ء مین مقرر ہوا تھا اور ۱۸۳۰ء مین مدرسہ انگریزی ایک علیحدہ مکان مین قائم کیا گیا تھا ۱۸۴۸ء مین دونون مدرسے بعہد جان میور صاحب کے یکجا کیے گئے اور بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۵۳ء طامسن صاحب نے اس عمارت عظیم الشان کو تقریب افتتاح سے زیب و زینت بخشی یہ ہمارے ہاتھ مین وہ کیفیت بزبان ہندی ہے جو اوس وقت پڑھی گئی تھی اور انتخاب مندرجۂ ذیل سے عیان ہوگا کہ مدرسۂ بنارس سے کونسا امر عظیم مقصود تھا۔ **انتخاب** — خیال کرو کہ گو زبانین مختلف ہون مگر امر حق اور علم کسی نہج سے اختلاف نہین رکھ سکتے ہین اسلیے مناسب ہے کہ اس مدرسہ سرکاری مین جتنے اشخاص طالب دریافت امر حق کے ہین گو اونکی زبان مختلف ہو مگر لازم ہے کہ ایک جگہہ جمع ہوکر امر حق کی دریافت کے لیے اپنے اپنے طریقہ کا دوسرے کے طریقہ کے ساتھہ مقابلہ کرین اور اس نہج پر باہمدگر مستفید ہون مثلاً سنسکرت کی مدرسے مین طلبہ نیاے شاستر کو مطابق اصول گوتم رشی کی پڑھتے ہین اور انگریزی مدرسے مین وہی علم حسب مرقومہ بیکین تحصیل کرتے ہین پس صریح یہ بات شایان ہے کہ جس امر مین درمیان اقوال گوتم رشی اور بیکین کے اتفاق کلی ہو اوسمین یہ طالب علم کسی طرح کے اختلاف کا

خیال دل مین نہ لائین بخلاف اسکے جس باب مین کہ درحقیقت اختلاف ہو بمقابلہ اور مباحثہ امر حق کی تحقیق کیجاے اور جو بات قرار پاوے وہ قبول کر لیجاوے اسیطرح دیگر شعبہ ہاے علوم مین بھی تجویز کرنی مناسب ہے کہ کون امر حق ہے اور کون باطل پس جو حق ہو اوسکو قبول کر لینا چاہیے۔

جو تقریر کہ طامسن صاحب نے بروز مذکورۂ بالا بیان کی اوسمین یہ مقصود ظاہر کیا تھا کہ اِس عمارت مین تعلیم علم تہذیب اخلاق کی بطریقہ حقیقی ہوا کرے اور امر حق کو اوسکی اصلی عظمت کے ساتھہ ترجیح اور فوقیت دیجاوے فقط بعد ازین بنظر پیش بینی اور قوت انقلابی کی جو اس نہج کی تعلیم سے امر حق مین اور پر قلوب مردم کے ہوتی ہے اور بنظر ترقی اور بہبودی اعلے ملک ہندسے کے جو آیندہ ہونے والی ہے صاحب مرحوم نے یہ فرمایا تھا کہ اس جگہہ سے متوقع ہون کہ یہ طریقہ دریافت حق کا چارون طرف پھیلے اور یہ بھی خارج از احاطہ امید نہین ہے کہ یہ عمارت بھی جسمین ہم اس وقت مجتمع ہین اوس انقلاب عظیم کا ایک واسطہ ہو۔

ای صاحبو ہم اب ایک انتخاب جان میور صاحب کی اوس چٹھی کا پڑھتے ہین جو مدرسۂ بنارس کا اہتمام چھوڑتے وقت اُنھون نے طلبۂ مدرسہ کے نام لکھی تھی

انتخاب۔ ہماری تمنا ہے کہ تم تحصیل علم مین مصروف رہو مگر نہ واسطے اسکی فوائد ظاہری کے بلکہ واسطے شوق دریافت اوس حق کے جسکی طرف علم کو رہنما ہونا چاہیے اور نیز اسواسطے کہ تم تعلیم کے نہایت عمدہ نتائج کی کماحقہ قدر پہچانو یعنے واسطے حصول دانش اور توسیع فہم اور ترقی عقل و تمیز اور دیگر قواے ذہنی اور بغرض واقفیت صناعات نادرہ خالق کائنات کی اور اون اصول کے جنپر حضرت جل شانہ نے عالم کے انتظام کا مدار رکھا ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ تم اوسی تعلیم معقول کو موجب تہذیب اخلاق کا جانو۔

بعد ازین صاحب ممدوح نے علم سنسکرت کی کتب قدیمہ سے اسماے کثیرہ اشخاص نامور کی طرف اشارہ کیا

جنکے ذکر سے چاہییے کہ تمکو جو اونکی اولاد مین ہو یہ شوق و حوصلہ بڑھے کہ اپنے بزرگون کی ناموری کے لائق
کوئی کارنمایان کرو اور نسبت ایک اور امر کے یعنی درباب فوائد قائم کرنے بناے علم دیسی زبان کے
جس مضمون پر شنبہ گذشتہ کی شام کو ہمنے بمقام بنارس انسٹیٹیوٹ بہت گرمی اور ذہانت کی تقریر سنی تھی

جناب جان میور صاحب نے مدرسہ بنارس کی نسبت اپنی امیدونکو اس نہج پر ظاہر کیا تھا۔

اگرچہ ہم تمکو تاکید کرتے ہین کہ زبان انگریزی کی تحصیل بہ شوق روزافزون کرو کیونکہ یہ عمدہ ترین
وسیلہ حصول علم اور بہترین طریقہ دریافت حقائق مستحکمہ اور مفیدہ کا ہے معہذا ہم یہ بھی تمھارے
ذہن نشین کرتے ہین کہ تمکو اپنی زبان ہندی کی واقفیت صحیح حاصل کرنی پر ضرور ہی تاکہ جس باب
مین تم سعی و کوشش کرو اوسمین کامیاب ہو۔

زبان انگریزی کبھی زبان ملک ہند کی نہین ہو سکتی قریب بتمام کاروبار ملکی جس سے تمھارے
ہموطنون کی بہبود متعلق ہے دیسی زبان مین اجرا پاتا ہی نور دانش کا اِس ملک مین جس کے
حصول کے لیے ہمکو امید ہے کہ تم سب کسی نہ کسی راہ پر امداد کرنے کی کوشش کررہے ہو بوسیلے
اوسی زبان کے انتشار پائیگا اسواسطے تم سب کو اس بات کا شوق دلی ہونا چاہیے کہ رفتہ رفتہ
دیسی زبان مین ایسے کتب علوم کے مہیا و موجود ہو جاوین جنمین مطالب معقول اور عمدہ ہون
اور جنکی عبارت بھی فصیح ہو۔

اب اے طالب علمو ہم تمسے سوال کرتے ہین کہ یہ عمدہ امیدین کسی نہج پر پوری ہوئین یا نہین سال بسال
گروہ گروہ طلبہ انگریزی مع سنسکرت کی جماعتون کے امتحان دیکر اطراف ملک کو چلے چلے گئے ہین مگر سوال
یہ ہے کہ یادگاری اون بزرگ اشخاص کی جو ہندوستان کے علوم قدیمہ سے عیان ہے تمھارے دلون پر اِس
نہج پر کارگر ہوئی یا نہین جس سے ایسے بزرگان نامور کی اولاد کے شان کے لائق کسی شے کے پیدا کرنیکا
حوصلہ پایا جاے جیسی کہ توقع تھی یا بالعکس اسکی ایسا خیال مطلق تمھارے دلون مین نہین اور ایک یہ سوال

کہ درباب ترقی علوم دیسی زبان کے کچھ بھی تم سے ظہور مین آیا ہے یا نہین۔ ظاہر ہے کہ تمھارے ذہن
مین ذخیرہ علوم درسیہ ممالک یوروپ کا جمع ہے اور تم پر واجب ہے کہ جو نعمت تمنے حاصل کی ہی اوس سے
اپنے ہموطنون کو بھی بہرہ پہونچاؤ مگر تمھاری محنتون کے نیتجہ سے کوئی شے بھی اس قسم کی ہے جس کا
ہم اس وقت نشان دے سکین سچ تو یہ ہے کہ علوم کی کتابین دیسی زبان مین مطلقاً نہین ہین
اور طلباے جماعت ہاے انگریزی مع سنسکرت سے اس پھل کے پیدا ہونے کا جسکی امید تھی نام و نشان
بھی نہین ہے تاکہ وہ بڑی ضرورت رفع ہو اب آگے سنو کہ ہندوستان اور یوروپ دونون کے علوم فلسفہ
کے ماہرین سے یہ امید تھی کہ تحقیقات مطالب حکمیہ کے دونون طریق کو وہ باہم مقابل کرسکینگے اور رفتہ رفتہ
اصول صحیحہ کو اسطرح پر رواج دینگے جو ہندوستان کے عوام کے فہم و ادراک کے لائق ہو بلکہ خود حق کا
بیان جسطرح کہ کسی زبان ممالک یوروپ مین ہو اوس سے ترجیح پاکر زیادہ وضاحت و صراحت کے ساتھ
ایسے طور پر مناسبت رتبہ فہم و ادراک اس ملک کی لوگون کے کیا جاے کہ زیادہ سہولت اور مزید رغبت کے ساتھ اونکا
ذہن قبول کرلے اور تبرکاً اس امید کے طامسن صاحب مرحوم جو دل سے اس ملک کی بہبود چاہتے تھے
اوسپر گرمی اور بلند نظری یہ توقع رکھتے تھے کہ ایک دن بہتری کا آئیگا جیسا کہ ہمنے ابھی تمکو پڑھکر سنایا یعنی وہ دن جب
یہ مدرسہ اس ملک کے عروج پر مدد دیگا اور اوسکی از سر نو درست ہونے مین منجملہ وسائل امداد و اعانت کے
گنا جائیگا واضح ہو کہ اورجگہہ اس ملک کی لوگون کے ذہن کو متحرک کرنے مین کوششون کا کسی قدر عمل ظہور مین
آرہا ہے پس تم کیون پیچھے رہے جاتے ہو شاید تم یہ کہوگے کہ بنگالہ مین مدرسہ یونی ورسٹی ہے جسکے فوائد سے تم
یہان محروم ہو اور تم شاید یہ شکایت بھی کروگے کہ سنسکرت کے علم ادب اور علوم فلاسفہ کی تحصیل کے واسطے خطاب
فضیلت نہین عطا ہوتے ہین مگر اے طالب علمو ہم اس امر مین تمھارے ساتھ بدل اتفاق کرتے ہین اور ہم اس بات
کو دیکھکر خوش ہونگے کہ یونی ورسٹی کی طرف سے واسطے تحصیل سنسکرت اور دیگر علوم ہندوستان کے ترغیب
اور عطاے خطاب عمل مین آئے لیکن باایں ہمہ خیال کرو کہ یہ عذر تمھارا واجبی ہے یا نہین بیان کرو کہ خطاب فضیلت

علم ادب یا فضیلت زبان سنسکرت کا اگر تمکو عطا بھی ہو تو کونسا حقیقی فائدہ حاصل ہو جائیگا اور کیا قوت زائد پیدا ہوگی
اصل قوت علم اور نیکی ہے اور تمکو یاد ہوگا کہ شاعر نے کیا کہا ہے چنانچہ ترجمہ اوس کا یہ ہے ——

خطاب انسان کا ہے جو سکہ زر پر نہ ہو سکہ تو انسان پھر بھی ہے زر

پس یہی حال تحصیل زبان انگریزی مع سنسکرت کا ہے اگر اوس مین قوت و نیکی ہی تو جیسی کہ طامسن صاحب
کو توقع تھی محض بوجہ نہ ملنے امتیاز و خطاب متعلقہ مدارس کے قصور واقع نہونا چاہیے۔
پس اے طالب علمو معلوم ہوتا ہے کہ تحصیل انگریزی مع سنسکرت اب معرض امتحان مین ہی اور اس امتحان کے
نتائج عمدہ اور پسندیدہ کا پیدا ہونا تم ہی پر منحصر ہے آیا علم سنسکرت ہمیشہ اسی عمارت کی کوٹھریو مین بند رہیگا
یا لوگ اوسکو صرف ایسا جانتے رہینگے کہ وہ رہنماے جہالت اور مطالب حقیر جسمانی کا ہے یا اس
علم سنسکرت کو ممالک یوروپ کے علوم سے ملکر اون عمدہ مطالب ترقی ملک کے پیدا کرنے مین ممد ہونا چاہیے
جنکے ظہور کی آرزو بکمال شوق صاحبان بانی اس قاعدۂ آمیزش تعلیم سنسکرت اور انگریزی رکھتے تھے
مگر ہم پوچھتے ہین کہ اوس نتیجہ کے ظہور کا کوئی وعدہ تمھاری طرف سے ہے یا کوئی نشان ظاہری ایسا ہے
جو علامت حصول اوس مطلب دلخواہ کا ہو جسکی مدت درازسے امید تھی۔
اے طلباے زبان انگریزی اور سنسکرت کے ہم ان سوالات کو تمھارے پاس چھوڑتے ہین اور تمنا رکھتے ہین
کہ یہ سوالات تمھارے دل مین وہ شوق اور عزم و ہمت پیدا کرینگے جنسے اون صاحبان عالی منش اور رنیک طبع
کی عمدہ آرزوئین جنکے مرکوزات خاطر ہمنے ابھی تمکو پڑھکر سنائے تمھارے وسیلہ سے پوری ہون۔
اب ہم پھر نہایت خوشی ظاہر کرتے ہین جو ہمکو اس قدیم شہر کے رؤسا مین سے ایک مجمع کثیر اور رسا کار
او رذی اختیار اشخاص سے اس وقت ملاقات ہونیکے باعث حاصل ہوئی اور جو شوق روز افزون کہ اس مدرسہ
اور نیز بنارس انسٹیٹیوٹ مین درباب ترقی نور علم اور تعلیم و تربیت کے پایا جاتا ہی بنظر اوسکی امید ہی کہ عمدہ ترین نتیجے پیدا ہونگے

نمبر ۲

اسپیچ

جو حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے ۸ ماہ نومبر ۱۸۶۷ء مین وقت کھولنے مدرسہ نو تعمیر مراداباد کی زبان اردو مین ارشاد فرمائی

ای لیڈی صاحبو و صاحبو و روسا، مراد آباد

مین آج اس وسیع اور عمدہ مکان کے کھولنے کی تقریب مین آپ صاحبون کی ملاقات سی نہایت خوش ہوا جو تعلیم کے واسطے طیار کیا گیا ہے آپ صاحبون کو اس مدرسے کی تعمیر کا اصل منشا اور اوسکی آیندہ ترقی کا حال مسٹر آر ہیندرسن صاحب کے بیان سے معلوم ہوا ہوگا پس جو کچھ صاحب ممدوح نے آپ صاحبونسے بیان کیا ہے اوس مین ایک بات میرے نزدیک نہایت توجہ اور لحاظ کے قابل ہے یعنی حقیقت مین اس مدرسے کی تعمیر کا باعث ایک مسلمان بیگم ہوئی جسنے اپنا کل مال و متاع وصیت سے گورنمنٹ انگریزی کے سپرد کیا اور مسٹر اسٹریچی صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اپنا مال سپرد کرتے وقت منجملہ اون مقاصد کے جنمین اوسکو اپنے روپیہ کا صرف ہونا منظور تھا ایک یہ بھی اپنی خوشی ظاہر کی تھی کہ اوسکے مال و اسباب مین سے ایک مدرسہ قائم کیا جاوے اے رؤساے مراد آباد تم لوگون کے لئے یہ ایک نظیر و نمونہ ہے کہ تمھاری قوم کی ایک ہندوستانی عورت تعلیم و ترتیب کی فائدون کی قدر دانی مین ازبس فائق ہوگئی پس کیا اب تم لوگ اوسکی پیروی مین کچھ کوتاہی کروگی یا تم اون مستورات کے علم و اخلاق کی ترقی مین سعی نکروگے جنمین ایک عورت اونکی قدرشناسی کا ایک ایسا عمدہ اور اعلی نمونہ پایۂ ثبوت کو پہونچا گئی —

جناب کالون صاحب لفٹنٹ گورنر سابق نے جنکو تعلیم و تربیت کی خوبی خوب معلوم تھی بیگم مذکور کی ذریعہ سے

بے تامل منظور کیا اور اونکے بعد اس تدبیر کا انصرام ایسے افسر نے اپنے ذمے لیا جسکا تمام شہر اون بہت سی
ترقیون کے سبب سے ممنون اور مشکور رہے جنکے سبب سے تمام شہر مین آسایش و آرام کے سامان مہیا ہو گئے
اور جسکی بدولت عمدہ عمدہ عمارتون کی طیاری سے تمام شہر مین رونق و زینت ہو گئی وہ افسر آنریبل
جان اسٹریچی صاحب بہادر ہین جنکی سعی سے چندے کی ایک فہرست مرتب ہوئی اور کم سے کم تیس ہزار روپیہ
چندے کے ذریعے سے جمع ہو گیا اون چندہ دینے والونمین سے اون رئیسونکا بھی ذکر کرتا ہون جنھین نے
ہر ایک فی ہزار ہزار روپیہ چندے سے زیادہ کی امداد کی چنانچہ منجملہ اونکے نواب صاحب بہادر والی رامپور ہین
اور میرے دوست آنریبل راجہ شیوراج سنگہ رئیس کاشی پور ہین جنکو یہان اس مجلس شریف مین دیکھکر
مین نہایت خوش ہوا اور گورنمنٹ کے بڑے رفیق دیانت دار راجہ گورسہای ہین جنھون نے وہ عمدہ قطعہ
زمین کا عطا کیا ہے جسمین یہ مدرسہ تعمیر ہوا ہے اور چوبے گردھاری لال اور ساہو بچناتھہ اور خود مسٹر اسٹریچی
صاحب ہین اور حسب معمول مین اپنے دوست سید احمد خان کا نام باب تعلیم مین سب سے آگے بڑھا ہوا دیکھتا ہون
وہ اوس عرصے مین یہانکے صدر الصدور تھے یہ ایسا شخص ہے کہ جہان کہین جاتا ہے وہان اوس شوق
و ذوق کو اپنا یادگار چھوڑ جاتا ہے جو اوسکی کوششون کی بدولت اوسکی ہموطنونکو باب تعلیم مین پیدا ہوتا ہے
اب مین اخیر پر یہ بات بیان کرتا ہون کہ سب سے زیادہ گورنمنٹ کی شکریہ کی مستحق مسٹر آرمینڈرسن صاحب بہادر
کلکٹر اور مجسٹریٹ ہین جنھون نے تجویز مذکورہ بالا کی سرانجام کا بار بالکل اپنے ذمے لے لیا اور انھین کی کوششون سے
تمام دقتین آسان ہو گئین اور اس عمدہ اور خوبصورت عمارت کی کھلنے کا وقت آگیا ایسے آباد اور مالدار شہر مین
جیسا کہ مرادآباد ہے بلاشبہہ تعلیم کے واسطے ایسی ہی عمارت کی ضرورت تھی —
اور مسٹر ملینڈرسن صاحب کی اون کوششون کی ہین مکرر تعریف کرتا ہون جو صاحب موصوف نے
اس مدرسے کی تعمیر مین کین صاحب موصوف نے اس باب مین امام الدین تحصیلدار کی نہایت تعریف
و توصیف کی ہے چنانچہ تحصیلدار مذکور کی کارگزاری کی نسبت مین اپنی رضامندی اور خوشی ظاہر کرتا ہون اور

اور امید ہے کہ جس غرض سے یہ مدرسہ بنایا گیا ہے خدا کی برکت سے وہ پوری ہوگی اور طلبا تحصیل علم مین کوشش کرینگے اور کامیاب ہونگے ـ

یہ بات درست ہے کہ یہان پہلے سے امریکا کے پادریون کی بلند نظری کی بدولت ایک مدرسہ ہے اور اُنہین رئیسون کے ساتھ جو آج یہان موجود ہین کل مین اوس مدرسی کو دیکھکر خوش ہوا تھا اور جو سرگرمی اور کارگزاری اوس مدرسہ کے اہتمام مین برتی جاتی ہے اوسکا مین دل سے شاہد ہون جب صاحبان ولایت اپنے پاس سے خلقت کی تعلیم کے لیے کچھ خرچ کرین تو وہ ایسے ہی مدرسی کو پسند کرینگے اس واسطے کہ اونکے نزدیک وہی تعلیم سب سی اعلی اور پسندیدہ ہے جسمین علم کے ساتھ ہی ساتھ اخلاق حسنہ اور مذہب کے باب مین بھی تربیت ہوتی ہو لیکن چونکہ ہندوستان مین مذاہب مختلفہ رائج ہین اسواسطے سرکار انگریزیہ کا مدار انتظام اوسی قاعدہ مبنی ہے کہ معاملات مذہبی مین کسی کی طرف داری یا کسی طرح کی مداخلت جائز نہو لہذا ضرور پڑا کہ جو مدرسے سرکار کی طرف سے مقرر ہون اونمین دینی باتون کی تعلیم نہو مگر تاہم سرکار مشن اسکولون کی ترقی سے غافل نہین ہے بلکہ اس عام قاعدہ کے بموجب کہ جس مکتب مین علم کی پیروی بدرستی ہوتی ہو اوسکی سالیانہ امداد تجویز کیجاوے سرکار انکی بھی امداد کرتی ہے چنانچہ سرکار مدرسۂ مذکور مین بھی دوسو پچاس روپیہ ماہواری دیتی ہے گورنمنٹ کی یہ بھی خواہش ہی کہ جہان تک سررشتۂ تعلیم کی قواعد کے روسے ممکن ہو وہان تک وہ سب مدرسون مین بھی طلبا کے واسطے اسی قسم کے وظیفے و مدد وغیرہ مقرر کیے جاوین جیسی کہ سرکاری مدارس مین طلبا کو ملتے ہین اور سرکاری مدارس کے مقابلہ مین یہ مدرسے اپنے اپنے مطلبون کی تکمیل مین سعی کرین تاکہ اس صورت مین سب یکسان ہون اور سب کی ساتھ انصاف برتا جاوی اور کسی کی رعایت اور مروت عمل مین نہ آوے اور ہر مدرسہ مناسب طریقہ سے امداد حاصل کرسکے بلکہ جہان تک انکی تربیت و انتظام کے لحاظ سے جائز ہو گورنمنٹ کی عنایت اونپر وسیع ہو ـ

اس شہر مین جسمین پچاس ساٹھ ہزار آدمی بستے ہین دو مدرسون کی بلکہ دو سے زیادہ کی اور گنجایش

معلوم ہوتی ہے اور اوسکے سبب سے ایک بہت بڑا نفع یہ حاصل ہوگا کہ دونون مدرسونکے درمیان غبطہ اور ہمسری کا لحاظ قائم ہو جاویگا جسکا عمدہ ثمرہ سرخروئی اور اعلیٰ نتیجہ ترقی تعلیم ہوگی بسبب این نظر کہ اون دونونکی باہم کسی طرح کی رنجش یا رشک وحسد نہ ہووے بلکہ ہر ایک مدرسے کو اس باب مین سعی کرنی چاہیے کہ دوسرے سے سبقت اور فوقیت حاصل کرینکے واسطے ہر ایک طالب علم مضامین درس مین پوری پوری لیاقت حاصل کرے اور طلبا کو باہم یہ غبطہ کرنا چاہیے کہ مین اپنی کوششون اور محنتون کے سبب سے اپنی زیست مین عزت اور کامیابی حاصل کرون تاکہ اوس مدرسے کی رونق اور نیکنامی بڑھے جہان اوس نے تعلیم پائی ہو۔

مجھکو یقین ہے کہ اس مدرسے کے بہت سے طالب علم بڑے بڑے مدرسون مثل بریلی یا آگرہ یا رُوڑکی کالج مین داخل ہونے کی غرض سے جایا کرینگے اور وہان جاکر شہرت اور عزت حاصل کرینگے آج کل طلبا کا دستور ہے کہ اگر اونکو کسی چھوٹی سی نوکری کے ملنے کی بھی توقع ہو تو وہ فوراً پڑھنا لکھنا چھوڑکر چلدیتے ہین پس مین ادن طلبا اور اونکے ماباپ سے جو یہان موجود ہون اس بات کی ضرورت ظاہر کرتا ہون اور یقین دلاتا ہون کہ جس طالب علم کو اپنی تحصیل کی بدولت فخر اور عزت حاصل کرنی منظور ہو وہ اپنی تحصیل کو اچھی طرح پر کامل کرے اور تا حصول تکمیل اوسکو برابر جاری رکھے اور مجھکو امید ہے کہ طالب علم تحصیل علوم مین ایسی کوشش کرینگے اور ایسی فضیلت کے مرتبہ کو پہونچین گے کہ وہ خاص اپنی زبان مین نہایت دلچسپ اور عمدہ مضامین کی کتابین خود بھی تصنیف کرسکین اور وہ ایسا نام پیدا کرین جیسا کہ اونکے بھائی جو اہل یوروپ ہین پیدا کرتے ہین مین اس بات سے نہایت خوش ہوا کہ جن لڑکون نے اس وقت امتحان دیا اونمین سے سات لڑکے یونیورسٹی کے امتحان کیواسطے تحصیل کرتے ہین اور مین امید کرتا ہون کہ یہ سب ضرور امتحان مین کامیاب ہونگے اور سب لڑکے اونکی پیروی کرینگے اور غالب ہی کہ آیندہ یونیورسٹی کے امتحان کی قواعد خطاب کی عطا کرنیکے باب مین ان ممالک کے زیادہ مناسب قرار دیجاوینگے اور پھر یہ بات ممکن ہوگی کہ بعض علوم کا امتحان انگریزی اور دیسی دونون زبان مین ہوسکیگا ابھی یہ معاملہ گورنمنٹ کی زیر تجویز ہے اور اوسپر گورنمنٹ غور کر رہی ہے مگر اس امر کے واسطے یہ بات

ضروری ہے کہ دیسی زبان مین ایسی کتابین تالیف کیجائین جو درس کے لیے اور علوم فلسفہ ریاضی وغیرہ کی تعلیم کے لیے مفید ہون جب مین علمی جلسے سے ملنے گیا تو خود اونکی جانب سے جو التماس میرے روبرو پیش ہوا اوسمین ایک بات کے دیکھنے سی میری طبیعت بہت خوش ہوئی یعنی اسی مقصود کی تکمیل کی نسبت ایسوسی ایشن نے اپنا پکا عندیہ بیان کیا حقیقت مین ایک قوم کے واسطے یہ بڑی ذلت اور خفت کی بات ہے کہ خاص اوسکے دیس کی زبان مین عمدہ کتابون کے طالب علم کو ایسی قلت ہو بلکہ ایسی تصنیفات مطلقاً میسر نہ آوین مجھکو بڑی توقع ہے کہ تمھاری ایسوسی ایشن اور اون طلبا کی کوششون سی جو اس مدرسے مین یا اسی قسم کے کسی اور مدرسے مین تعلیم پاتے ہین اس بڑی قباحت کی رفع کرنے مین بڑی کامیابی حاصل ہوگی

علاوہ اسکے مجھکو امید ہے کہ تم سب صاحب حتی الامکان عوام الناس کی تہذیب و تربیت مین دل سے کوشش کروگے چنانچہ جسقدر تم لوگون مین سے زمیندار ہین وہ حلقہ بندی یعنی دیہات کے مدارس کے قائم رکھنی مین اسطرح پر سرکار کی مدد کرسکتے ہین کہ اون مدرسون کی طلبا کی تعداد زیادہ کرنے اور اون مدرسون کی ترقی اور بہتری مین سعی و کوشش کرتے رہین اور تم سب صاحبون مین سے ایسا کوئی نہین جسکو تھوڑا بہت رعب و دبدبہ حاصل نہو جسکا برتاو مناسب طور سے اسطرح پر ہوسکتا ہے کہ تم طالب علمونکی حاضری کی تعداد مین ترقی کی نسبت کوشش کرو اور مدرسون کو خود جاکر اپنی آنکھ سے دیکھو اور جہان تک ممکن ہو اونمین مدد دو دیس اس صورت مین تم اس لحاظ سے گورنمنٹ کی مددگار ہوسکتے ہو کہ جو لوگ تم سے کم رتبہ ہین تم اونمین فوائد تعلیم شائع کرتے رہو—

اور مجھکو یہ بھی توقع ہے کہ تمھاری ایسوسی ایشن اور اس مدرسی سے جسکو ایک ہندوستانی بیگم نے قائم کیا ہے عورتون کی تعلیم کے رواج مین بھی کوئی بات پیدا ہوگی مین تمکو جلسہ انسٹیٹیوٹ مین آج ہی اسبات سے آگاہ کرچکا ہون کہ عورتون کی تعلیم نہایت موجب فخر و عزت ہی مین خوب جانتا ہون کہ یہ بڑا نازک اور مشکل معاملہ ہی اور اوسکے اجرا مین بہت سی دقتین پیش آوینگی چنانچہ علاوہ اور مشکلون کے ایک مشکل یہ ہے کہ دیسی زبان مین ایسی کتابین موجود نہین ہین جنسے عورتون کو کچھ نفع حاصل ہو یا اونکی عقل کو ترقی ہو مگر امید ہے کہ آیندہ

یہ اور اورن مشکلین بتدریج رفع ہو جاوینگی بلاشبہہ اس باب مین خواہ مخواہ مجوز ہونا اور یک تحت اوسکے درپے ہونا مقتضا
دانشمندی کے خلاف ہے اور فی نفسہ ناجائز ہے گورنمنٹ ایسے مقصد اور تدبیرون کو کبھی نہین پسند کریگی بلکہ اس امر کی
تحریک خود تمھاری ہی طرف سے ہو سکتی ہے اس وقت مین تمکو صرف ایک ندامت کی بات یاد دلاتا ہون ہر ملک مین
جہان علم و اخلاق کا چرچا ہو عورتین گھر کا نور اور مسکن کی زیب و زینت ہوتی ہین پس کیسی شرم کی بات ہے
اوس ملک کے لیے جہان وہی عورتین ظلمت و جہالت کے پنجرہ مین محروم و مایوس مقید رہین —

اے میرے دوستو جیسے خشک اور بنجر قحط زدہ اضلاع مین آج کل میرا گذر ہوا ہے جنکے سوکھے ساکھے کھیتون پہ
میری نظر پڑی ہے اونکے دیکھنے سے مجھکو یہ تشبیہ یاد آتی ہے کہ جو ملک بے تہذیب اور بے علم ہو
وہ ایک ایسا ہی خشک اور بے ثمر بنجر خطہ[+] ہے پس جب ایسے خطے مین کوئی ایسا دریا لایا جاوے جو موجب سرسبزی
و شادابی ہو اور جسکے لانے کی اسی ملک مین اب امید ہے کیا وہ کچھ اثر نہ بخشیگا بلاشبہہ جسطرح اوس نہر کی عمدہ تاثیر
اوس خطے کی حیات اور کثرت پیداوار کا باعث ہوگا اسی طرح ہمکو بھی امید کرنی چاہیے کہ یہ جلسہ اور اسی قسم کے
اور جلسے علم و شایستگی کے دریا کو بہت جلد طغیانی بخشینگے اور اوسکی بدولت تمھارے تمام گروہون کی حالت
بدل جاویگی اور بخوبی سرسبزی و شگفتگی پھیلجاویگی —

مسٹر رابرٹ ہینڈرسن صاحب اور کمیٹی کی درخواست کے بموجب اب مین یہ بات کہتا ہون کہ آج یہ عمارت
تعلیم کے واسطے کھولی گئی —

[+] اوس وقت ضلع بجنور نہایت خشک سالی مین مبتلا تھا اور تعمیر نہر گنگ مشرقی اوس وقت زیر تجویز تھی کہ جسکا اشارہ اس موقع پر کیا گیا —

نمبر ۳

دربار بمقام بریلی

۴ - دسمبر ۱۸۶۹ء

۴ - دسمبر ۱۸۶۹ء کو حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے مقام بریلی مین ایک دربار منعقد فرمایا
جب سب لوگ نذر دکھا چکے تب صاحب سکرٹری بہادر کے ارشاد سے شیخ خیر الدین احمد خان بہادر اور لالہ لچھمین نراین
اور بابو گنگا پرشاد پیش ہوئے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے زبان اردو مین یہ تقریر فرمائی

اسپیچ

اے راجگان و رئیسان و تعلقداران روہیلکھنڈ

میرا منشا یہ ہی کہ اس وقت ان تینون شخصون کی اونکے ہموطنون کے سامنے عزت کرون اور اس لیے مین نے
تجویز کی کہ اس دربار عام مین اونکو خلعت امتیاز عطا ہو جو محنت اور کارگزاری انھون نے لڑکیون کی تعلیم کی نسبت بریلی
مین کی ہے اوسکی رپورٹ گورنمنٹ مین پہونچی اور جناب ڈرمنڈ صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر سابق ممالک مغربی و شمالی
نے جنکی جگہہ اب مین ہون اونکے حسن کارگزاری کے جلد وہی مین اپنے جانے سے کچھہ پیشتر یہ حکم دیا کہ اونکو خلعت
عنایت ہو —

چونکہ بسبب رواج اس ملک کے مجھے یہ موقع نملا کہ لڑکیون کے مدرسون کا امتحان لون اور کارگزاری اور محنت
مذکور کی حقیقت حال دریافت کرون یا اوس مطلب کی واسطے کسی عہدہ دار سرکاری کو اس کام کے لیے بھیجون
میری درخواست پر لیڈی صاحبہ مع اور میم صاحبون کے جو لشکر اور بریلی مین موجود تھین دو شریف ہندو اور ایک
اور ایک مسلمان کے گھر مین گئین جہان سب لڑکیان جمع ہوئین تھین اور نیز مستورات کا ایک گروہ جو خواہش اس امر کا

شوق رکھتی ہین وہان تھا لیڈی صاحبہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ درباب تعلیم کے حقیقت مین کچھ کارگزاری
ہوئی ہے اور یہ کہ مستورات خود اپنی لڑکیون کی تعلیم چاہتی ہین اور اس سبب سے آیندہ اونکی تحصیل تعلیم کی ترقی کی
امید ہے اور فی الواقع سیکڑون لڑکیان جنمین عزت دار اور اشراف بھی ہین اچھی تعلیم کی تحصیل مین مصروف
اور سرگرم ہین پس اس تعلیم کے اجرا سے مین مطمین ہوا اور کچھ تامل اسمین باقی نرہا کہ جن شخصون کی محنت اور امداد سے
اوسکی ترقی ہوئی اعلان کے ساتھہ اونکی عزت کیجاوے اے رؤساے روہیلکھنڈ مین چاہتا ہون کہ عورتون کی
تعلیم کے فوائد کے باب مین کچھ مختصر بیان کرون جو عقل اور فہم خدا نے مردون کو دیا ہے اوسی قسم کا عقل اور فہم
اوس نے عورتون کو بھی دیا ہے پھر ہر ملک مین یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ صرف تعلیم اور تربیت سے اوس عقل
اور فہم کی تکمیل اور رونق ہوتی ہے پس جب تم مستورات سی تعلیم کے فوائد باز رکھتے ہو تو تم اونکے علم اور روشنضمیری
کے حارج ہو اور فہم اور ادراک کی ترقی کو روکتے ہو پھر یہ بھی ہر کہین مسلم ٹھہرا ہے کہ عقل اور علم کے جو لذائذ ہین
وہ لذائذ نفسانی سی بہت برتر اور عمدہ اور انسانیت کی کمال سے زیادہ موافق ہین پس کیا مناسب اور لائق ہے
کہ جو تمکو سب سی عزیز ہین اونکو اس لذائذ کے احاطہ سے باہر رکھو رؤسا روہیلکھنڈ تمام ہندوستان مین
اپنی فیاضی اور بہادری سی مشہور ہین کیا اس بہادری اور فیاضی کے لائق یہ ہے کہ اونکو تاریکی جہالت مین نور
اور روشنی سے محروم رکھو یہ عقلی قوت جسکی تم اپنی مستورات مین غفلت رکھتے ہو وہی شے ہے جس سے حیوان
اور انسان مین امتیاز ہوتا ہے اور یہ کام نالائق اور ظلم کا ہے کہ اونکو اوس تعلیم سے باز رکھتے ہو کہ جس سی اونکی
عقل تکمیل کو پہونچ سکے۔

سچ ہے کہ گورنمنٹ لڑکیون کی تعلیم کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے تاہم گورنمنٹ کو خوب معلوم ہی کہ اس امر مین
نہایت مشکلات ہین لیکن یہ مشکلات باقی نرہین گی اگر تم خود لڑکیون کی تعلیم کے قائل ہو کر اس امر اہم مین کوشش
کروگے اور ظاہر ہے کہ صرف اپنی تندہی اور کوشش سی اسمین کچھ کامیابی ہو سکتی ہے حضرت ملکہ معظمہ انگلستان
اس بات کی نہایت مشتاق ہین کہ ہندوستان کی مستورات کو تعلیم کے فوائد حاصل ہون باوجود اسکے اونکا

یہ منشا مطلقاً نہین ہے کہ اسمین کسی ایسے امر مین اقدام کیا جاے جو تمھاری خواہش کی خلاف ہو یا تمھاری رسم خانگی
سی کوئی بات مخالف نکلے بعض حکام انگریزی نے اس نتیجہ عمدہ مین پیروی کی ہی خصوصاً مسٹر جان انگلس صاحب بہادر نے
جو سابق مجسٹریٹ اور کمشنر تھے اور جنکی توقیر مین تم خود ایک اسکول کی تعمیر کا ارادہ کرتے ہو
جسکی بنیاد ڈالنے کو مین کل آؤنگا اور امید ہے کہ اوس جگہہ تم سبھون سے ملاقات ہوگی مگر جو کچھہ امداد حکام سے ہو
اسمین شبہہ نہین کہ شروع اور اصلیت اوس معاملہ کی تم ہی لوگون سے ہو سکتی ہے اور اگرچہ سرکار اسمین اعانت
کر سکتی ہے پر انجام اس امر کا خود تم ہی لوگون کا کام ہے پس یہی سبب ہی کہ مین نے چاہا کہ ان تینون شخصون
یعنی شیخ خیر الدین احمد خان بہادر اور لالہ لچھمین پرشاد اور بابو گنگا پرشاد کی اس وقت عزت کرون جنھون نے اس امر مین
تقدیم کی اور اونکو اس دربار عام مین خلعت دون اور انشاء اللہ جب پھر مین بریلی مین آؤن تو اوس وقت
بہتون کو ایسا پاؤن جو لائق خوشنودی سرکار ہون اور اس امر مین شوق اور کارگزاری کرنے سے اور اس
کوشش اور محنت کے سبب سے تعلیم اور روشن ضمیری مستورات کی جو اس روہیلکھنڈ مین ہے نتیجے دیکھون—

نمبر ۴

انگلس صاحب بہادر کے مدرسے کی بنیاد ڈالنی

ماہ دسمبر ۱۸۶۸ء

حسب درخواست رؤساے شہر بریلی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ۵ - دسمبر ۱۸۶۸ء کو صبح کے وقت انگلس اسکول کی تعمیر کی بنیاد ڈالنے کو اوسکے موقع پر تشریف لیگئے جہان کہ شہر کی خاص خاص رئیسون نی حضور ممدوح کا استقبال کیا اور لالہ لچھمین نراین رئیس و ساہوکار بریلی نے اڈریس پڑھی

بعد اسکی حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے مدرسے کی بنیاد ڈالی اور جب سب لوگ پھر اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھ گئے تو حضور ممدوح نے زبان اردو مین حسب تفصیل ذیل خطاب فرمایا

اسپیچ

اے رؤساے شہر بریلی تمنے کہا کہ میرا آنا اس کام کے لیے تمھارے افتخار اور اعزاز کا باعث ہی مگر میرے نزدیک حقیقت حال یہ ہے کہ میرا اعزاز اور افتخار اس بنیاد کے پتھر رکھنے سی اس موقع پر ہوا اے رؤساے بریلی جو تمنے تجویز کی ہے کہ یہ عمارت جسکی بنیاد کا پتھر مین نے ابھی رکھا جان انگلس صاحب بہادر کے نام سی مشہور ہو سو اچھی تجویز کی ہے کسواسطے کہ صاحب موصوف نی اس شہر پر انواع انواع اور بڑے بڑے احسانات سابق مین کیئے ہین جب وہ غدر کی بعد بریلی مین آئے ہین اگر اس وقت غدر کا کچھہ اشارہ کرتا ہون تو موقع وقت اور مقصد صرف یہی ہے کہ اون اشخاص کا ذکر یاد کرون جنھون نے سرکار کے حق مین نمک حلالی اور بہادری کا عمدہ و اعلی نمونہ دکھایا چنانچہ بعض یہان ایسے عزت دار موجود ہین جان انگلس صاحب بہادر مجسٹریٹی کے عہدہ پر یہان آئے اور فساد کے بعد

اونھون نے اپنے اعتدال اور انصاف سے سرکار اور رعایا دونون کے حقوق کی رعایت کی اور فتح کی ساتھہ رحم کو فراموش نکیا۔
صاحب موصوف نے اس شہر کی رونق اور آراستگی کے واسطے بہت کوشش کی جو عمارات عمدہ واعلی خلقت کے
فائدے کے واسطے بنائی گئی ہین اور جنکے سبب سے یہ شہر تمام ہندوستان مین ممتاز اور مشہور ہے وہ
جان انگلس صاحب بہادر اور ایڈورڈس صاحب بہادر کی تجویز اور محنت سے تعمیر ہوئی اور جیسی یہ ظاہری رونق
شہر کی ہے ویسی ہی اوسکی عقلی بہتری کے واسطے بھی پیروی کی مین نے کل دربار کے وقت جو اونھون نے
لڑکیون کی تعلیم کے باب مین کوشش کی اوسکا ذکر کیا اور جو امر متعلق آسایش خلقت اور ترقی تہذیب اخلاق کے
باب مین ہوسکتا ہے جان انگلس صاحب نے ہر طرح سے اوسمین امداد کی پس جب صاحب ایسے
فائدہ رسان ہوئی تو اس مدرسے کو صاحب کی نام سے نامزد کرنے مین تم لوگون نے مناسب کام کیا اس مدرسے سے
غرض یہ ہے کہ بڑے مدرسے یعنی کالج کا شعبہ ہو ارادہ ہے کہ کالج کے جو نیچے درجات تعلیم کی ہین وہ اس سے
جدے ہو جاوین اسواسطے کہ اوسمین سوا ے درجات اعلی کے اورونکی گنجایش نہین اس مطلب کی لئے
ضرور ہی کہ دو ایک اچھی شاخین تعلیم کے واسطے شہر کی بعض جگہون مین ہون اون شعبون سے یہ پہلا شعبہ ہے
جو تم لوگون کے شوق اور فیاضی سے اب تعمیر ہوا چاہتا ہی مین نے کل ذکر کیا کہ مستورات کی تعلیم ایک امر مشکل ہے
اور اوسمین ترقی بتدریج ہوسکتی ہے جو کوئی عمارت عالی کے اوپر چڑھے تو زینے کے ذریعے سے درجہ بدرجہ
محنت کر کے چڑھ سکتا ہے سو یہ حال لڑکیون کی تعلیم کا ہے بخلاف اسکے لڑکون کی تعلیم مین کوئی امر ایسا
مشکل نہین مدرسون مین وہ نہایت اشتیاق سے جوق جوق آتے ہین اور اس بڑے شہر مین جسمین قریب
لاکھہ باشندے کے ہین گنجایش ہے کہ مدرسے کے کئی ایک شعبے ہون اور امید ہی کہ رفتہ رفتہ تم لوگون کی
فیاضی اور سخاوت سے بنجاوینگے البتہ یہ ایک امر نیک ہی جسمین اپنے مال سے امداد کرنی سب سے بہتر ہے
اچھی لوگ اسکو ایک امر ثواب کا تسلیم کرتے ہین اور مال اور روپیہ اسی لئی ہمکو عطا ہوا کہ ایسے ایسے امور نیک
اور ثواب مین خرچ ہو جتنے اشراف لوگون نے اس مدرسے کی تعمیر کے واسطے چندہ دیا ہی اونکا نام ہمیشہ باقی رہیگا

کہ وہ ایسے لوگ ہین جنھون نے اپنے شہر کے فائدے مین خرچ کیا ہی چنانچہ بعضون کی نام کا جنھون نے پانچ پانچ سو روپیہ
یا زیادہ دیا ہی اِس وقت عزت کے لیے ذکر کرتا ہون نواب رامپور نے پانچ ہزار روپیہ اور راجہ شیوراج سنگھ
راجہ کاشی پور اور راجہ کالکا پرشاد اور بابو گنگا پرشاد نے ہزار ہزار روپیہ اور مادھو راؤ اور قطب الدین احمد اور
لالہ چھمین نراین اور محمد عثمان خان اور محمد علی صغر خان نے پانچ پانچ سو روپیہ دیا اور اکثر رؤسا نے زر کثیر دیا
بڑے فخر کا مقام ہے کہ اسطرح سے زائد از پندرہ ہزار روپیہ اِس مدرسہ کیواسطے جمع ہوا مجھے یقین ہے کہ اپنے مال کو اِس طریقہ سے
خرچ کرنے مین حقیقی خوشی بدرجۂ غایت تمھارے دل کو ہوگی بہ نسبت اوسکے کہ شادی اور واہیات تماشون مین
وہ روپیہ خرچ ہوتے ہین قرآن مین ایک آیت ہی جسکا مطلب بہت مفید ہی وہ یہ ہی وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا
إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ اوسکا مطلب یہ ہی کہ اپنے مال کو فضول خرچ مت کرو جو
اپنے مال کو فضول خرچ کرتے ہین وہ بھائی ہین شیطانون کی اور ان الفاظ سے البتہ ایک بھاری نتیجہ نکلتا ہی اور وہ یہ ہے
کہ تم لوگ اسپر دل لگا کر یاد رکھو خدا نے جو مال اور دولت بخشی سو اوسکی خرچ کرنے مین تم جوابدہ ہو اور امید ہی کہ جیسا تم لوگون نے
اس نیک کام مین اپنا مال خرچ کیا آیندہ ایسی ایسی فیاضی اور نیک کامون کی امثال بہت ہونگی —

اور یاد رکھنا کہ نہ صرف اپنے مال سے مدد ہو سکتی ہے بلکہ اپنے اپنے رعب و اختیار سے امداد کر سکتے ہو
خصوصًا تم لوگون مین جو تعلقدار ہین اپنی اپنی رعایا کے حق مین بہت اعانت کا اختیار رکھتے ہین تمام خلقت دیہات مین
بے علمی اور جہالت مین پڑی ہے جنکی تعلیم مین کوشش چاہیے اور اس موقع پر مجھے یہ امر یاد آتا ہے کہ جو تمھارا شہر اپنی
عمارات وغیرہ سے معروف ہی سو میرے نزدیک کوئی زیادہ رونق بخش نشان اِس مین جیمیس طامسن صاحب بہادر کی
قبر سے زیادہ نہین ہے جو یہان موجود ہے جنھون نے اِن دیہاتی مدرسون کی بنیاد ڈالی اور جنکا نام نہ صرف
اس نواح مین مشہور ہے بلکہ تمام ہندوستان مین اونکی تعظیم و تکریم ہوتی ہے جسطرح اہل اسلام اپنے پیرون کی
قبرون کی زیارت کرتے ہین اوسی طرح وہ لوگ جو اونکے دوست ہین اور اونکے نام سے محبت رکھتے ہین
اور جنکو اس ملک کے ہادی اور فیض رسانون کی یادگاری کا شوق ہے اون کی قبر کی زیارت کرینگے

امید ہے کہ اونکے نقش قدم پر چلکر تم لوگ جہانتک اختیار رکھتے ہو دیہات کی رعایا کی تعلیم اور
روشنضمیری کے لیے کوشش کروگے اس ضلع مین حلقہ بندی کے مدرسے قلیل اور منتشر ہین بندوبست حال مین
جو مکتبون کے لیے انتظام ہوا ہے اوسکی سبب سے انکی افراط ہو گی مگر تمھین لوگون سے سرکار کی امداد اور اعانت
ہوسکتی ہے کہ جسکے سبب رعایا بخوبی اور رغبت سے اونمین تعلیم پاویگی اب تقریر کو ختم کرتا ہون اور پھر مین
آپ لوگون کی ملاقات سے اور اس عزت سے جو تمنے مجھے دی کہ تمھارے بلانے سے مینے اس اچھے کام کے
آغاز مین قدم رکھا اپنی خوشی ظاہر کرتا ہون پھر اگر خدا چاہے کہ تم لوگون مین آنے کا اتفاق ہو تو اس جگہ
جہان مینے بنیاد کا پتھر رکھا امید ہے کہ ایک عمارت وسیع اور خوبصورت دیکھون اور اوسکو محنتی طالب علمون سے
بھرا ہوا پاؤن ـــ

نمبر ۵

شاہجہان پور کا اِنسٹیٹیوٹ

ماہ دسمبر ۱۸۶۸ء

۱۹- دسمبر ۱۸۶۸ء کو حضور لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی نے ضلع شاہجہان پور کے مشہور رئیسون کی درخواست پر شہر کے مدرسی کے مکان مین اون سی ملاقات فرمائی اوس مقام پر کمیٹی سررشتہ تعلیم اور مجلس علمی کے ممبرون کی جانب سی اڈریس پڑھی گئی —

بعد ازان صاحب موصوف نے بزبان اردو یہ تقریر کی —

اے رؤساے شہر اور تعلقداران ضلع شاہجہانپور جو یہان بطریق انجمن اور کمیٹی تعلیم کے جمع ہو مین تمھاری درخواست سی یہان آیا ہون اور اِس وقت جو دو عریضے تم دونون کی طرف سے پڑھے گئے اوس سے انجمن اور کمیٹی کے مقاصد اور جو جو تمھاری پیروی سے ترقی ہوئی مجھپر واضح ہوئی ایسے موقع تم لوگون سے ملاقات ہونی میری عین خوشی اور عزت کی بات ہی اور میرا ارادہ ہے کہ اِس وقت بی تکلف تقریر کرون اور بعض امور جنمین میری نزدیک اصلاح مناسب ہی اوسکا کھُلا کھُلا ذکر کرون اول مجھے یہ کہنا ہے کہ اس انجمن کے قیام سے مجھے خاطر جمع اور باعث میری خوشنودی کا ہے مین تسلیم کرتا ہون جو تمنے عریضے مین لکھا کہ ایسے ایسے امور جو تہذیب اخلاق اور فوائد خلقت سی تعلق رکھتے ہین اونکی باب مین بحث کرنی بہت مفید ہے اِسواسطے مجھے اس انجمن سے توقع اور امید ہی کہ روسار شہر کے دلون مین اوسکی تاثیر سے تعلیم کے باب مین محنت اور سرگرمی اور خلقت کی بہتری کے لیے جو جو اور ہو سکتا ہی اوسکی سعی اور کوشش کی ترقی ہو —

میرے دوستو البتہ تمھاری کوشش اور سعی مطلوب ہی باوجودیکہ اس شہر شاہجہانپور کے لیے ایام گذشتہ مین حکام کی طرف سے تعلیم وغیرہ کے باب مین نہایت اہتمام اور کوشش ہوئی تو بھی آپ لوگونمین کچھ سستی اور کمی ترقی کی پاتا ہون کتنے حکام نے قابلیت اور ہمت سے اس ضلع کی بہتری کے لیے نہایت سعی کی سب لوگونکے دلون مین جناب جمس بارنس صاحب بہادر مرحوم کا نام یاد آتا ہوگا کیونکہ اونھین کی پیروی سے یہ مدرسہ وسیع اور خوبصورت تعمیر ہوا اور جو بڑے بڑے احسانات کیا شہر اور کیا مفصل پر اونھون نے کیے سب ظاہر اور باہر ہین اور اوس سے بھی بیشتر تیس برس کا عرصہ ہوا کہ اول مرتبہ مجھے اس ضلع مین آنے کا اتفاق ہوا تھا جب میرے بھائی جمس ولیم میور صاحب بہادر مرحوم ضلع کے بندوبست مین مصروف تھے جو کہ اب منقضی ہونے پر ہے اور اوس بندوبست کی خوبی اور نرمی کے سبب سے اونکا نام ضلع مین باقی ہے ایسی ایسی یادگارون کے سبب سے اس ضلع کی بہتری کے لیے نہایت میرا دل لگا ہے اور جو حکام خدا کی عنایت سے اب زندہ اور موجود ہین یعنی پروبن صاحب بہادر اور میری دوست فنڈل تامسن صاحب بہادر جج جو تمھاری انجمن کے معزز مجلس اور نیز آنریبل آرڈمنڈ صاحب بہادر جو اب تمھارے کمشنر ہین وہ جب ججی کے عہدے پر یہان تھے ہر امر مفید مین اونھون نے کوشش کی پس ایسے ایسے حکام نے ایسی کوشش اور پیروی کی کہ اور کوئی اوس سے زیادہ نہین کرسکتا۔

تو بھی جب مین یہ سوال کرتا ہون کہ ایسی ایسی سعی اور کوشش کے باعث فائدہ جیساکہ چاہیے شاہجہانپور کو ہوا ہے تو مجھے خواہ مخواہ اسکا یہی جواب دینا پڑتا ہے کہ نہین ہوا مثلاً تعلیم کے باب مین مجھے افسوس ہی کہ کوئی ایک بھی لڑکا اس ضلع کا تعلیم یافتہ ایسا نہین ہے جسنے یونی ورسٹی کا امتحان دیا یا اوسکے دینے پر مستعد ہے اور ہر کہین مین دیکھتا ہون کہ خلقت تعلیم کے لیے مستعد اور خواہان ہے اور کچھ ترقی بھی ہورہی ہے اور اوسکی راہ مین اونھون نے قدم مارا ہے لیکن یہان بجز اسکے کہ میرے آس پاس تم لوگ انجمن اور کمیٹی کے شوق کی امید کے نشان موجود ہو اور کچھ ترقی اور سرگرمی کا اثر نہین۔

یہان ایسی ناکامیابی کا ایک سبب وہ ہی جسکو مین نے کل تاکید اً خود طلبہ سے کہا کہ تعلیم کو جلدی چھوڑ دیتے ہین

اور دل نہین لگاتے جب کوئی چھوٹا عہدہ یا کوئی کسیط حکا کام اونکے لیے موجود ہو تو مدرسے کو چھوڑتے ہین اور تحصیل علم سے غافل ہو جاتے ہین قبل اسکے کہ اونکی تعلیم قریب تکمیل کے پہونچی اور اس سبب سی خواہ مخواہ کچھ فائدہ اور کامیابی حاصل نہین ہوتی مگر اصل حال یہ ہی کہ اس عیب کا اصلی الزام تمھین لوگون کے ذمے ہی جو اونکے ماباپ ہو نہ تمھارے لڑکون کے ذمے تم مدرسے اور کالج مین اپنے لڑکون کے خرچ سے دریغ کرتے ہو جب کوئی صورت کسی ادنے کام کی نظر آوے تو نہایت خوشی سی اونکی خرچ سے سبکدوش ہونی کی طرف جاتی ہو حالانکہ تمھارے لڑکونکے حق مین اور صورت کی طریقے چاہیین اور اگر تم اونکی سچی بہتری چاہتے ہو تو چاہیے کہ جب تک تحصیل علم بخوبی نکر چکین انکو مکتب سی جانے ندو اور بعد اوسکے جو لوگ تم مین صاحب استطاعت ہین وہ اپنے لڑکون کو اسکی ترغیب دین کہ وہ بریلی کالج یا رڑکی کالج مین جا کر اپنی تحصیل کو کامل کرین اور یونی ورسٹی مین امتحان دین سب سی اچھی وصیت جو تم اپنے لڑکونکے لیے کر سکتے ہو یہ ہی کہ اونھین تربیت اور تعلیم حتی الوسع سب سے اچھی ملے اور اگر حقیقت مین اونسے کچھ محبت حقیقی رکھتے ہو اور اونکی ترقی چاہتی ہو تو بالضرور یہ طریقہ پسند کروگے سوا اسکے مجھے ایسا احتمال ہی کہ اور شہرون اور اضلاع کی نسبت یہان ایک طرح کی تنگدلی کی بو ہے اور شہرون مین مقاصد تعلیم وغیرہ کے لیے اشرافون نے اپنی خوشی اور رغبت سی روپیہ جمع کئی ہین لیکن اس باب مین شاہجہانپور کے شہر مین کسی قدر اب تک کوتاہی ہوئی ہے اس شہر مین جو کچھ عمل مین آیا ہی وہ حکام ہی کی طرف سی اور اونکی سعی سی ہوا ہے نہ اس شہر کے لوگون کی طرف سی بلکہ یہان کے باشندے ایک صورت کی غفلت سی یہ دیکھتی ہین اور ہاتھ نہین لگاتے یہ موقع نہین ہی کہ اس جگہہ مین اپنی نارضامندی کا اظہار کرون اس لئی اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہون کہ خدا چاہے تو پھر شاہجہانپور مین آؤن اور سخاوت اور فیاضی کی نشان بہت لوگون مین ایسے دیکھون کہ لائق تحسین او رصلی کے ہون ظاہر ہے کہ جو حال اب دیکھتا ہون باعتبار اوسکے شاہجہانپور ہمسری کی دوڑ مین اور ضلاع سی پیچھے رہتا ہے اندنون مین بجز اسکے کہ اولاد کو تعلیم مین ترقی اور فضیلت ہو کچھ عہدہ اعلی اور عزت کی امید نہین اور ضلاع مین تعلیم کی ایسی ایسی نعمتین اور فوائد بہ کثرت ملتی ہین مگر اس ضلع سی جیسا مین نی پہلے کہا ہر ایک طالب العلم یونیورسٹی کی امتحانسے

قاصر رہا چارون طرف اگر دیکھیے تو کون کون ایسے ہین جو عہدہ اور خدمات کی حاصل کرنیکی ہمت کرتے ہون جیسی کہ بنگال کے بابوٗون کی اولاد وہ جوق جوق سے عہدی پاتے ہین جسکی پانے کی تمھاری اولاد مستحق ہین اور یہی حال ہیگا جو بخوبی سعی اور محنت نکروگے تو آخرکار جو عزت اور ترقی کی نعمتین تمام دنیا مین ہین اونسے تھوڑی ہی عرصے مین تمھاری لڑکے بالکل محروم رہینگے۔

میرے دوستو خدا نے ہمین مال اور دولت اس واسطے نہین دی ہے کہ صرف اپنے عیش و عشرت مین صرف کرین بلکہ اسواسطے دی ہے کہ خلقت کو اوس سی فائدہ پہونچے اور اس لیے کہ ہمارے بعد کوئی حقیقی نیکی باقی رہے چاہیے کہ تمھارا قصد یہ ہو کہ اپنا اسباب اور مال اس طرح خرچ کرین کہ جب ہم اس دنیاے فانی سے رحلت کرین تو اور لوگون کو اسکے سبب سی بہتری ہو اور ہماری اولاد بہ نسبت ہم لوگون کے ترقی پاوی تاکہ ہماری نسل اس سبب سے ہماری یاد شکرگذاری سے کرین نہ افسوس سے آگے کو سب امور مین مقدم رہے نہ یہ کہ سبھو نسے پیچھے۔

مین اس سبب سی اس انجمن کی تقرر سی خوشنود ہون اور امید ہی کہ اوسکی سبب سے تعلیم کی کارخانی کی بہبودی ہو اور سستی اور غفلت کا الزام جو اب یہان پر عائد ہی وہ دور ہو جاوی گورنمنٹ نی جہان تک ہو سکا اس امر مین اپنا کام کیا اس مدرسی کی لیے چھ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کیا جاتا ہی اب اوس سے فائدہ حاصل کرنا اور یہ کہ تمھاری اولاد کو تحصیل علم مین رغبت پیدا ہو تمھارا کام ہے۔

مجھے مسرت ہی کہ اس انجمن کے ذریعے سے تعلیم نسوان کی باب مین اب کسی قدر لوگون مین رغبت اور شوق پیدا ہوتا ہے اور امید ہے کہ تم اس باب مین سعی کروگی کہ لڑکیون کی تعلیم عوام الناس مین رائج ہو اور یہ بالتخصیص تمھارا ہی کام ہی اور تمھارے گھرانونکی لیے بہت مفید و ضروری ہی جب والدہ نی خود تعلیم پائی تب وہ اپنی اولاد کو نہایت عمدہ تعلیم کر سکتی ہی اور ہم لوگونمین یہی قاعدہ ہی کہ جو تعلیم والدہ اپنی لڑکون کو دیتی ہی اوس سی اور کوئی تعلیم عمدہ نہین ہوتی بلکہ وہ سب تربیت کی بنیاد ہوتی ہی لیکن جب تک تم اپنی مستورات کو تعلیم نہین کرتی اپنے لڑکون سی یہ بڑا فائدہ بالکل نسیت و نابود کرتے ہو۔

پھر ایک بار مین کہتا ہون کہ اس مجلس مین تم لوگون سی ملاقات کرنیسی مجھے نہایت دلی خوشی ہوئی توقع ہی کہ جو مینے کہا دل لگاکے اوسکو سوچوگی اور تمھین اسکا خیال اور فکر چاہیے کہ جب اور ضلاع روشنضمیری اور تہذیب اخلاق مین بڑھتی جاتی ہین تو شاہجہانپور اندھیرے مین نرہی۔

نمبر ۶
تقریر علیگڈہ انسٹیٹیوٹ کے باب مین
بتاریخ ۹ مئی سنہ ۶۸ ۱۸ع

راجہ ٹیکم سنگہ و راجہ جی کشن داس و دیگر صاحبان

اے میرے دوستو پریوٹ سکرٹری کی معرفت ہمنے راجہ صاحب کو یہ اطلاع دی تھی کہ ہم خانگی طور پر انسٹیٹیوٹ کا ملاحظہ کرینگے ہمکو اپنی فرصت پر یہ بھروسہ نہین تھا کہ ہم اس قسم کا جلسہ دیکھہ سکینگے جیسا کہ اس وقت ہماری سامنے ہے مگر آج صبح کے وقت راجہ صاحب نے ذکر کیا کہ ممبر لوگ دور دور سے آگئے ہین راجہ صاحب کی اس تقریر کے بعد ہمنے آنا قبول کیا مگر ہمکو یہ امید نہین تھی کہ ایسی ایڈریس پیش ہوگی جیسی کہ پیش ہوئی ہم عدیم الفرصتی کے سبب سے کچھہ خطاب کرنا نہین چاہتے مگر پھر بھی بے تکلفانہ اور محض خانگی طور پر ہم کچھہ گفتگو کرنا چاہتے ہین —

ہم اس وقت اس خوبصورت مکان کی دیکھنے سے نہایت خوش ہین جسکا لطف بیان سے باہر ہے عمارت نہایت عمدہ ہے حکمت کے آلات بقدر ضرورت موجود ہین کتب خانہ آراستہ ہے انگریزی عربی فارسی اردو کتابین موجود ہین سامان آرایش زیب و زینت کے لائق موجود ہے چار برس ہوئے جب ہمارا اتفاق دورہ مین یہان آنیکا ہوا تھا اوس وقت اس مکان کی بنیاد بھی نہین تھی مگر اب ہم اوسکو سب طرح سے آراستہ دیکھتے ہین سب اسباب مہیا اور میسر ہے اس وقت ہم راجہ صاحب اور اس ضلع کے رئیسون کی ملاقات سے بہت خوش ہین انھین لوگونکی عالی ہمتی سے یہ سب سامان مہیا ہوا اور یہ اونکی نیکنامی کا نشان ہے اس مکان مین آنے اور باہم گفتگو اور بحث کرنے سے بڑی بڑی فائدے حاصل ہوتی ہین اس سے روشن ضمیری اور کشادہ دلی پیدا ہوتی ہے راجہ صاحب نے جو یہ بیان کیا کہ سوسیٹی کے مقاصد اور مطالب خصوصاً ملکی مقاصد ہین ہم اس بات کو نہایت خوشی سے تسلیم کرتے ہین بلا شبہہ ایک جگہہ جمع ہونے سے اور کمیٹی کرنے سے اور ملکی مقاصد پر بحث کرنے سے

گورنمنٹ کو نہایت فائدہ ہے اور مجکو امید ہے کہ ایسے طریقہ سے یوماً فیوماً سرکاری انتظام مین ترقی اور بہبودی
ہوگی سررشتہ مال اور دیوانی کو اور خصوصاً سررشتۂ تعلیم کو جسکا کچھ ذکر ہم آیندہ کرینگے بہت فائدہ ہوگا خصوصاً
جس حالت مین کہ نئے نئے قوانین درپیش ہون تو آپ لوگون کی معرفت اہالیان ہندوستان کی رای اور صلاح
دریافت ہوسکتی ہے اور عوام الناس کے دل سے شبہہ اور وسوسہ دور ہوسکتا ہے اور یہ اطمینان پیدا ہوجاتا ہے
کہ سرکار انگریزی کو بجز رعایا کی بہتری اور آسایش اور ترقی کے کوئی دوسرا مطلب نہین سو اس طور سے آپ لوگون
سے گورنمنٹ کو بڑی معاونت اور امداد ہوسکتی ہے اور فی الواقع ہوتی بھی ہے۔ پھر راجہ صاحب نے جو بیان کیا
کہ سوسیٹی کا یہ مقصد نہین ہے کہ علوم مغربی یعنی انگریزی کی تعلیم کو تہ و بالا کرے مین اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہون
بیشک اسمین کچھ شبہہ نہین کہ سوسیٹی کا یہ مقصد نہین ہے اور جیسا کہ راجہ صاحب نے فرمایا واقعی علوم مغربی کا
ترجمہ سے بہت فائدہ ہوگا سوسیٹی نے جو انگریزی کتابون کا ترجمہ اختیار کیا ہے بلاشبہہ وہ بہت نافع ہے
مگر انگریزی مین ایسی کتابین بہت کم ہین جنکا ترجمہ لفظی کارآمد ہو تمثیلاً ہم بیان کرتے ہین کہ علم فلسفہ کا ترجمہ
لفظاً لفظاً کارآمد نہوگا علم مغربی کی جن کتابون مین اوس ملک کے لئے یعنے یوروپ کے جن اصطلاحات اور استعارات کا
اشارہ کیا گیا ہے وہ اس ملک کے لئے مفید نہونگے ہم تمثیلاً بیان کرتے ہین اور اصول کی بات ہے کہ ہر ملک
کے لئے رسم و رواج جدا مقرر ہے یوروپ کے طرز خیالات اور طریقے اور ہین اور ایشیا یعنی یہانکے طرز خیالات اور طریقے اور ہین
مثلاً اس ملک کی ایک لڑکے کی تعلیم مین یوروپ کی خیالات اور اصطلاحات کی توضیح اور تشریح کرین تو اوسکی سمجھ مین
نہین آئیگا اسی طرح سے یوروپ کی لڑکے کو یہان کے قاعدی اور اصطلاحات کے بموجب سمجھاوین اور
بتلاوین تو وہ نہین سمجھینگا اس لئے جیسا کہ آج تخلیے کی ملاقات مین راجہ صاحب اور اور دو تین صاحبون سے ذکر ہوا
کہ ایسی علوم کی کتابون مین بجای لفظی ترجمون کے ایسے ترجمون کی طیاری مین کوشش کرنی چاہیئے جنمین
اصل کی پابندی نہ کی جاوے بلکہ اس ملک کی خیالات اور طبیعت کے مطابق اور بامحاورہ ہون یا ایسی نئی کتابین
تالیف اور تصنیف کی جاوین جنکے مطالب کتب انگریزی سے اخذ کئے جاوین اور طرز عبارت ہندوستانی

لوگون کی طبیعت کے مناسب ہو اور مؤلفون اور مصنفون کو انعام دینے مین گورنمنٹ سی ضرور مدد ہوگی اور مجھسے جہانتک ممکن ہے مدد دونگا اور آپ لوگون سے یہی کہتا ہون کہ جیسا کہ آپ ہمیشہ اور کامون مین کوشش کرتے ہین اس قومی کام مین بھی جہانتک ممکن ہو مدد دیجیے اسمین دو فائدے ہین طالب علمون کے مطالعہ اور محنت کے لیے ایک عمدہ ذخیرہ پیدا ہوگا جس سے انکی روشنضمیری اور کشادہ دلی متصور ہے اور اسمین بہت سے مؤلفون اور مصنفون کو انعام دیے جاوین امید ہے کہ بہت سے لائق آدمی دل سے تالیف اور تصنیف کیطرف متوجہ ہونگے ان کتابون مین فصاحت اور بلاغت اور عبارت دلچسپ اور مضمون درست ہونا چاہیے جس سے لوگون کو فائدہ پہونچے یہ کتابین مثلاً اخلاق کی ہون یا حکمت کی ہون ایسی کتابونکے مصنف جنکو انعام دیا جاویگا اگر عربی فارسی انگریزی سنسکرت زبان جانتے ہون تو یقین ہے کہ بلاغت اور فصاحت مین قابل اور کامل ہونگے اور ایسے مصنف کی کتاب نہایت قدر کے لائق ہوگی اسواسطے مین اب دوبارہ نہایت خوشی سے چاہتا ہون کہ اس معاملے مین آپ صاحب بھی متوجہ ہون یہ کام جیسا کہ راجہ صاحب نے کہا البتہ مشکل ہے اور آہستہ آہستہ بتدریج ہوگا حکومت سے نہین چلیگا راجہ صاحب نے خوب مثال دی یعنی یہ کہا کہ یہ شجر خود روآپ سے جمیگا اور بڑھیگا اور پھل لائیگا ہان اتنا ہے کہ جو ہم اوسکو پالین گے اور اچھی کالی مٹی ڈالین اور نلا دین اور پانی کی سوتی سے سینچین تو جلد بڑھیگا اور پھلیگا سو ہمارا اور آپ لوگون کا کام یہی ہے

پہلے مین کہہ چکا کہ ہمارا مطلب یہ نہین تھا کہ ہم اس وقت بطور خطاب کی کچھ کہین مگر دو چار لفظ سررشتہ تعلیم کی نسبت جس پر آپ سب صاحبون نے خاص کر بہت سی کوشش کی ہے اور بیان کرنا چاہتے ہین آپ صاحبون نے جس آزادی سے کمیٹیان کین اور سررشتہ تعلیم کے باب مین گورنمنٹ کو چٹھی لکھی اوسکا یہ نیک نتیجہ ہوا کہ تمام ملک مین تعلیم کی کمیٹیان مقرر ہوگئین اور مین دل سے تسلیم کرتا ہون کہ یہ بڑے فائدے کی بات ہے اس چٹھی مین جو طریقے تعلیم کے باب مین بھیجی گئی اکثر مطالب نہایت عمدہ اور قابل تعریف تھے اور جو بعض باتین اوس مین اختلاف رای اور گفتگو کے قابل بھی ہین تو یہ بات ضرور ہے کہ ایک شخص کی راے ایک ہو

اور دوسرے کی دوسری ہو پس اسواسطے آپس مین کمیٹی کرنا اور ایسے امورات پر بحث کرنا اور ہر فرقے اور گروہ کی خیالات کو نہایت دیانت اور امانت سے بیان کرنا چاہیے۔

آپ لوگ اور خصوصاً وہ صاحبان جو تعلقہ دار اور زمیندار ہین اسکولون مین جاوین اور تعلیم کے معاملے مین لوگون کو ترغیب دین اور جو کچھ نقص اوس مین ہو اوس سے اوس کے افسرون کو اطلاع کرین اور ایسی کوشش کرین کہ مکتبون اور طالب علمون کی تعداد زیادہ ہو اور تعلیم اچھی ہو اسلیے مین دوبارہ پھر کہتا ہون کہ آپ لوگ اس معاملہ مین دل سے توجہ کرین اور مدرسون کو دیکھین اور اوسکی ترقی مین سعی و مدد کرین۔

آخر مین بہت خوشی سے بیان کرتا ہون کہ اس وقت مین اس مکان کو دیکھکر اور اس اڈریس و قصیدہ کو سنکر اور راجہ صاحب سے اور آپ سب صاحبون سے ملاقات کر کر بہت خوش ہون اور امید کرتا ہون کہ یہ انسٹیٹیوٹ روز بروز ترقی پائیگا اور اس سے لوگون کو زیادہ فیض پہونچے گا اور اسی طرح سے آپ صاحب ایسے معاملات مین کوشش کرتے رہینگے۔

نمبر ۷

دربار مقام آگرہ جو واسطے عطای انعام متعلقہ سررشتۂ تعلیم وغیرہ کے منعقد ہوا

جنوری سنہ ۱۸۶۹ع

۲۶- جنوری سنہ ۱۸۶۹ع کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے لشکر مین مجلس کے خیمہ کے اندر دربار عام واسطے عطای انعام متعلقۂ سررشتۂ تعلیم وغیرہ کے منعقد ہوا بڑے بڑے عہدہ دار ملکی اور فوجی اور اور صاحبان انگریز شہر آگرہ کے موجود تھے اور عاید روسای ہندوستانی بہ تفصیل ذیل حاضر تھے۔

۱ نواب کلب علی خان بہادر والی رامپور مع ذوالفقار علی خان بہادر خلف اور حیدر علیخان بہادر بھائی اور علی اصغر خان بہادر چچا اور شیخ وجیہہ الزمان وکیل اور محمد عثمان خان کارکن۔

۲ مرزا رحیم الدین بخت شاہزادہ دہلی مقیم بنارس

۳ مرزا محمد محسن بخت ایضاً

۴ مہاراجہ مرزا وزیانگرام گجپتی راج منی سلطان بہادر رئیس دلاور طبقۂ اعلای ستارہ ہند راجہ وزیانگرام مع کنور مہاراجہ آنند گجپتی راج بہادر خلف اور تین مصاحب

۵ مہاراجہ مہندر مہیندر سنگھ بہادر راجہ بھدادر مع کنور ادھار سنگھ قرابت دار اور دو مصاحب

۶ مہاراجہ مہیشر بخش سنگھ بہادر راجہ دمرانون

۷ سر راجہ دیو نراین سنگھ بہادر رئیس دلاور طبقۂ اعلای ستارہ ہند راجہ سید پور بھتری ضلع غازیپور مع کنور شنبھو نراین سنگھ خلف

۸ سر راجہ دنکر راؤ رئیس دلاور طبقۂ اعلاے ستارہ ہند

۹ راجہ پرتاب سنگہ راجہ مین پوری

۱۰ راجہ شیو راج سنگہ مصاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند راجہ کاشی پور ضلع مراد آباد

۱۱ راجہ بلدان سنگہ کاشی والہ مع کنور جکپرورتی سنگہ خلف

۱۲ راجہ مہپال سنگہ مصاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند راجہ بانسی ضلع گورکھپور

۱۳ سردار صورت سنگہ بہادر مجیٹھیہ مصاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند

۱۴ راجہ ٹیکم سنگہ بہادر مصاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند راجہ مڈسان ضلع علیگڈہ

۱۵ راجہ کیشو راؤ بہادر راجہ گورسراے ضلع جالون مع تین بیٹے آتمارام بابا اور سیتارام ننا اور بالکشن بھو

۱۶ نواب سید علیخان عرف نظام الدولہ کانپور

۱۷ نواب سید علی حسین عرف نواب دولہ ایضاً

۱۸ راجہ لچھمین نراین دوبے راجہ جونپور

۱۹ راجہ بنس پت سنگہ راجہ بارہ ضلع الہ آباد

۲۰ راجہ لچھمی پرشاد سنگہ راجہ اسوتھر ضلع فتحپور

۲۱ راجہ جی کشن داس بہادر ڈپٹی کلکٹر علیگڈہ

۲۲ راجہ پرتھی سنگہ راجہ آوا ضلع متھرا

۲۳ راجہ جگناتھ سنگہ راجہ پوایان ضلع شاہجہانپور

۲۴ راجہ ہردیو بخش مصاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند راجہ کھٹاری ضلع فرخ آباد

انکے سوا مختلف اضلاع ممالک مغربی اور شمالی کے لوگون کا انبوہ کثیر تھا

نواب رامپور کی آنی و جانی کے وقت تیرہ تیرہ شلک توپ کی سر ہوئی اور فوج نے بھی اونکی سلامی کی —

نواب رامپور اور دہلی کے شاہزادے اور بڑے بڑے رئیس جو دربار خاص کے مستحق تھے وہ قبل دربار عام کے دربار خاص مین باریاب ہوے

دربار عام مین جب سب ہندوستانی رئیس اور شریف ایک ایک کر کے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے حضور مین پیش ہو چکے تب نواب محتشم الیہم نے اردو زبان مین یہ تقریر فرمائی۔

اے نوابصاحبو اور مہاراجگان اور راجگان و تعلقداران اور رئیسان ممالک مغربی و شمالی

آپ لوگ ممالک مغربی اور شمالی کے ہر اطراف سے **شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا** بہادر کی تعظیم و تکریم کے لیے یہان حاضر ہوے اور آپ لوگون مین سے عمدہ عمدہ رئیسون کو شاہزادہ صاحب کی حضور مین باریابی ہوئی اور تمام رعایا جو شہر مین جمع ہوئی تھی سب نے حضرت ملکہ معظمہ کے فرزند ارجمند کی زیارت حاصل کی۔

آپ لوگون کو سوچنا چاہیے کہ حضرت ملکہ معظمہ نے اس ملک پر کس قدر توجہ اور شفقت فرمائی کہ اپنے فرزند کو ہندوستان کے دیکھنے کیواسطے بھیجا مجھے یقین ہے کہ اونکی اس عنایت سے رعایای ہندوستان کی وفاداری قوی ہوگی اور حضرت ملکہ معظمہ کی ذات مبارک کی نسبت اونکی عقیدت اور ارادت کی بنا مضبوط ہو جاے ٭

چونکہ آپ لوگ اس سبب سے شہر آگرہ مین مجتمع ہوے مینے چاہا کہ اس دربار کے لیے آج تک مقیم رہین تا کہ انعام مع زیادہ اعزاز کے ساتھ بخشا جاے۔

لیکن قبل اسکے کہ زیادہ کلام کرون مجھپر اون رئیسون کا شکر ادا کرنا لازم ہے جو الہ آباد کی **یونیورسٹی** اور کالج کی نسبت جسکے واسطے مینے چندے کا اشتہار جاری کیا تھا تمام تر سخاوت کے ساتھ پیش آے سب سے بیشتر یہ رفیق عزیز جو میرے دست راست کو بیٹھے ہین یعنی **نواب صاحب بہادر رامپور** جنھون نے سبھون سے پہلے اور روپیہ دیکر بڑی فیاضی کا نمونہ دیا اور **مہاراجہ بنارس** کا بھی ذکر کرنا ضرور ہے مہاراجہ مذکور یہان کی حاضری سے اس سبب سے معذور رہے کہ اونھون نے اپنے شکارگاہ چکیہ مین شاہزادہ کی مہمانی کی اور **مہاراجہ ریوان** اور بعض اور جنھون نے عطیہ عظمی ادا کیا اور سب سے زیادہ میرے دوست جو یہان موجود ہین **مہاراجہ وزیانگرام** جنھون نے کالج کیواسطے

ایک لاکھ روپیہ عطا کرکے علم کی قدردانی اور سخاوت شاہانہ ظاہر کی —

یونی ورسٹی اور کالج کے مقرر کرنے سے البتہ بہ نسبت ترقی تعلیم رعایا کے فوائد عظیم کی امید ہے مگر تھوڑے لوگون میں سے صرف قدر قلیل اس کالج مین تعلیم پائینگے اور اکثرون کو اوسمین داخل ہونے کا موقع حاصل نہوگا ان ممالک مین کروڑون رعایا ہین جو جہالت مین پڑے ہین اور بسکہ انسان اور حیوان مین عقل کے جوہر سے تمیز ہوتی ہے جبکہ انکی عقل کو ترقی نہوئی تو اونکے اور حیوانات کے درمیان مین کیا کچھ بہت فرق رہا پس سرکار کا کام یہ ہے کہ تعلیم اور تربیت ان لاکھون آدمیون مین جاری کرے لیکن اس امر اہم مین بہت سی اشکال ہین اور سرکار اکیلی بغیر آپ لوگون کی مدد کے بہت تھوڑا انجام کرسکتی ہے اس واسطے مین آپ لوگون سے جو بڑے بڑے تعلقدار اور شرفا ان ممالک کی ہین اور جنمین اسکی اعانت کی استعداد کے وسیلے موجود ہین منت کرتا ہون کہ آپ لوگ مکتبون کے قائم کرنے مین اور رعایا کی فہمان اپنے لڑکون کو بھیجنے مین اعانت کرین —

مگر ایک اور بڑی مشکل کی بات یہ ہے کہ اردو اور ہندی زبان مین کتابین بہت کم ہین اور بغیر اوسکے ممکن نہین کہ رعایا مین تعلیم اور تہذیب اخلاق کا رواج ہوسکے خصوصاً بہ نسبت تعلیم مستورات کے زیادہ تر اوسکی احتیاج ہے ہندوستان کی ترقی اور تہذیب کی مجھے کچھ امید نہین جب تک کہ اس ملک کی نسوان کو تعلیم نہو اور اس ملک کی نسوان کی تعلیم مین خاص دقتین ہین علی الخصوص جو مستورات کی پردہ داری سے متعلق ہین اسکی سوا ایک بڑی دقت یہ بھی ہے کہ ہندوستان کی زبان مین کتابین مستورات کے لیے بہت کم ہین بلکہ اگر مین یہ کہون کہ اچھی اچھی کتابین اس زبان مین جو اس ملک کی عورتون کے پڑھنے کے لائق ہون مطلق نہین ہین تو کہہ سکتا ہون —

اس سبب سے جو کتابین اس ضرورت کے لیے تصنیف کی جاتی ہین مین اونکی زیادہ قدر کرتا ہون اور اسی واسطے مینے آپ لوگون کو یہان شاہزادہ کے تشریف لیجانے کے بعد ٹھہرا رکھا کہ جو بعض تصنیفات قابل انعام کے تجویز ہوئین اوسکی اس مجلس بزرگ اور عمدہ مین عطا ہونے سے زیادہ عزت ہو —

پر ضرور ہی کہ اس امر اہم مین اوس پادشاہ اعظم سے جو علم کا سرچشمہ اور دانائی کا بخشنے والا ہے اعانت چاہی جاوے اوسکی نزدیک

دشوار آسان اور محال ممکن ہے اوسکے حکم سے جو دیار تاریکی مین ہین وہ روشن ہوجائین اور جو قومین جہالت مین پھنسی ہین علم اور دانائی کے نور کو حاصل کرین جب وہ مدد کرے تو کچھ اندیشہ نہین ہے —

اِس تقریر کے ختم ہونے کے بعد سررشتہ تعلیم کے صاحب ڈائرکٹر نے **محمد نذیر احمد** ڈپٹی کلکٹر بندوبست جالون کو پیش کیا اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے یون خطاب فرمایا —

اس شخص کے لیے ایک ہزار روپیے کا انعام تجویز ہوا کہ اسنے ایک کتاب بنام مراۃ العروس تصنیف کی جسمین ہندوستان کے مسلمانون کی راہ رسم خانہ داری کا ایک بہت خوب قصہ ہے اسکا لطف یہ ہے کہ دلچسپ ہے اور اوسمین کوئی لفظ ایسا نہین جو مستورات صاحب عصمت اور باحیا کے پڑھنے کے لائق نہ ہو اور ہر صفحہ سے عقل و دانش کی اصلاح اور تہذیب اخلاق اور حسن معاشرت کی نصیحت نکلتی ہے —

محمد نذیر احمد مجھے نہایت خوشی ہو کہ یہ انعام ہزار روپیے کا تمھین دون اور اسواسطے کہ تمھاری قدر زیادہ کرون مین اپنے نج سے ایک گھڑی دیتا ہون جسپر وہ عبارت کندہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میری راے تمھاری تصنیف کی نسبت کیسی ہے —

بعد اوسکے سررشتہ تعلیم کے صاحب ڈائرکٹر نے پنڈت **کاشی ناتھ** رئیس آگرہ کو پیش کیا جسکے واسطے پانسو روپیہ انعام کتاب اخلاق کاشی کی تصنیف کے جائزہ مین تجویز ہوا یہ کتاب فارسی اخلاق کی کتابون سے تالیف ہوئی مگر ہندوستان کی رعایا کیا ہندو کیا مسلمان سب کے لیے مفید عام اور مرغوب طبائع ہے انعام مذکور کے عوض ایک قلعہ اور باغچہ کی سند جو اوسکے گانوئین واقع اور اوسی قیمت کا ہے پنڈت کو حوالہ ہوئی —

پھر **نواب نبی بخش خان** رئیس دہلی حاضر کیا گیا وہ سرکار انگریزی کا خیر خواہ ہوا اور غدر کی خیر خواہی کے صلے مین اوسنے خلعت پایا ان دنون وہ ایک دوسری طرح سے سرکار کی خدمت بجالایا کہ ایک کتاب مسمی بعدل اہل فرنگ تصنیف کی جسمین اون فوائد کی توضیح ہے جو ہندوستان کو سرکار انگریزی کی حکمرانی سے ہوتے ہین مصنف نے ممالک مغربی اور شمالی کی گورنمنٹ کو دوسو پچاس جلدین دین اوسکی جلدو مین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے

ایک گھڑی جسپر عبارت خوشنودی کندہ ہے عنایت کی۔
پھر مولوی **مہدی علی** تحصیلدار مرزاپور کو ایک گھڑی اوسکی اوس حسن خدمت کی انعام مین جو اوسنے قحط زدون کے
انتظام مین کی تھی عطا ہوئی اور ایسی ہی خدمت کی بدلے **منشی شیو نراین** سکرٹری میونسپلٹی شہر آگرہ کو ایک گھڑی
عنایت کی گئی اور اسیطرح **مرزا احمد علی بیگ** تحصیلدار مودھا ضلع ہمیرپور کو بھی لڑکیون کے مکتبون کی قائم کرنے مین
ساعی ہونے کی وجہ سے ایک گھڑی مرحمت ہوئی۔
سب سی اخیر مین **بھگوانداس** بریلی کالج کا طالب العلم پیش کیا گیا اور پھر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے مضمون ذیل ارشاد فرمایا
جب سر **اسٹیفرڈ نارتھ کوٹ** صاحب بہادر وزیر ہند مقرر تھی تب اونھون نی ہندوستان کی ہر ملک کی نسبت
اوس طالب العلم کیواسطے جو سنہ ۶۹ء کی یونیورسٹی کے امتحان و الومین سب سے اول نکلے انعام کا وعدہ کیا تھا ممالک مغربی
اور شمالی مین اوس انعام کو **بھگوانداس** نی پایا اور اس سبب سی طالب العلم نے بریلی کالج کی عزت بڑھائی یہ بھی کہنی کے
لائق ہے کہ جو اس امتحان مین تین طالب العلم اور اوسکے بعد نکلے وہ بھی اوسی کالج کے تھے۔
ایک اور بات قابل ذکر کے ہی کہ بھگوانداس کالج کی **بورڈنگ ہوس** مین مقیم ہے اور بریلی کالج کی جو سولہ طالب العلمون نے
یونیورسٹی کا امتحان دیا اونمین سی نو آدمی بورڈنگ ہوس مین رہتے تھے مین اس بات کا ذکر اسواسطے کرتا ہون کہ بورڈنگ ہوس
یعنی سرا سے متعلق کالجون کا فائدہ ظاہر ہوجای اور یہ کہ آپ لوگ جو ملک کی رئیس ہین اوسپر توجہ کرین اور خود اپنی اولاد کو
اوسمین بھیجین جو طلبہ بورڈنگ ہوس مین رہتی ہین وی نہ صرف کالج کی اندر بلکہ اوسکی باہر اور راتون کو چراغ کے آگے پڑھنے مین
محنت کرتے ہین اور مین جانتا ہون کہ اسی سبب سی بھگوانداس کی کامیابی ہوئی اور تم سب لڑکون+ کو جو آگرہ کی کالجون سے
یہان جمع ہوئے ہو نصیحت کرتا ہون کہ اوسکے قدم بقدم رہو۔
اسکے بعد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بھگوانداس کی ہاتھ مین پانسو روپیہ کا انعام دیا۔
اور جب عطر و پان تقسیم ہو چکا تب جناب نواب مفخر الیہم نے برخاست فرمایا شلک معمولی سر ہوئی اور دربار ختم ہوا۔

+ آگرہ مین جو تین کالج ہین ہر کالج سے پچاس پچاس لڑکے دربار مین بلا کے بٹھائے گئے تھے+

نمبر ۸

دربار مقام الہ آباد بتقریب سالگرہ حضرت ملکہ معظمہ

مئی سنہ ۱۸۶۹ع

۲۴-مئی کو بتقریب سالگرہ حضرت ملکہ معظمہ کے ایوان گورنری مین دربار منعقد ہوا اور اوسمین عہدہ داران ملکی اور فوجی اور راو رصاحبان انگریز اس مقام کے حاضر تھے اور عماید رؤسای ہندوستانی جو دربار مین حاضر تھے اونکی تفصیل یہ ہے

مرزا فیاض الدین بخت ....
مرزا محمد سعید بخت ....
مرزا مظفر بخت ....
مرزا نادر بخت .... } شاہزادگان دہلی
مرزا سکندر بخت ....
مرزا رحیم الدین بخت ....
مرزا محمد محسن بخت ....

مہاراجہ ایسری پرشاد نرائن سنگہ بہادر مہاراجہ بنارس +

راجہ بنس پت سنگہ بہادر رئیس بارہ ضلع الہ آباد +

راجہ تیج بل سنگہ بہادر رئیس ڈیا ضلع ایضاً +

راجہ لچھمن پرشاد سنگہ رئیس اسوتھر ضلع فتحپور +

راجہ دلسکھ راے رئیس بلرام ضلع ایٹہ+

راجہ لچھمن سنگہ رئیس کراولی ضلع مین پوری+

نواب سید احمد حسین خان رئیس ضلع فتحپور+

راؤ مادھو راؤ پسر بنایک راؤ+

راؤ بلونت راؤ رئیس کروی+

سید میر خان سردار بہادر جاگیر دار خانپور ضلع بلند شہر+

بالکشن بھاؤ پسر راجہ گورسراے ضلع جھالنسی+

سید محمد محسن خان بہادر ذوالقدر ضلع الہ آباد+

راے آسا پال سنگہ بہادر+

میر بدعلیخان بہادر ضلع الہ آباد+

راے مانک چند مہاجن بھول پور ضلع الہ آباد

انکے سوا اور مجمع کثیر ممالک مغربی وشمالی کے کئی مقامات کے رئیسون کا موجود تھا۔

جب دربار عام مین تمام ہندوستانی رؤساے حاضر وقت کو صاحب سکرٹری گورنمنٹ اور صاحبان کمشنر قسمت بنارس اور الہ آباد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے حضور مین پیش کر چکے اور وہ سب اپنی اپنی نذرین گذران چکے تب سر ولیم میور صاحب بہادر نے یہ تقریر فرمائی۔

اے مہاراجہ اور راجگان اور تعلقداران اور رؤساے ممالک مغربی وشمالی

مین چاہتا تھا کہ آپ لوگون سے دربار مین ملاقات کرون خصوص اون رؤسا سے جو امسال قسمت روہیلکھنڈ اور آگرہ اور الہ آباد کے اثناے دورہ مین میرے روبرو پیش نہین کیے گئے تھے اور اس غرض سے ممالک مغربی وشمالی کے اس دار الحکومت مین ایک دربار منعقد کیا جاے۔

پس یہ روز سالگرہ جناب حشمت مآب حضرت ملکۂ معظمہ دام اقبالہا کا ایک وقت مبارک اور ساعت سعید ہے اور ہم سب رعایاے خیرخواہ اور وفادار جو اسی روز مبارک کی تقریب سی اس وقت جمع ہوئے ہین جناب الٰہی مین حضرت ملکۂ معظمہ ممدوحہ کی ترقی عمر و دولت و اقبال کی دعا کرتے ہین۔

مین ممالک مغربی و شمالی کے اکثر اضلاع مین دورہ کر چکا ہون اور اس اثنا مین مجھکو یقین اس بات کا حاصل ہوا ہے کہ گذشتہ بتیس سال کے عرصے مین ہر قسم کی ترقیان بہت جلد جلد ظہور مین آئی ہین اور حاضرین وقت مین سے جن صاحبون کو ایسا موقع ملا ہے جیسا کہ مجھے وہ میرے اس قول کی تائید کرینگے کہ اس درمیان مین رعایا کی رفاہ و آسایش مین بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے چنانچہ ملک مین سڑکون کی طیار ہو جانے سے راہ آمد و رفت کی کشادہ ہو گئی اور اس سرزمین کی پیداوار اور دستکاریون کو بازار مین پہونچانے کے لیے گویا ہر نہج کی آسانیان حاصل ہین اور جہان افراط اور کثرت پیشتر نہ تھی وہان اب نہرون کے ذریعے سے موجود ہے اور تار برقی کے وسیلے سے تمام بڑے بڑے شہران ممالک کی گویا باہم ملے ہوئے ہین اور اس تمام فاصلے مین ریلوی جاری ہی اور رعایا کی دولت اور سرمایہ بہت افزایش پر ہے اور یہ سب فوائد آپکو سرکار انگریزی کی توجہ اور کوشش سی حاصل ہوئی ہین جو دل سے آپکے بہترین فوائد کی خواہان ہے۔

لیکن دو اور سررشتے اس نہج کے ہین جنکی ترقی بیشتر خود آپکی کوششون پر ہمیشہ منحصر رہیگی۔

اول اونمین سے انتظام صفائی کا ہے جسکے وسیلے سی شہرون اور قصبونکی اصلاح و زیبایش اور درستی اور صفائی کا بندوبست کیا گیا ہے اور محتاجون اور مریضون کی خبرگیری کے لیے شفاخانے وغیرہ مقرر ہوئی ہین اور اس باب مین جو بڑے بڑے فوائد سالہای گذشتہ مین حاصل ہوئے وہ زیادہ تر آپکی توجہ اور تندہی کی سبب سے ہوئے گورنمنٹ کی طرف سی شکریہ اون صاحبون کا جنھون نے بمنصب مینوسپل کمشنری کی اس عمدہ مقصد مین سعی و کوشش کی علی الخصوص مینوسپل کمیٹی بنارس اور الہ آباد اور مرزاپور اور کانپور کے شرکا کہ اکثر اونمین سے اس دربار مین موجود ہین دل سے ادا کیا جاتا ہی اور ہر طرح سے مجھکو یقین واثق ہے کہ آپ کی

متواتر کوششون سے ایسے بڑے بڑے نتیجے پیدا ہونگے جنسے سال بسال آپ کی سپرد کیے ہوئے علاقون کے خلائق کے انبوہ کثیر کی بہبود و آسایش کی افزونی متصور ہے

دوسرا صیغہ جسکو سرکار آپکی اعانت اور امداد پر منحصر سمجھتی ہے تعلیم اور تربیت ہی اس امر مین جو صاحب گذشتہ تیس سال کے احوال پر نظر کرینگے اونکو بخوبی ذہن نشین ہوگا کہ بہ نسبت سڑکون اور ریلوے وغیرہ کی اس صیغہ سے لوگون کی حال مین ایک تبدیل عظیم وقوع مین آئی ہی جس وقت کہ مین ابتداً اِن ممالک مین آیا تھا اور اوسکی بعد چند سال تک جیسا آپ لوگونکو معلوم ہی لوگون کی تعلیم و تربیت کی کچھ وسیلے موجود نہ تھی یہان تک کہ بڑی بڑی شہرونمین سی بھی صرف تھوڑی شہرون مین مکتب تھی اور مفصل مین دور و دراز فاصلون پر کہین کہین دیہاتی مکتب کسی بڑے شخص کے دروازی پر نظر آتا تھا اور اوسمین محض ابتدائی تعلیم ہوتی تھی بخلاف اوسکے اب مینے خود دیکھا ہے کہ اس تمام ملک مین تعلیم و تربیت کے وسیلے پھیلے ہوئے ہین اور حلقہ بندی اور تحصیلی مکتبون مین ہر پرگنہ کے اندر ہزارون طلبا بتعلیم علوم معقول اور مفید سے فیض یاب ہوتے ہین لیکن اس امر کی ترقی کے لیے سرکار آپ سبھون کی مدد کی نہایت ضرورت رکھتی ہے اور مجھکو یقین ہے کہ آپ لوگ بلادریغ اس بات مین شریک ہونگے اور آپ سب جو تعلقدار اور زمیندار ہین دیہاتی مکتبون کے پھیلانے اور بڑھانے مین اور خود اونکے ملاحظہ اور معاینہ کرنے سے سرکار کو عمدہ مدد دے سکتے ہین اور آپکی داب سی آپکی رعایا اِن فوائد کو جو اِن مکتبونسے متصور ہین بخوبی حاصل کرسکتی ہے

اس نظر سے بوجوہ پایا جاتا ہے کہ ہم بہ نسبت اہالی بنگالہ کے زیادہ ترقی پر ہین لیکن ایک اور بات مین ہم اون سے بہت پیچھے پڑے ہوئے ہین اور وہ یہ ہی کہ اعلی درجہ کی تعلیم یہان کمتر ہوتی ہے اور سب سی بہتر تجربہ اس بات کا یونیورسٹی کے خطاب کی حاصل ہونی سے ہوتا ہی چنانچہ بنگالہ مین سیکڑون طلبا وہان کے یہ خطاب حاصل کرتے ہین بخلاف یہانکے کہ یہان اس خطاب والونکی تعداد کو ایکائیون مین بھی شمار کرنے کی نوبت بمشکل پہونچتی ہے اور یہی حال عمدہ اور بیش قرار تنخواہ کے عہدون کا بھی ہے چنانچہ دیکھیے کہ بہت سی عہدون پر بنگالی بابو مامور ہین اور کسی طرف آپ نظر کرین خواہ سررشتہ تعلیم خواہ ریلوی خواہ تار برقی خواہ صیغہ ڈاکٹری خواہ عہدہ ہاے قانونی خواہ سررشتہ عمارت

سب سررشتونمین جہان زبان انگریزی اور علوم کے اعلے درجے کی واقفیت مطلوب ہی یعنی تمام اچھی اچھی اور بڑی بڑی
تنخواہ کے عہدون پر آپ دیکھینگے کہ بہ نسبت اس ملک کے لوگون کے بنگالی ہی کامیاب ہوتی ہین اور اب وہ اس ملک مین
اگر اوس استحقاق پر کہ جو آپ لوگونکی میراث ہی قبضہ کرتے جاتے ہین بلاشک آپ نے اخبارونمین ملاحظہ کیا ہوگا کہ تین چار
نوجوان بنگالی ملازمان متعہد کا امتحان ولایت مین دیکر کامیاب ہوئے ہین اور یہ لوگ اب آپ کے حاکم بھی ہوجاینگے
خیر اگر آپ اسی حال پر قانع ہین تو رہئے لیکن مجھکو آپ سے زیادہ تر امید ہی اور اس طور پر آپکی ہمت کو مین بڑھایا چاہتا ہون
تو اوس سے یہ نہ خیال ہو کہ بنگالی بابوون کی مذمت واہانت کرتا ہون حاشا یہ ہرگز میرا مقصود نہین ہے بلکہ مین
اونکی بلند ہمتی اور جفاکشی پر تحسین اور آفرین کرتا ہون اور عمدہ تر بات یہ ہی کہ جو بنگالی اس ملک مین آکر رہے ہین
مین اونسے اون امور مین کہ جنکا اوپر ذکر کیا گیا امداد و اعانت عظیم کی امید رکھتا ہون لیکن اے صاحبو چونکہ مجھکو
آپ کے ملک سے تعلق ہے اور بنگالہ سے علاقہ نہین اس واسطے مین اپنی تہ دل سے آپ کے فوائد اور اعزاز و اکرام کا خواہان
ہون اور مین آپ کو متنبہ کرتا ہون کہ اگر آپ خود اپنے اس خواب غفلت سے بیدار نہونگے تو آپ اور آپ کی اولاد تمام
علم و دانش کے طریقون مین پیچھے پڑے رہ جاینگے اور وقت نکل جانے کے بعد آپ ناامیدی کی حالت مین اپنی غلطی
سے آگاہ ہونگے ـــ

بدین وجوہ مجھکو اس بات کے سننے سے نہایت خوشنودی حاصل ہوئی ہے کہ آپ مین سے چند صاحبون نے
اس مقام الہ آباد مین مدرسہ قائم ہونے کے لیے روپیہ بہم پہونچانے کی تدبیر شروع کی ہے اور مجھہ سے بیان
کیا گیا ہے کہ اون مین سے نام گیا پرشاد اور بابو پیاری موہن اور رامیشور چودہری کے بڑھکر ہین
پس اون صاحبون کا اور آپ سب کا جو اس کام مین شریک ہین مین سرکار کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہون اور
کورٹ صاحب کمشنر اور کیمپسن صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم اور رابرٹسن صاحب مجسٹریٹ ضلع الہ آباد اس
تدبیر کے پیش جانے مین آپ سب صاحبون کی مدد کے واسطے مستعد ہین اور سرکار کی توجہ بھی بہر صورت اوسکے
اجرا مین ہر وقت رہیگی فی الحقیقت یہ مقام الہ آباد کہ اب پھر دار الحکومت اس ملک کا ہوا لائق اسکے ہی کہ اسطرح کا

مدرسہ یہان قائم کیا جاے آپ کو یاد ہوگا کہ جس وقت ممالک مغربی وشمالی کے واسطے عہدۂ گورنری کا مقرر ہوا تھا
یہی مقام الہ آباد دار الحکومت قرار دیا گیا تھا چنانچہ عدالت صدر اور نظامت اور محکمۂ بورڈ یہ سب یہان تھی من بعد
مقام آگرہ صدر قرار پایا اور اب زمانہ غدر سے بسبب انقلاب حالات مقام استقرار گورنمنٹ اور محکمۂ بورڈ
پھر الہ آباد ہوا اور آخر کو عدالت ہائی کورٹ بھی یہان آگئی اب یہ شہر بعد کلکتہ اور بمبئی کے سب سے بڑا شہر اور نہایت
عمدہ مقام مرکز ہند ہو جائیگا فی الواقع اب تک تعلیم بطرز احسن آپکو ڈاکٹر اوین صاحب اور پادری والش صاحب
اور پادری ڈیوس صاحب کے مدرسون کے ذریعہ سے حاصل ہوتی رہی ہے اور بلحاظ اون عمدہ مواقع حصول علم
کے جو اونسے آپ کی لڑکونکی تعلیم و تربیت کے واسطے حاصل ہوئی یہ صاحب لائق تحسین و آفرین سرکار اور
آپکی احسانمندی اور ممنونی کے ہین لیکن اس وجہ سے کہ یہ شہر اب جلد وسعت پکڑتا جاتا ہے اور رونق تازہ اسکو روز بروز
حاصل ہوتی ہے ضرور ہوا کہ لائق دار الحکومت کے مدارس وغیرہ بھی اوسمین ہون اس واسطے مجھکو امید ہے
کہ آپ سرکار کی اعانت مین کوشش اس طور پر کرینگے کہ عرصۂ مناسب کے اندر الہ آباد مین مدرسہ قائم ہو جائیگا اور آخر کو
یہان یونیورسٹی اور ڈاکٹری مدرسے وغیرہ امور افادۂ عام جو شایان دار الحکومت ممالک شمالی ہند کے ہون
موجود ہو جائینگے —

مین منت اور سماجت کرتا ہون کہ ان تمام امور مین آپ سے فیاضی قابل تحسین کے ظہور مین آئے جو اشخاص
کہ بہت آمدنی رکھتے ہین وہ کئی سو روپیہ لکھہ کر اوسپر اکتفا کرتے ہین اور پھر اس بات پر فخر کرتے ہین کہ ہمنے ایسی
فیاضی کی گویا حاتم وقت ہو گئے لیکن اے صاحبو جو عالی ہمتی اور فیاضی کہ دوسرے ملک مثل بمبئی وغیرہ کے
دولتمندون نے اپنے ملک کے لوگون کے فائدہ کے لیے اس قسم کے امور مفیدہ عام مین مدد کرنے سے کی ہے اوسپر نظر کرو
مینے سنا ہے کہ مہاراجہ بلرام پور نے حال مین ایک لاکھہ روپیہ لکھنؤ مین ایک دار الشفا کے واسطے دیا ہے
کاش ایسے فیاض اور بلند ہمت لوگ ممالک مغربی وشمالی مین بھی پیدا ہوتے اے صاحبو یہ دولت آپکو صرف اپنے ہی
تمتع کے واسطے نہین بخشی گئی ہے بلکہ اس لیے ہے کہ جو آپ کے گرد و پیش ہین وہ بھی اوس سے منتفع ہون اور بعد اسکے

آپکو اوسکا حساب دینا ہوگا یہ ودیعت ایزدی ہے اسکو بہترین کامونمین خرچ کرنا مناسب ہی ضرور اپنے اہل وعیال کے لیے حصہ مناسب چھوڑو لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس امر سے بھی زیادہ ایک اور امر تمھاری اور فرض ہے یعنی اپنی اولاد اور اون اشخاص کی تربیت کے لیے جو تمھارے گرد وپیش ہین وہ سامان مہیا کرنا کہ حسب مقتضا وقت اونکو تعلیم حاصل ہو۔

اور جس حال مین کہ آپ دیہاتی مکتبون اور شہر کے مکتبون اور مدرسون کی ترقی پر مستعد ہون آپکو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بغیر مستورات کی تعلیم کے آپکی یہ کوششین ناکمل رہینگی اس وقت اس مضمون پر گفتگو کرنیکا ارادہ ہوا لیکن جو کہ علم اور دانش ہر قوم کی حقیقی زیب وزینت ہی پس اوس قوم کے حق مین کیا کہنا چاہیے جو عمداً اپنے گروہ کے نصف اشخاص کو تعلیم کے فوائد سے محروم رکھی جو نا انصافی کہ اس محل مین فرقۂ نسوان کی نسبت کی جاتی ہے مین بالفعل ذکر اوسکا نہین کرتا لیکن اس قدر کہتا ہون کہ جب تک آپکی مستورات تعلیم یافتہ نہونگی آپ کی اولاد عقل ودانش کے حاصل کرنے مین ہمیشہ پس پا رہیگی کیونکہ سب سی بہتر اور نہایت عمدہ تعلیم وہی ہے جو کہ لڑکا ابتداءً اپنے گھر مین حاصل کرتا ہے۔

مین آپ سی یہ تمنا ظاہر کرتا ہون کہ میرا عہد حکومت اس ملک کی رعایا کی تعلیم اور تربیت او عقل ودانش کی اصل ترقی کا زمانہ گنا جاے البتہ یہ بات مستحسن ہی کہ آپکے شہر عمارات خوش اسلوب اور مفید سے مزین ہون اور لوگون کی آسایش وآرام کے لیے رستے اور باغیچے اور سڑکین بنائی جائین اور ایسے کامون کو ترقی پر دیکھنے سے مین بہت خوش ہونگا لیکن میری حکومت کے زمانے مین اگر صرف تعلیم وتربیت اور تہذیب اخلاق اور دانش کی بنیاد عمیق اور مستحکم ہو اور بڑھتی جاے تو مین اوسکو نہایت عمدہ صلہ اپنی کوششون کا سمجھونگا مجھکو اپنے تمام مقاصد اور انتظامات مین اوس خداے عزوجل کی جناب سی استعانت کرنی چاہیے جسکی بغیر کوئی چیز مضبوط اور کوئی شی پاک نہین ہوتی پس اگر وہ اعانت حاصل ہو تو ہم سب اپنی ان کوششون مین کامیاب ہونگے۔

بعد اوسکی صاحب سکرٹری ذمیر مددعلی ڈپٹی کلکٹر اور ڈپٹی مجسٹریٹ کھیرا گڈہ کو پیش کیا۔

نواب معلّی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر نے حاضرین دربار سے فرمایا کہ جناب سر جان لارنس سابق گورنر جنرل بہادر ہند کا سب سے پچھلا کام یہ تھا کہ ممالک مغربی و شمالی کے دو شخص مستحق کو عطاے خطاب عزت و توقیر سے ممتاز فرمایا ایک لچھمن سنگھ تعلقدار کراولی ضلع مین پوری کو جو اس دربار مین موجود ہین ایام غدر کی خدمات پسندیدہ اور تمام صیغۂ انتظام ملکی خصوص سر رشتۂ تعلیم مین مدد دینے کی جلدو مین خطاب راجگی کا مرحمت کیا چنانچہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بمقام آگرہ جو حال مین دربار فرمایا تھا لچھمن سنگھ کو سند خطاب مذکور کی عطا کی۔

دوسرا خطاب خان بہادری کا میر مدد علی کو عنایت کیا اس عمدہ عہدہ دار نے نہایت پسندیدہ خدمات ایام بغاوت مین کین اور اوس وقت سے تمامی اقسام امور انتظام ملکی مین اس طرح کی مدد نمایان کی کہ رکٹس صاحب مجسٹریٹ سابق اور کورٹ صاحب کمشنر اور نیز صاحب مجسٹریٹ حال نے اِس امتیاز خاص کے لائق ہونے کی کیفیت اوسکی حق مین گورنمنٹ مین بھیجی علاوہ اسکے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے یہ بھی فرمایا کہ میر مدد علیخان بہادر کے استحقاق اس سال اون کامون کے اہتمام مین جو قحط زدگان کی پرورش کے لیے جانب جنوب دریاے جمن کے جاری ہین اوسکی جانفشانی اور کوششون سے گورنمنٹ پر اور زیادہ ہوئی پس جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے نہایت خوشی سے سند اوس امتیاز کی جو مشار الیہ نے اپنی لیاقت سے حاصل کی تھی عنایت کی اور خلعت مناسب وقت عطا فرمایا۔

پھر صاحب سکرٹری گورنمنٹ اور صاحب ڈائرکٹر سر رشتۂ تعلیم ممالک مغربی و شمالی نے پنڈت بابو دیو شاستری کو پیش کیا اور اوس وقت جناب سر ولیم میور صاحب بہادر نے دربار مین یہ تقریر فرمائی۔

آپ سب صاحبون کو یاد ہوگا کہ سال گذشتہ مین بنظر ترغیب تالیف ہندوستان کی دیسی زبان کی کتابون کے جنکی قلت کی سبب رعایا کی تعلیم کے رواج مین نہایت حرج واقع ہے مینے ایک اشتہار اس مضمون سے کیا تھا کہ زبان اردو یا ہندی مین جو جو کتابین لائق پسند تالیف ہون تو ایک ایک ہزار روپیہ انعام مرحمت کیا جائیگا واضح ہو کہ بابو دیو شاستری نے ایک کتاب بے نظیر بیج گنت جبر و مقابلہ کی زبان ہندی مین تالیف کی ہے اور یہ پہلی تالیف ہے جسکے واسطے پورا انعام ہزار روپیہ کا تجویز کیا گیا اور اونھون نے محض انعام زر کی لالچ سے اس تالیف مین

ہمت صرف نہین کی بلکہ یہ ایک ایسے پنڈت ہین جنکو علم دانش کا ذوق محض اوسی کے حصول کے واسطے ہے چند سال گذرے کہ اونھون نے ایک کتاب اسی مضمون کی تالیف کی تھی جو درحقیقت اصل مادہ اِس تصنیف کا ہے اور جسکے واسطے جناب طامسن صاحب مرحوم کی عہد مین دو ہزار روپیے مرحمت کیے گئے تھے اوس وقت سے یہ پنڈت صاحب برابر مطالعہ مین مصروف رہے اور اس قدر رتبہ حاصل کیا کہ اونکی شہرت نہ صرف اونھین کے ملک مین ہوئی (کیونکہ اونکا نام دکھن مین بنبئی تک معروف و مشہور رہے) بلکہ فضلای ممالک یوروپ مین بھی اونکی ناموری ہے ای بابو دیو شاستری ہین آپ کو روبرو آپ کی ہمشہرا و ہموطنون کے یہ کیسہ ایک ہزار روپیے کا مع خلعت بجلدوی آپکی فضیلت علم کے بطور انعام دیتا ہون اور مین بدل امید رکھتا ہون کہ اور لوگ بھی مثل آپ کی مستحق اِس عنایت کے ہون اور یہ انعام اسی قسم کے اون بہت انعامونمین سے پہلا انعام ہو جو اِس ملک کی دیسی زبان کی عمدہ تالیف کی لیے دیے جائین —

اسکے بعد نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ایک چاندی کی گھڑی ماتا دیال اول مدرس مکتب تحصیلی مقام اہروڑہ واقع ضلع مرزاپور کو بجلدوے اوسکی موثر اور پسندیدہ کوششون کے جنکی تصدیق صاحب کمشنر اور صاحب ڈایرکٹر سرشتہ تعلیم اور کئی عہدہ داران سرکاری نے کی ہے عطا فرمائی —

پس جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دربار سے تشریف لی گئے اور شلک معمولی سر ہوئی اور دربار برخاست ہوا —

نمبر ۹

علیگڈہ کی ہائی اسکول کا جاری ہونا

ماہ فروری ۱۸۷۵ء

---

۷ فروری کو جناب معلّی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے علیگڈہ کے مدرسۂ نوتعمیر کو ملاحظہ فرمایا اور
اوسکو واسطے اغراض تعلیم و تربیت کے جاری کیا
اول چیپس صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر ضلع نے کیفیت مدرسہ کی اور بعد ازان ایک تقریر راجہ جی کشن داس نے
ارباب جلسہ کے روبرو پڑھی اور اوسکے بعد عالی جناب حضور سر ولیم میور صاحب بہادر کرسی سے کھڑے ہوئے
اور اول میم صاحبون اور صاحبان انگریز حاضر وقت کی طرف خطاب فرما کی زبان انگریزی مین اون سبھون کا
شکریہ ادا کیا جنھون نے اسکول کی عمارت کی تعمیر مین مدد کی تھی اور اوسکے تعمیر کے فوائد بیان کیے بعد اوس کے
ہندوستانی رئیسون کی طرف متوجہ ہو کر اردو زبان مین یہ ارشاد فرمایا

اے راجہ ٹیکم سنگھ اور راجہ جی کشن داس اور تعلقداران اور رؤسای علیگڈہ
مجھکو اس مدرسے کے کھلنے کے وقت جبکی یہ عمارت خوش اسلوب اور وسیع واسطے اغراض تعلیم و تربیت کے
نہایت موزون ہے یہان موجود ہونے سے مسرت خاص حاصل ہوئی جو عبارت تعریف و توصیف آمیز کہ
راجہ جی کشن داس نے نسبت میری ابھی پڑھکر سنائی اوسکا بھی شکریہ مجھپر واجب ہی اور اب مین گورنمنٹ کی طرف سے
شکریہ اون اشخاص کا ادا کرتا ہون جنھون نے اس عمارت کی تعمیر مین مدد کی ہے سنہ گذشتہ کے ماہ اپریل مین
اس عمارت کی بنیاد جارج لارنس صاحب نے قائم کی تھی اور اس عرصۂ قلیل مین اوس کا اختتام کو پہونچنا

چیپس صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر ضلع اور راجہ جی کشن داس اور لالہ دیبی پرشاد کی توجہ خاطر اور بالخصوص
بلبیلٹ صاحب کی عنایت اور اعانت سے ہوا ان سب صاحبون اور ارباب میونسپل کمیٹی کا جنھون نے
نصف خرچ اوسکی تعمیر کا دیا اور بیماہ ماہوار اوسکے اخراجات کے لیے دیتے ہین مین دل سے شکر گذار ہون جو عبارت
چیپس صاحب نے ابھی پڑھی اوس سے آپکو مختصر حال اس مدرسے کا معلوم ہوا کئی سال گذرے کہ یہان ایک چھوٹا سا
مکتب مقرر ہوا تھا لیکن بعد ۱۸۵۷ء کے رقم اون اخراجات کی جو رڑکی کے اسکول کے لیے مقرر ہوئی تھی یہان کیواسطے
منتقل کی گئی اور یہ نیا اسکول اس ملک کی عمدہ اسکولون مین سے ہوگیا اس موقع پر ذکر کرنا اس بات کا بھی
جو مجھکو کیمپسن صاحب سے دریافت ہوئی مناسب ہے یعنے یہ کہ ترقی اس امر کی بشتر لالہ بینی پرشاد متوفی
مدرس سابق کی سعی اور کوششون سے ہوئی ہے اور اسکی ترقی کی بنیاد اوسی کی ڈالی ہوئی ہے اسواسطے واجب ہوا
کہ اس وقت اوسکی نام کا ذکر فروگذاشت نہ کیا جاے ــ

۱۸۶۸ء مین یہانکی تین طالب علم یونیورسٹی کی امتحانمین کامیاب ہوئی لیکن افسوس ہے کہ ۱۸۶۹ء کی امتحان مین
کوئی طالب علم کامیاب نہو سکا مجھکو امید ہے کہ اس مکان نو تعمیر مین مدرسے کے جاری ہونے سے اسکی کامیابی کا نیا زمانہ
شروع ہوگا اور اے طالب علمو اس امید کا پورا ہونا تمھاری کوششون پر منحصر ہے اگر تم محنت و مشقت اپنی تحصیل مین کروگی تو یقین ہے
کہ تم کامیاب ہوگی اور مجھکو یہ بھی امید ہے کہ اس مدرسے سے کئی طالب علم خطاب یونیورسٹی کی حاصل کرینگی اور اب بیشمار سلسلے عمدہ اور
معزز روزگار کی تمھاری واسطے موجود ہین اونمین تم اعزاز و اکرام حاصل کروگی اور مین تم سب طالب علمون کو جو اس وقت میری روبرو موجود ہو
یہ بات ذہن نشین کرتا ہون کہ اسکول یا کالج کو چھوڑنے کی بعد بھی اگر تم مطالعہ کتب کا کرتی رہوگی تو بہت فائدہ حاصل ہوگا یہ ایک دستور عام پڑگیا ہے
کہ جہان مدرسے سے نکلے کتابون اور تحصیل علم سے کچھ غرض نہین رکھتی ہین لیکن سچا طالب علم جو درحقیقت شوق تحصیل کا رکھتا ہو
وہی ہے کہ عمر بھر کتب کا مطالعہ اور علوم کی پیروی کرتا رہے اگر ایسا کروگے تو امید ہے کہ تم مین سے بعض ایسے پیدا ہون
جو علم و ادب کی کتابون کی تصنیف کرنے سے اپنی ملک کو فائدہ عظیم پہونچاین اور خصوص اس لیے کہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ کے
وہ شکر کا جنکو اس امر کی طرف التفات خاص ہے اس وقت موجود ہین چند فقرات اور اس باب مین بیان کرتا ہون

مطابق اشتہار انعام تصنیفات کی سیکڑون کتابین باسید انعام پیش کی گئین ہین لیکن اون مین سے بہت تھوڑی
قابل پسند نکلین بلکہ اب تک صرف دو کتابین ایسی تھین جو پورے ہزار ہزار روپیہ کے انعام کی لائق تھین اور خصوص
ایک امر مین مجھکو مایوسی ہے کہ مضمون نوطرز اور طبع زاد نہین لکھا گیا سب کتابین اوسی ایک پُرانے ڈھنگ پر
لکھی گیئین ہین اور مصنف اوس پُرانے بندھے ہوئے طریقے کی پیروی کیے جاتے ہین حال آنکہ علم کی میدان وسیع مین
خیالات جدید اور مضامین تازہ کے واسطے بہت وسعت اور فراخی موجود ہے ایک اور تشبیہ اسکی یہ ہی کہ زر کی تلاش مین
تم ایک اوسی پورانی کھان کو کھودے جاتے ہو جو سیکڑون برس سے جاری ہے اور نہین جانتے کہ تمام میدان زرخیز
پڑا ہوا ہے اور ہزارون طرف سی سراغ اوس مقام تک پہونچ سکتا ہی جہان سے معانی کے جواہر بے بہا حاصل ہون۔

اِس مدرسے سے ایک اور خاص فائدہ کی امید یہ ہی کہ دیہات کے تحصیلی اور حلقہ بندی کی مکتبونسی اچھی طالب علم اگر
اس مدرسے کی متعلق جو بورڈنگ ہوس ہی اوسمین رہا کرینگے ہمکو دورہ مین ہر روز بہت دیہاتی مکتبون کے
طالب علم ملتے ہین جنھون نے خوب ترقی کی ہے اور اونمین یہ ہمت اور ارادہ لائق تحسین و آفرین کے پایا جاتا ہی
کہ ضلع کے اسکول مین جاکر اپنی تحصیل کی تکمیل کرین اور آخر کو روڑکی کا لج یا آگرہ کالج یا اور کسی بڑی مدرسی مین پڑھین
ایسے طالب علمون کی واسطے جلد اس مدرسے کی قریب ایک مکان وسیع طیار کیا جائیگا اور اوسکی واسطی اہتمام شایستہ کا
بندوبست ہوگا۔

درباب دیہاتی یعنی حلقہ بندی مکتبون کے اس موقع پر ایک اور امر کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ بعضون نے
ان مکتبون کی تعلیم کی تحقیر کی ہین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ ضلع کے دورے کے اثنا مین ہر نہج سے مجھکو یہ اطمینان
حاصل ہوا کہ تعلیم جو اون مکتبون مین ہوتی ہے وہ عموماً اچھی ہے اور محنت و مشقت کی ایسے آثار پائی جاتے ہین کہ بالکل
منافی اس رائے کے ہین بعض دیہاتی مکتبون مین اوپر کی جماعتون کی تحصیل علم بالکل تحصیلی مکتبون کی تعلیم کی برابر ہے
مثلاً کل ہی مینے ایک جماعت دیکھی جسمین لڑکون نے دسوان مقالہ اقلیدس کا پڑھ لیا ہے اور یہ ایسی ترقی ہے
کہ انگلستان کے دیہاتی مکتبون مین بھی تھوڑے اسکا دعوے کر سکتے ہین یہ سچ ہے کہ بلحاظ مردم شماری اس ملک کے

تعداد طلبہ کی بہت کم ہے چاہیے تھا کہ بجاے سیکڑون کے ہر پرگنے مین ہزارون اور دیہاتی مکتبون مین
لاکھون پڑھتے لیکن علاج اسکا یہ تحقیر خلاف واقع نہین ہے بلکہ اسکی تدبیر خود آپ لوگون کی ہاتھہ مین ہے
اگر آپ لوگ حلقہ بندی مکتبون سے کوئی بہتر تدبیر جانتے ہین تو بیان کیجیے لیکن میری دانست مین کوئی بہتر
تدبیر نہین اور سرکار جو کچھ کہ اوسکے اختیار مین ہے وہ سب کر رہی ہے لیکن جاننا چاہیے کہ کرورون آدمیونکو
تعلیم کرنا ایک کار عظیم ہے اور بغیر آپ لوگون کی مدد کے اس انبوہ کثیر کو نور علم سے بہرہ پہونچانے مین جیسی
کہ چاہیے کامیابی حاصل نہین ہوسکتی ہے پس ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی لیاقت کی موافق دل و جان سے
سرکار کی مدد کرے تاکہ جلد ترقی حاصل ہو —

اے صاحبو اب مین پھر آپ لوگون کو اس مدرسے کی عمارت کے لیے مبارکباد دیتا ہون کہ اوس سے
تمھارے شہر کی زینت ہے اور مجھکو امید ہے کہ ترقی تعلیم و تربیت مین اس سے بہت مدد پہونچیگی اور اب مین
یہ کہتا ہون کہ اس عمارت مین مدرسہ جاری ہو —

نمبر ۱۰

جلسۂ عام جو ۱۲ مئی ۱۸۷۰ء کو بمقام الہ آباد مہاراجہ بنارس کی کوٹھی واقع برواگھاٹ مین براد انسداد فضول خرچی شادی کے منعقد ہوا

راے بختاور سنگہ جج ماتحت ضلع الہ آباد نی تقریر کی پھر منشی پیاری لعل نی ایک کیفیت کارروائی کی پڑھی
بعدازان جناب مستطاب امیر کبیر کیوان جاہ نواب سر ولیم میور صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اوٹھکر
یہ بیان فرمایا کہ اس مجلس مین ہمارے آنے کی صرف یہی غرض تھی کہ آپ کی کارروائیون کو ملاحظہ کرین اور
یہان خود موجود ہوکر اون کارروائیون کی نسبت اپنی پسندیدگی اور التفات ظاہر کرین ہمارا یہ ارادہ نہ تھا
کہ اس امر مین تقریر کرین اور نہ اب اس وقت یہ مقصود ہے کہ حاضرین مجلس کی طرف اس باب مین کچھ خطاب
کرین مین آپ سب صاحبون پر صرف یہی ظاہر کیا چاہتا ہون کہ آپکی اس تجویز کو مین دل سے پسند کرتا ہون
اور اس بات کی مجھکو خوشی حاصل ہوئی کہ اس قدر اجتماع رئیسون کا اس مجلس مین ہوا اور آپکا یہ ارادہ ہے
کہ شادیون مین جو فضول خرچیان کی جاتی ہین وہ موقوف کیجائین —

جو کچھ کہ راے بختاور سنگہ نے اس قدر بلاغت سے بیان کیا وہ نہایت راست و درست ہی اور اس قابل ہی کہ آپ
سب صاحب دل سے اوسپر توجہ کرین اونھون نی اس باب مین تین امر بیان کیے ہین اول یہ کہ شادیون مین فضول خرچیان
ہوتی ہین اور اسی سے دو اور بڑی قباحتین یعنی دختر کشی اور لڑکیون کا چرا لیجانا پیدا ہوتا ہی البتہ ان دو اخیر قباحتون کا

انسداد سرکار کی طرف سے ہوسکتا ہے اور دخترکشی کے باب مین جو لوگون کی خباثت اور وحشی پن
راے صاحب نی بیان کیا اوسمین کچھ مبالغہ نہین ہے اونکا یہ قول ہے کہ اس حرکت قبیح سی ہندوستان کی لوگ
مثل وحشیون اور جانورون کے ہین اگر وہ کچھ اس سے بھی زیادہ کہتے تو فی الواقع بجا تھا کیونکہ وحشی جانور
اپنے بچون کو پالتے ہین اور اونکی پرورش کرتے ہین بخلاف اسکی یہان کے لوگ آدمی ہوکر اپنے بچون کو کہ وہ عمدہ
اور عزیز نعمت خداداد ہے اپنے ہاتھ سے ضایع کرڈالتے ہین سرکار کی اب تجویز مصمم ہے کہ اس قبیح اور بیرحمی کے
دستور کا انسداد کرے اور اسکے دفع کرنے کے لیے موثر تدبیرین عمل مین آئینگی ہم چاہتے ہین اور امید رکھتے ہین
کہ ہمارے عہد حکومت تک ممالک مغربی وشمالی کے ہر اطراف سی یہ جرم بالکل موقوف ہوجائیگا لیکن جس قدر
کہ ان امور مین سرکار مداخلت کرسکتی ہے اوسی قدر فضول خرچی مین نہین کرسکتی مگر فضول خرچی سے
نیت فاسد دخترکشی کی پیدا ہوتی ہے پس چاہیے کہ اسکا انسداد کیا جاے اور اوسکی تدبیر آپ لوگ عمل مین لائین
اور یہی وجہ ہے کہ مین ایسی مجلسون کو جیسی کہ یہ بالفعل ہوئی بخوشی پسند کرتا ہون راے بختاور سنگہ نے
اس بیوقوفی کے رسم کا بیان خوب کیا ہے آپ لوگ اپنی طفولیت کی وقت سی اس دستور کے دیکھنی کی عادی ہین
مگر ہم لوگ جو ایک ملک غیر سے یہان آئے ہین ہمکو یہ بات نہایت نازیبا اور بیہودہ معلوم ہوتی ہی کہ لوگ شادیون مین
اتنا خرچ بیفائدہ کرین جو اونکی بساط سے زیادہ ہو اور اسی سبب سی آخر کو نوبت فاقہ کشی کی پہونچے
اور وہی فاقہ کشی سبب بہت بڑی بڑی قباحتون اور مصیبت کی اور بڑے بڑے خاندانون کی خرابی اور ابتری کی
اس ملک کے لوگون کے واسطے ہو چنانچہ یہی جڑ دخترکشی کی ہے اور اس طریقے زبون کی بیخ کنی کی لیے
لالہ پیارے لعل نے اپنی عمر صرف کی ہے اور جیسا کہ آپ نی سنا یہ شخص اس تمام ملک مین پھرا ہے اور
اسی غرض سے تین سو بڑی بڑی مجلسین اور پنچایتین ہوئی ہین یہ شخص لائق اسکے ہی کہ سرکار کی طرف سے
اور سب لوگون کی طرف سی اوسکا شکریہ ادا کیا جاے اور بیشک یہ زیبا نہین ہے کہ اس امر کی نسبت
اور مقامات مین اس قدر پیروی ہو اور اس مقام دار القرار گورنمنٹ مین کچھ نکیا جاے بلکہ واجب یہ ہے

کہ ایسے امور کا آغاز اس الہ آباد سے کیا جاے تا کہ اس ملک کے اور مقامات کے واسطے وہ ایک نمونہ ہو اور
مجھکو امید ہے کہ اس مجلس کے بعد شادیون مین کفایت شعاری اختیار کرنے کے لیے معقول اور مناسب تدبیرین
عمل مین آئینگی اور جس وقت کہ مین اس دار القرار گورنمنٹ مین پھر آؤن تو دیکھون کہ اس امر کی تجویزون مین
آپ بخوبی کامیاب ہوئے آپ لوگون نے مجھسے استدعا کی کہ مین آپکی کوششون مین معاون اور مددگار ہون
اور اس مجلس کا سرپرست قرار دیا جاؤن سو مین اس درخواست کو بخوشی منظور کرتا ہون اور اس عمدہ تجویز کی
مدد اور اعانت کرنے کے لیے جو کچھ کہ ہو سکتا ہی بلا دریغ اور بخوشی میری طرف سے وقوع مین آئیگا۔

نمبر ۱۱

دربار جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر واقع گورکھپور

ماہ جنوری ۱۸۷۱ء

۶- جنوری ۱۸۷۱ء روز جمعہ دوپہر کے وقت گورکھپور مین جناب نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہ کا دربار منعقد ہوا راجگان مفصلہ ذیل یعنی —

راجہ لعل مہندر سنگہ سی ایس آئی راجہ بانسی*

راجہ رودر پرتاب سنگہ راجہ انول*

راجہ اودے نراین مل راجہ مجھولی*

راجہ سیتا بخش راجہ بستی*

راجہ کرشن پرتاب ساہی راجہ تمکوئی*

راجہ مہادیو چند راجہ گوپال پور*

مع تمام رؤسا اور مہاجنان اور جاگیرداران اور عہدہ داران سرکاری دونون ضلع گورکھپور اور بستی کے حاضر تھے*
جب وہ سب پیش کیے گئے اور حضوری سے مشرف ہوچکے تب جناب نواب محتشم الیہم نے اپنی کرسی سے کھڑے ہوکر اردو زبان مین یہ ارشاد فرمایا

اے راجگان و تعلقداران و رؤسائے گورکھپور و بستی

اس موقع کا حاصل ہونا کہ مین آپ کے ضلع مین آکر دربار مین آپ لوگون سے ملاقات کرون باعث میری خوشی کا ہے

اٹھارہ برس ہوئے کہ جناب **طامسن** صاحب بہادر مرحوم لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی جب دورے کی تقریب سے یہان آئے تھے تو مین بھی اونکی ہمراہ اس ضلع مین آیا تھا اس عرصے مین ایسا تغیر یہان نہین ہوا جیسا کہ اور اطراف مین زراعت مین البتہ ترقی ہوئی اور جنگل بہت صاف ہوکر کاشت اور تردد ہوا آپکا ضلع بہت خوشنما اور سیراب اور سرسبز ہے کہ یہان سوتے اور جھیل بکثرت ہین جنسے آب پاشی نہایت محنت اور کوشش سے ہوتی ہے پیداوار بہت خوب ہے اور خدا کے فضل سے فصل بہت اچھی ہونے کی امید ہے لیکن یہ ضلع اور اطراف سے دور ہے اور گھاگرا اور راپتی دریا اسکے اور اور اضلاع کے بیچ مین حائل ہین اور اگرچہ اون دریاؤن کے سبب سے تجارت اور جنس لانے لیجانے مین آسانی ہوتی ہے تو بھی اونسے عبور کرنا مشکل ہوتا ہے اور شاید اسکو عرصہ کھینچے کہ ریل کی فوائد اس ضلع مین پہونچین ہرچند اس سبب سے اور اضلاع سے منقطع اور گویا دنیا کے کنارے آپڑا ہے مگر یہ بات اسکی مانع نہین ہے کہ اور امور یعنی اخلاق اور شہر کی آراستگی اور رعایا کی شائستگی اور روشنضمیری مین مثل اور مقامون کے اسکی بھی ترقی ہو خصوصاً تعلیم کے باب مین اسباب تعلیم کچھ مکان پر موقوف نہین جہان محنت اور مستعدی ہو وہان لڑکے وہی فوائد تعلیم کے پا سکتے ہین جیسا کہ اور اطراف مین —

فی الواقع یہان اس بات کی دیکھنے سے مین بہت خوش ہون کہ تعلیم کی باب مین اس عرصے مین ترقی ہوئی جب پہلے مین اس ضلع مین آیا تو بجز اسکے کہ کہین کہین دیہات مین چھوٹے چھوٹے دیہاتی مکتب تھے اور اچھے مکتب یہان نتھے اور صورت تعلیم کی ناقص تھی اب بسبب انتظام حلقہ بندی اسکولون کے دونون ضلع کے ہر اطراف مین مکتب بکثرت ہین یہان تک کہ ہر شخص جو اپنے لڑکون کی تعلیم چاہے اوسکے لیے اچھی تربیت کے اسباب مہیا ہین اس بات کے ثبوت مین یہ امر قابل ذکر کے ہے کہ ضلع گورکھپور مین جسمین پانچ جگہ خیمہ گاہ ہوا تین ہزار ایک سو تینتالیس لڑکے امتحان کے لیے میرے خیمہ گاہ مین جمع ہوئے اور بستی کے تین خیمہ گاہ مین دو ہزار ایک سو سب پانچون مقام مین پانچ ہزار دو سو تینتالیس اور سوا اسکے گورکھپور کے خاص مشن اسکولون مین تخمیناً سات سو لڑکے حاضر تھے اور ان سب لڑکون کی تعلیم بخوبی ہوتی ہے چنانچہ اقلیدس اور حساب اور تواریخ اور جغرافیہ وغیرہ پڑھتے ہین

اور اکثر لڑکے بہت مستعد ہین پھر جناب ممدوح الیہم نے سب کی طرف مخاطب ہوکر اونکے لڑکون کی تعلیم کے فوائد
بیان فرمائے اور اوسکے ثبوت مین ایک نظیر پیش کی جس سے ان دنون تعلیم کی کامیابی ہونی ظاہر ہوتی ہے
فرمایا کہ یہان کتنے بڑے بڑے راجہ اور تعلقدار اور رؤسا اور اشراف موجود ہین اور اتنے بڑے مجمع مین
کتنون کو یہ حوصلہ ہے کہ اونکا نام گزٹ ہند مین چھپ جاے ہان حاضرین مین سے دو شخص راجہ بالسنی اور
بابو شیو پرشاد نے یہ عزت پائی بسبب اسکے کہ راجہ صاحب کو وفاداری اور خیرخواہی سرکار کی جلدو مین
اور بابو صاحب کو کارگزاری اور دیانت کی صلے مین تمغا استار ہند کا عطا ہوا لیکن اس دفعہ جو گزٹ ہند آیا ہے
اوسمین گورکھپور کے تین شخصون کا نام درج ہے اور وہ کون ہین اودے بھان سنگہ اور بھیرو پرشاد
اور چھوٹو لعل یہ تینون لڑکے گورکھپور کے مشن اسکول کے طالب العلم ہین جو یونیورسٹی کی امتحان مین کامیاب ہوئے
حاصل یہ ہے کہ ان تینون لڑکون نے گزٹ ہند مین اپنے نام درج ہونے کی وہ عزت پائی جسکو بڑے بڑے
اشراف بھی نہین پا سکتے اور اگر یہ لڑکے مستعدی اور محنت کی ساتھ پڑھتے ہین اور آیندہ اعلی درجے کا امتحان دین
تو اونکو عزت اور عمدہ عہدہ حاصل ہونا ممکن ہے پس اگر اس ضلع کے باشندے اپنے لڑکون کی بہتری اور ترقی
چاہتے ہین تو کسی طرح کی کوشش اور مصارف مین دریغ نہ کرین جس سے اونکی تعلیم بخوبی ہو اور اونکو خوب
محنت کرنے کی ترغیب دین اور جو لوگ کہ ذی استعداد اور صاحب اقتدار ہین اونکو چاہیے کہ وہ حتی الوسع عوام کے
لڑکون کی تعلیم کے لیے مکتبون کے مقرر کرنے مین کوشش کرین باعث میری بڑی خوشنودی کا ہے کہ بعض وہ اشراف
یہان موجود ہین جنھون نے اس باب مین حسن سعی اور پیروی کی چنانچہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے
بڑی مسرت سے سر درباریون اونکا نام بیان کیا اور سررشتہ تعلیم کی نسبت اونکی خدمات کی شکرگزاری کی —

اول تو راجہ بالسنی کا ذکر کرنا ضرور ہے کہ جنھون نے الہ آباد کے کالج کے لیے پانچ ہزار روپیہ دیا اور ایک
انگریزی اور اردو مکتب کی مصارف اپنے ذمے لیے پھر راجہ تکھوہی نے اسی طرحکی کارگزاری کی کالج کے لیے ہزار روپیہ دیا
اور اس شہر گورکھپور مین لڑکیون کی اسکول کی بخوبی مدد کی انکے بعد راجہ بستی اور رانی ستاسی اور رامی ٹپرونہ

اور بابو انبکا پرشاد ناراین سنگہ سلیم گڈہ والے ان سبھون نے تعلیم کے سررشتہ کی اعانت کی علی الخصوص بابو صاحب لڑکیون کی تعلیم مین بہت مدد کرتے ہین اور مولوی وجاہت علی تحصیلدار دبوریا بھی اچھی طرح اس باب مین ساعی اور معاون ہین —

من بعد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے مولوی علی بخش خان بہادر جج ماتحت پیش ہوئے اور جناب ممدوح الیہم نے اونسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیمپبل صاحب بہادر اور بابو شیو پرشاد کی بیان سے معلوم ہوا کہ آپ نے سررشتہ تعلیم کی اس ضلع مین اور اور اضلاع مین بھی روپیے اور کوشش دونون سے اعانت کی خصوصاً اس شہر گورکھپور مین ایک لڑکیون کا مکتب جاری کیا چنانچہ لیڈی صاحبہ نے وہان کی لڑکیون کا امتحان لیا جناب ممدوح نے اونکی شکرگزاری کے بعد اپنی خوشنودی کی علامت ایک گھڑی جسمین اونکا نام کندہ ہے اور ایک سارٹیفکیٹ عطا کیا —

بعدہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے دخترکشی کے باب مین کچھ بیان کیا اور یہ فرمایا کہ نہایت اچھی اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس ضلع گورکھپور کے راجپوتون مین یہ امر قبیح جاری نہین ہے مگر بستی کے ضلع کے بعض اطراف مین رائج ہے راجہ بانسی کا شکرگزار ہون کہ اونھون نے اسکی انسداد مین نہایت کوشش کی اونکی سعی اس امر مین البتہ کچھ موثر ہوئی تو بھی اکثر جگہہ یہ طریقہ مسدود نہین ہوا سرکار کا اب مصمم ارادہ ہے کہ انتظام قرار واقعی سے اسکو بالکل مسدود کرے مجھے امید ہے کہ گورکھپور اور بستی مین سب رؤسائے ذی اختیار اوس انتظام مین شامل ہون جو اور جگہہ شروع ہوا ہے یعنی شادی کی فضول خرچی کی اصلاح یہ فضولی بھی دخترکشی کی ایک جڑ ہے سوا اسکے سب قومونکی لیئے تنگ حالی اور دقت کا باعث ہی اور اکثرون کو مفلسی اور تباہی مین ڈالتی ہی اور اضلاع مین اس رسم بد کے انسداد مین سعی ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ ان دونون اضلاع کے جو رؤسا اور تعلقدار ہین بہت مستعد ہوکے اس امر اہم مین شامل ہونگے —

ایک اور بات کا ذکر ضرور ہے وہ کیا ہے نسوان کی تعلیم اب تک اس ملک کی باشندون نے اسکی قدر کو

نہین بہچانا اور بسبب اسکے کہ یہ نسوان سے متعلق ہے اور پردہ داری کی وجہ سے مشکل ہے سرکار کے مناسب
حال نہین کہ اسمین کچھ دست اندازی کرے یہ ایسا کام ہے کہ رعایا کو خود اپنے لیے اسکا انصرام کرنا چاہیے
لیکن جو کچھ کہ رعایا خود کرے اونکی کوشش مین اعانت کرنے کو سرکار موجود ہے اس باب خاص مین
تین باتین یاد رہین پہلے یہ کہ نسوان اسکی مستحق ہین کہ وے عقل کی تدبیر اور تعلیم کے فوائد پائین
جیسا کہ مرد پاتے ہین اور انصاف کے خلاف ہے کہ وہ اس سے محروم رہکر جہالت اور تاریکی مین رہین
دوسرے یہ کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے عرصے تک فاصلۂ دور دراز پر رہے تو عورتین صرف اسی ذریعے سے
اپنے خاوند یا والد یا بھائیون سے خط کتابت کرسکتی ہین ورنہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حالت مفارقت مین بجز اسکے
کہ کوئی غیر شخص درمیان مین آوے وہ اپنے گھر کے غم یا شادی اور خانہ داری کے امور سے مطلع ہون اسی
وسیلے سے باہمدیگر مشورہ اور دل کی تسلی اور آپس کی خط کتابت سے اطمینان ممکن ہے تیسرے یہ کہ اگر آپ لوگ
اپنے بیٹون کی تعلیم کی قدر جانتے ہین تو یہ سب سے بہتر طریقہ ہے کہ لڑکا اپنی والدہ کے ہاتھ سے پہلی تعلیم پاوے
لڑکون کو جب وہ چھوٹے ہون ما سے بہتر اور کوئی معلم نہین ہے اگر وہ خود خواندہ ہو تو لڑکے اوس صغر سنی مین
کہ جب اونکا دل اور عقل اثر پذیر رہے بخوبی تربیت پاوین جب تک مستورات تعلیم یافتہ نہون تو کل عوام الناس کی
تعلیم اور عموماً مردون مین روشنضمیری کا چرچا ہونے کی امید نہین —
اب ایک اور بات کا ذکر باقی رہا کہ مین میونسپل کمیٹی کی کوشش سے رضامندی اپنی ظاہر کرون
اُنھون نے صاحب مجسٹریٹ کی اتفاق سے شہر کی صفائی اور پانی کے نکاس اور حلیہ آراستگی اور آرام کیلیے
بہت محنت کی اس امر مین سرکار کا یہی ارادہ ہے کہ ہر بڑے شہر کے اشراف اور رؤسا اپنے امورات کا انصرام
خود مختاری سے کرین اور یہ باعث خوشی کا ہے کہ ہر اطراف مین بڑے بڑے قصبات اور شہرون مین یہی انتظام ہوتا جاتا ہے
اور مجھے امید ہے کہ اب اس گورکھپور مین بھی رؤسای شہر اسی طرح کوشش کرین کہ جو باتین شہر کی بہتری کی خلل انداز
اور آب وہوا کو مضر ہین وہ دور کیجاوین اور باشندونکی صحت اور امن اور کارہاے مفید اور رفاہ عام کے

جو مناسب ہین وہ عمل مین آوین —

اخیر مین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ارشاد کیا کہ امید نہین ہے کہ مین پھر اس شہر گورکھپور کو دیکھون لیکن آپ سے منت کرتا ہون کہ جو نصیحتین مینے کین اونکو اپنے دل مین جگہہ دین اپنے لڑکون کی تعلیم مین کوشش کرین اور عوام مین اوسکے رائج کرنے مین بخوبی ساعی ہون اور دخترکشی کی انسداد مین سرکار کے ممد اور معاون ہون اور شادی کے اخراجات کی کمی کرنے مین اور اپنی لڑکیون کی تعلیم کرنے مین جہد کرین اور ہر شخص اپنے مقدور کے موافق شہر کی درستی مین مدد کرے اگر اسی طرح سے سب کوئی باہمدیگر محنت اور کوشش کرین تو دونون اضلاع آراستگی اور آرام اور لوگ یہان کے روشنضمیری مین جلد ترقی پاوین —

بعد اس ارشاد ختم ہونے کے درباریون کو عطر و پان عنایت ہو کر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اپنے خیمے مین تشریف لے گیے اور دربار برخاست ہوا —

نمبر ۱۲

دربار مقام بنارس واقع ۲۷ جنوری ۱۸۷۱ع

۲۷ - جنوری ۱۸۷۱ع کو جمعے کے دن چار بجے سہ پہر کے بنارس مین جناب نواب معلّی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی دام اقباله کا دربار منعقد ہوا جس مین راجگان ورؤساے اضلاع بنارس و اعظمگڈہ وغازیپور حاضر تھے -

دربار مین جب سب درباری نذر دکھا چکے تب جناب نواب معلّی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اردو زبان مین درباریون کی طرف یون خطاب فرمایا -

اے راجگان ورؤساے بنارس قریب تین برس کے گذرے کہ مین یہان آیا تھا تب سے مجھے دوری کی تقریب سے اس ممالک مغربی اور شمالی کے اکثر اضلاع کی سیر کا اتفاق ہوا اور اب جو آپ لوگون کے حال کو اورون کے حال سے مقابلہ کرتا ہون تو معلوم ہوتا ہے کہ بنارس اور اوسکے قرب وجوار اکثر حالات مین اور اطراف کی نسبت ترقی پر ہین میرے نزدیک اسکا ایک سبب یہ ہی کہ وہ کلکتہ اور بنگال سے قریب ہی بعضون نے یہ اتہام کیا ہے کہ ہم لوگ بنگال کی کامیابی اور ترقی پر رشک کرتے ہین اور سچ ہے کہ مین جو خود ہندوستان مین مقیم ہون مینے بھی اکثر اوقات ممالک مغربی اور شمالی کی رعایا کی تحریص اور ترغیب کی نظر سے بنگال کی کامیابی کا ذکر کیا تاکہ وہ لوگ اپنی ترقی مین زیادہ سعی اور کوشش کرین اور اس مذکور سے اونکو عبرت بھی دلائی تھی کہ اگر ایسا نکرینگے تو بنگال کے لوگ اونکے ملک مین بھی اونپر سبقت لے جاوینگے حقیقت مین اونکی ترقی اور کامیابی موجب رشک نہین بلکہ باعث فخر اور خوشی ہے اور یہی زیبا بھی ہے کیونکہ اونکی ترقی اور بہبودی بمنزلہ ہماری ترقی

اور بہبودی کے ہے کہ ایک ہی ملک کے باشندے اور دونون **حضرت ملکہ معظمہ** کی رعایا ہین اور سوا
اسکے اونکی ترقی ہملوگون کی ترقی کا باعث ہے وہ لوگ جو روشنضمیری اور تہذیب اخلاق مین تقدیم کرتے ہین
تو اوسکے فائدے کا اثر یہان بھی معلوم ہوتا ہے اور اونکی زبان اصل مین ہندی زبان سے ایسی مشابہ ہے
کہ جو عمدہ عمدہ کتابین وہان تصنیف ہون تو تھوڑی سی تغیر سے وہ اس ملک کے لوگون کو واسطے بھی بکار آمد
اور مفید ہونگی علاوہ اسکے یہان کے مدرسے اور کالجون کے لیے بنگال سے اچھی اچھے مدرس بہم پہونچینگے ان سب
باتونمین بنگال کے اخلاق اور عقل کی ترقی سے ہملوگون کی ترقی کے واسطے اسباب اور وسیلے میسر ہونگے۔

یقین ہے کہ مفصل کی رعایا کی تعلیم ان ملکون مین بہ نسبت بنگال کے اچھی ہوتی ہے اس سبب سے
کہ حلقہ بندی کے اسکول یہان افراط سے ہین اثناء دورہ مین مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ ہزارہا لڑکون کی
ابتدائی تعلیم اونمین بہت خوبی سے ہوتی ہے لیکن افسوس ہے کہ اعلی تعلیم کے باب مین ممالک مغربی اور شمالی
بنگال سے بہت پیچھے ہے یونیورسٹی کا امتحان جو اب ہوا ہے اوسمین ممالک مغربی اور شمالی کی صرف چار طالب العلم
بی اے کے امتحان مین کامیاب ہوئے اور بنگال مین اٹھہتر پہلا امتحان جو ہوتا ہے اوسمین البتہ کچھ حساب
اچھا رہا کیونکہ ان ممالک کی ایک سو سات لڑکون نے امتحان دیا اور بنگال کے آٹھہ سو ننانوے نے پس اگر
ہر شخص اپنے مقدور کے موافق کیا سررشتہ تعلیم کے ممبر ہوکر اور کیا تعلقہ دار اور دولتمند اور ذی اختیار ہونے سے
مدرسون کی تعداد بڑھانی کی جانب اور اونکی بہبودی کی طرف متوجہ ہون تو یقین ہے کہ اس ملک کی
تعلیم مین جلد ترقی اور بہتری ہو جاے اغلب ہے کہ جو یونیورسٹی کالج الہ آباد مین مقرر کرنیکا ارادہ ہے اور جسمین
مہاراجہ بنارس اور یہان کے رؤسا نے اچھی مدد دی ہے اوس سے کچھ فائدہ حاصل ہوا اور نیز طبی کالج
جو الہ آباد مین بنانے کا عزم ہے اور جسکے واسطے **مہاراجہ وزیانگرام** نے سخاوت کی راہ سے دو لاکھہ روپیہ
دینے کا وعدہ کیا ہے اوسکے سبب سے بھی اس ملک کی ترقی ہو جاے امید رکھتا ہون کہ اپنے ملک اور اپنی اولاد
کی بہتری کے لیے سب لوگ ملکر نہایت کوشش کرین تاکہ روشنضمیری اور تعلیم کے فوائد ہر جگہ جاری ہون۔

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے پھر اون دو باتون کا ذکر کیا جنکا مباحثہ صبح کو انسٹیٹیوٹ مین ہوا تھا
یعنی شادی کی فضول خرچی اور نسوان کی تعلیم فرمایا کہ یہ نسوان کی تعلیم سبھون پر لازمات سے ہی اور بہ نسبت
انسداد فضول خرچی شادی کے لوگون کا شکر ادا کیا خصوصاً **مہاراجہ بنارس** کا جنھون ذ اس امر مین
بہت مدد کی اور ارشاد کیا کہ مجھے امید ہی کہ جو قواعد اس امر مین مقرر ہوئے ہین اور ہزارون آدمیون نے
اونپر عمل کرنے کا اقرار کیا ہے وہ واقعی جلد عمل مین لاوینگے۔

اسکے بعد نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے فرمایا کہ ارادہ ہی کہ تین شخصون کی عزت اونکے ہموطنون کی سامنے
زیادہ کیجاے **کنور شمبھو نراین سنگھ** اور **راجہ جے کشن داس** اور **بابو شیو پرشاد**۔

جب مین پہلے بنارس مین آیا تب ایک شخص یہان موجود تھے جنکے اب نہونے کا نہایت تاسف ہے
بعض حاضرین کو یاد ہوگا کہ اٹھارہ برس اس سے پہلے وکٹوریا کالج جاری کرنیکے وقت جناب **طامسن** صاحب بہادر مرحوم
لفٹنٹ گورنر سابق نے راجہ **دیو نراین سنگھ** متوفی کو خاص شہر بنارس کے بلوہ رفع کرنے مین جو اونھون نے
کوششین کی تھین اوسکی جلدو مین راو کا خطاب دیا پھر ۱۸۵۷ع مین جو اونھون نے سرکار کی نہایت خدمت کی تو اوسکے
صلے مین راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا اوسکے بعد جب کونسل اعلی مین مقرر ہوئے دانائی اور راست اور دیانت
کے ساتھ مشہور ہے اونکی وفات کی سبب سی تمام شہر کو بڑا صدمہ ہے اور ایک عرصۂ دراز تک اونکا ماتم رہیگا
اونکی قدیم دیانت اور نیک خدمات کے سبب سی امیر کبیر **جناب ویسرا ے** کی مرضی ہوئی کہ اونکے بیٹے
کنور شمبھو نراین سنگھ کو راجہ کا خطاب دیوین۔

اتنے ارشاد کے بعد **کنور شمبھو نراین سنگھ** خلعت خانے مین بھیجے گئے وہان اونکو ماتمی خلعت پہنا کر
پھر سامنے لائے گئے اور جناب معظم الیہم نے یہ اونسے خطاب فرمایا۔

اے راجہ **شمبھو نراین سنگھ** یہ سند خطاب راجگی کی مین تمھین دیتا ہون جسکو **جناب ویسرا ے** نے
بسبب تمھارے معزز والد راجہ **دیو نراین سنگھ** بہادر کی خدمتگذاری کے تمکو عطا کیا چاہی کہ یہ کرم کا نشان

تھین اسکی ترغیب دے کہ تم اپنے والد کا اتباع کرو اور اونکے قدم بقدم رہو اور سرکار انگلشیہ کی خدمت گذاری
سرگرمی کے ساتھہ کرنے مین اونکی وضع کو اپنے لیے نمونہ بناؤ۔

اسکے بعد **راجہ جے کشن داس** پیش ہوئے اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے یون ارشاد کیا یہ شخص
اوس خاندان کا ہے جسنے ۱۸۵۷ء مین سرکار کی بڑی اعانت کی اسکا بڑا بھائی **چوبے گھنشام داس**
برابر علیگڈھ اور آگرہ مین دیانت دار مشیر رہا اور اگرچہ اوسکے بدن مین ضعف اور بینائی مین فرق تھا بڑی مردانگی
اور بہادری دکھائی کہ دریاے گنگ کے کنارے سورون کے آگے فوج کے ساتھہ مقیم رہکر روہیلکھنڈ مین جو صاحب لوگ
تھے اونکے بچانے کی تدبیر کی اس بڑی خدمت گذاری مین ایسا مشہور ہوا کہ فرخ آباد کے باغی رسالہ نے آکر
اوسکو پکڑ لیا اور اوسکا سر کاٹ کے کاسگنج کی تحصیلداری کے دروازہ پر لٹکا دیا یہ اوسکی مردانگی اور دلیری
آیندہ کے لیے ضرب المثل رہیگی اوسکے بھائیون سے بھی ہر ایک نے اپنے مقدور بھر خصوصا **راجہ جے کشن داس** نے
سرکار کی مدد کی اور **چوبے گھنشام داس** کی بہادری اور خدمات کی یادگاری کے واسطے نواب گورنر جنرل
بہادر نے راجہ کا خطاب اور جاگیر **راجہ جے کشن داس** کو عنایت کی اور تب سے ہمیشہ راجہ صاحب سرکاری
کام مین سرگرمی سے مشغول رہے ہے علی الخصوص سررشتہ تعلیم کی مدد مین خدمات پسندیدہ کین۔

اے **راجہ جے کشن داس** چونکہ تمنے اور تمھارے خاندان نے سرکار انگلشیہ کی خدمات نمایان کین ہین
حضرت ملکہ معظمہ نے تمکو مصاحب طبقہ اعلاے ستارہ ہند مقرر فرمایا اور اپنی عنایت کا نشان یہ اوسکا
تمغا عطا کیا جو آج مین تمکو دیتا ہون یہ شاہانہ مرحمت کا نشان تمکو تحریص دے کہ **حضرت ملکہ معظمہ** کی
خدمتون مین زیادہ تر کوشش کرو۔

جب **بابو شیو پرشاد** پیش کیے گئے تب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے فرمایا کہ اس شخص کی نیکنامی
اس شہر بلکہ تمام ممالک مغربی و شمالی مین مشہور ہے پچیس برس ہوئے کہ جس زمانہ مین یہ **اڈورڈ** صاحب کے
ساتھہ شملے کی ایجنسی مین مقرر ہوئے سکھون کی لڑائی مین مدد کی اور جو اوسنے غدر مین کوشش سرکار کے کام مین

کی ہے گورنمنٹ عالیہ نے اوسکا شکرادا کیا اور گورکھپور مین اونکو جاگیر ملی اوسکے بعد گریفتھ صاحب کی ساتھ بعہدۂ جائینٹ انسپکٹری سررشتۂ تعلیم مین نہایت سرگرمی سے کام کیا یہانتک کہ اب اونکی جگہہ مین تیسری قسمت کے انسپکٹر مقرر ہوئے **شیو پرشاد** کے اس تقرر سے سبھون کو معلوم ہو کہ جب کوئی سرکار کے کام کی لائق ہو تو وہ معزز عہدے پر مقرر کیا جاے اس عہدہ کو اور مقامون مین صاحبان انگریز انجام دیتے ہین کاش مثل **شیو پرشاد** کے صدہا ہوتے تو ایسے ممتاز عہدون پر مقرر کیے جاتے۔

اے **بابو شیو پرشاد** اپنی **ملکہ معظمہ** کی خوشنودی کا یہ نشان یعنی تمغا مصاحب طبقۂ اعلاے **ستارہ ہند** لو اور ایسی کوشش کرو کہ تمھاری وہ لیاقت جسنے یہ اعزاز دلایا اور بڑہے اور اس عزت کے نشان سے اور بھی تمھاری سعی اور جانفشانی اپنے ہموطنون کی بہتری اور **حضرت ملکہ معظمہ** کی خدمتگذاری مین زیادہ ہو۔

اسکے بعد عطر و پان درباریونکو تقسیم ہوا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اپنے خیمے مین تشریف لیگیے بعد سلامی نواب محتشم الیہم کے جب مہاراجہ بنارس گئے تو اونکی سلامی کی توپین چھٹین۔

نمبر ۱۳۱

اجرائے مدرسۂ نوتعمیر مقام ایٹہ

ماہ مئی ۱۸۷۱ء

جوکہ راجہ دلسکھ رائے نے اپنے مدرسۂ نوتعمیر کے کھولنے کے واسطے مقام ایٹہ مین تعمیر کرایا ہے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے حضور مین استدعا کی تھی اور وہ پیشگاہ جناب محتشم الیہ سے معرض قبول کو پہونچی تھی نظر بر آن ۱۷۔ ماہ مئی ۱۸۷۱ء کی صبح کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بہمراہی مسٹر ہوبرٹ صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع و دیگر عہدہ داران انگریزی و ہندوستانی کے مدرسہ کھولنے کے واسطے تشریف ارزانی فرمائی اور بہ انعقاد ایک جلسہ کثیر کے رسم افتتاح ادا کی گئی۔

اول مسٹر ہوبرٹ صاحب نے ارباب جلسہ کے روبرو غرض اوسکے منعقد ہونے کی اور راجہ دلسکھ رائے کی تمنا نسبت اِس امر کے کہ جناب **سر ولیم میور صاحب** بہادر افتتاح مدرسے کی رسم ادا فرمائین اور وہ خوشدلی ظاہر کی جو راجہ صاحب کو جناب ممدوح کے تشریف لانے سے لاحق حال ہوئی۔

بعدہ راجہ دلسکھ رائے نے اردو مین تقریر جناب ممدوح کے حضور مین عرض کی۔

جب راجہ دلسکھ رائے اپنی تقریر بیان کر چکے تب جناب **سر ولیم میور صاحب** بہادر نے ارباب جلسہ کے روبرو اردو مین حسب ذیل یہ تقریر زبان مبارک سے ارشاد فرمائی۔

اے راجہ پرتھی سنگہ و راجہ دلسکھ رائے و راجہ لچھمن سنگہ و رؤسائے ضلع ایٹہ مجھکو حد سے زیادہ خوشی اس امر کی ہے کہ میرا آنا اس موقع پر اس عالیشان خوبصورت مکان کے افتتاح کی غرض سے ہوا جو باعث تعمیر

اس مدرسے کا راجہ صاحب نے بیان کیا وہ صحیح ہے فی الحقیقت عرصہ ڈیڑہ برس کا ہوا کہ ہمارا آنا ایٹہ مین بتقریب دورہ ہوا تھا تب حالت مکان مدرسۂ تحصیل ایسی ہی تھی جیسا کہ راجہ صاحب نے اوسکی نسبت بیان کیا ہے کہ مٹی کا ایک تنگ مکان بنا ہوا تھا جسمین نہ لڑکون کے بیٹھنے کی گنجایش تھی نہ آمد و رفت ہوا کا راستہ تھا اور اون ایام مین راجہ صاحب بڑی سخاوت سے مندر کی تعمیر مین مصروف تھے مینے اونسے کہا کہ مجھکو اس کام مین جسکو آپ دہرم کا سمجھتے ہین کچھ جاے کلام نہین لیکن کچھ حصہ اپنی سخاوت کا مخلوق خدا کے واسطے بھی مخصوص کرنا چاہیے چنانچہ مینے مدرسۂ تحصیل کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ایک مدرسہ جو کار فیض عام ہے اور جس سے آپ کا نام خلق مین فیضرسان مشہور ہوگا بنانا چاہیے چنانچہ اس امر کو راجہ صاحب نے دل سے قبول کیا افسوس ہی کہ اکثر عمائد اقرار تو کرتے ہین مگر اوسکا ایفا نہین کرتے مثلاً مصارف شادی کے باب مین اکثرون نے اقرار تخفیف کا تو کیا لیکن اوسے پورا نکیا الا راجہ صاحب کا طریق اور ہے یعنی اونکا وعدہ بمنزلۂ ایفا کے ہے بلا اونکا اُنھون نے اس کام کو جاری کرکے صرف محنت و زر سے کچھ دریغ نکیا اور جب تک یہ خوبصورت مکان جو اونکی سخاوت اور ہمت کی علامت ہی اور جس سے اس قصبے کی زینت ہے خاتمے کو نہ پہونچا اونھین چین نہ آیا کمتر قصبے مثل ایٹہ کے ہونگی جسمین ایسی عالیشان عمارت ہو راجہ صاحب نے ایام غدر مین بڑی دلیری اور وفاداری سے سرکاری اعانت کی اور اب اس زمانۂ امن اور اپنی پیرانہ سالی مین ویسی ہی عالی ہمتی سے اون کامون مین جنسے عام مخلوق کا فائدہ متصور ہے سرکار کی مدد کرتے ہین ہمکو یقین ہے کہ یہ مکان عمدہ ذریعہ ترقی علم کا اس ضلع مین ہوگا اور امید ہے کہ اوس سے نام راجہ صاحب کا یادگار رہے اور امید ہی کہ اور لوگ بھی راجہ صاحب کی پیروی کرینگے

ہم اس موقع پر دوبارہ شکریہ راجہ لچھمن سنگہ کا اوسی طور سے ادا کرتے ہین جیسا کہ کل کے روز وقت افتتاح مدرسہ مینپوری کے ادا کیا تھا اونھون نے عموماً ترقی تعلیم مین اور خصوصاً اجراے مدرسہ دختران مین غایت درجے کوشش کی ہے پس وہ بھی اس قابل ہین کہ دیگر عمائد اونکی تتبع کرین اور ہم گنگا سنگہ میاسور والے کی نسبت بھی اپنی خوشی خاطر ظاہر کرتی ہین جنکی مدد دہی کا حال درباب ترقی تعلیم صاحب کلکٹر سے دریافت ہوا ہی ——

شاید کہ اب بار دگر آپ لوگون سے مجھکو ملنے کا اتفاق نہو اس لیے چند باتین مشورتاً اور کہتا ہون یعنی آپ
لوگون سے عرض اور منت کرتا ہون کہ آپ اپنی اولاد کی تعلیم مین ہمہ تن مصروف ہون کس لیے کہ بغیر تعلیم کامل کے
اونکی بہبودی اور ترقی کی امید نہین سرکار کا منشا یہ ہے کہ جتنے عہدے جلیلہ ہین او نپر ہندوستانی مامور
کیے جائین بشرطیکہ اونکا اخلاق اور دیانت اور لیاقت اسکی مقتضی ہووین پھر کہتا ہون کہ کوئی ایسا عہدہ
اور منصب نہین ہے جسکو ہندوستانی نہ پاسکین بلکہ آپ لوگون نے سنا ہوگا کہ طلباء بنبئی و کلکتہ وغیرہ سے
جنھون نے امتحان سول سروس کا دیا وے اپنے ملک کی ججی اور مجسٹریٹی پانے کے مستحق ہوگئے آپ لوگ
اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت مین اگر غفلت یا سستی کرینگے تو آپ کی اولاد کو امید ترقی عہدہ اور روزگار
اور عزت کی رکھنی چاہیے اس لیے کہ بدون امتحان یونی ورسٹی کے ان اعزاز کے پانے کی توقع بیجا ہے
اور ان اضلاع مین شاید ایسا کوئی ضلع نہین جہان کے طالب علم یونی ورسٹی مین امتحان دیکر کامیاب
نہوئے ہون البتہ ضلع ایٹہ کے کسی طالب علم نے ابھی تک امتحان یونی ورسٹی کا نہین دیا مگر امید ہے کہ اب
اس مدرسے کے طالب علم بھی اوس امتحان دینے کی لیاقت حاصل کرین اگرچہ واقعی اب ایٹہ شاہراہ پر نہین ہا
اور سڑک ریل سے علیحدہ ایک گوشے پر واقع ہے اور اس وجہ سے جو فائدے بعض دیگر اضلاع کو
حاصل ہین وہ اوسکو نہین لیکن یہ کوئی سبب نہین کہ آپ لوگون کی اولاد ترقیات مذکورہ سے محروم رہے
سرکار نے اس ضلع مین بھی بہت سی ذریعے تعلیم کے پیدا کر دیے ہین اب صرف محنت و کوشش کرنا طالب علمونکے
ذمے باقی ہے جو کہ میرے دل مین آپ لوگون کی بہتری ملحوظ ہے اس لیے کہتا ہون کہ آپ لوگ صرف اپنے
لڑکون کو مدرسے مین بھیجنے ہی پر اکتفا نکرین بلکہ محنت و کوشش کرنے کی لیے بہ امید پانی عزت و آبرو کے اونکو ترغیب
اور شوق دلاوین تاکہ وے آیندہ نہ کہین کہ ہمارے ماباپ نے ہماری تعلیم مین غفلت کی اس لیے ہم اوس فائدے سے
جسکو اورون نے حاصل کیا ہے محروم رہے —
اب ہم کچھ نصیحت نسبت تعلیم دختران کے کرتے ہین اس معاملے مین راجہ لچھمن سنگہ نے جیسی کوشش کی ہے

ویسی ہی اور لوگون کو کرنی چاہیے اونکے مدرسون مین دوسو لڑکیون سے زیادہ تعلیم پاتی ہین اس سے یہ بڑا نتیجہ
نکلتا ہے کہ مستورات اپنے بچون کی بچپن مین عمدہ تعلیم و تربیت کر سکینگی اور ما سے بہتر کسی سے تعلیم و تربیت
خرد سالی مین نہین ہو سکتی اگر مستورات لکھی پڑھی ہونگی تو وے اپنے رشتے دارون سے خط و کتابت کرنے
اور حالت مفارقت مین اونکی خیر و عافیت سے آگہی پانے اور بلا توسل غیرے اپنے حالات خانہ داری اور ضروریات
اور حاجات کی اطلاع پہونچانی مین عاجز نہ ہونگی مین متعجب ہون کہ آپ لوگ اون فوائد کو نہین پہچانتے جو اور قومونکو
عورات کی تعلیم کی بدولت حاصل ہوتے ہین اور اس بڑی قباحت کے رفع کرنے مین اب تک کوشش نکی یہ بڑی
نا انصافی ہے کہ آپ لوگ عورتون کو علم سے محروم رکھکر اونکو جہالت اور تاریکی مین رکھتے ہین اور جو فوائد اور
حقوق علم کے ہین اونسے وہ بے بہرہ رہتی ہین حال آنکہ خدا تعالی نے مرد عورت کو یکسان ذہن اور عقل
عطا کی ہے پس ایسی حالت مین عورات کو اون فوائد سے کیون محروم رکھا جاوے جو بذریعہ علم کے مردون کو حاصل ہین
مگر ابھی تک ہندوستانیون کے دلون مین تعلیم مستورات کی جانب سے تردد ہے الا امید ہی کہ جب فائدے
اور تقاضاے ضرورت تعلیم مستورات کی اونکے ذہن نشین ہو جاوینگی تو رفتہ رفتہ یہ تردد بھی رفع ہو جاویگا
آخر کار مین متوقع ہون کہ ہر قصبہ و دیار ممالک ہذا مین اجراے تعلیم لڑکیون کی خوشخبری ایک روز ولایت مین سنون

مین اپنے تہ دل سے یہی اظہار کرتا ہون کہ راجہ دلسکھ راے صاحب کا مدرسہ کل ضلع کے واسطے
نمونہ اور ذریعہ ترقی علم کا ہوگا اندنون مین مکتب دیہاتی کی وجہ سے کوئی ایسا گاؤن نہین جہان کے لڑکے
مدرسہ حلقہ بندی مین تعلیم کے واسطے نہ جا سکین ہین زمیندارون اور تعلقدارون سے کہتا ہون کہ آپ اپنی
رعایا کو ترغیب دین کہ وہ اپنے لڑکون کو مدرسے مین بھیجین حلقہ بندی کے جو اچھے لڑکے ہون وے تحصیلی
مدرسے مین اور تحصیلی کے ضلع اسکول مین اور ضلع کے عمدہ لڑکے آگرہ کالج مین جاوین بالآخر امتحان
یونی ورسٹی کا دیکر سند عزت حاصل کرین۔

چنانچہ واسطے حصول اس غرض کے کہ فائدے مدرسۂ ضلع کے طلباء مدرسۂ دیہاتی و ضلع کو بھی پہونچین

ضرور ہے کہ ایک معقول بورڈنگ ہوس واسطے آسایش کے طیار ہووے تاکہ طلبا اوسمین رہکر اپنے گھرون کی طرح تعلیم پاوین مجھے کچھ شبہہ نہین کہ راجہ دلسکہ رائے اس عمدہ کام کو باضافہ تعمیر ایک ایسے معقول اور مستحکم بورڈنگ ہوس کے اوسی احاطہ مین تکمیل پر پہونچاوینگے کہ اس خوبصورت عمارت کا جواب ہے جو آج واسطے مدرسے کے کھولی گئی ہے[ف]۔

اس موقع پر پھر اون احسانات کے شکریہ کا اعادہ کرتا ہون جو راجہ دلسکہ رامے نے اس عمارت کی طیاری سے مجھہ پر اور سرکار پر کیے ہین فقط بعدہ جلسہ برخاست ہوا۔

ف فی الواقع راجہ دلسکہ راے نے اس ارشاد کے روسے ایک عمدہ بورڈنگ ہوس تیار کر کے اوسے گورنمنٹ کو سپرد کیا۔

نمبر ۱۴

مراد آباد کا دربار

ماه نومبر ۱۸۷۱ع

یکم نومبر ۱۸۷۱ع بدھ کے دن بندگان ذی شان نواب معلّی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہ نے بمقام مراد آباد واسطے ملاقات نواب صاحب بہادر والی رامپور اور جملہ رؤسا ملک روہیلکھنڈ کے دربار منعقد فرمایا اور اس دربار مین آنریبل جان اسٹریچی صاحب بہادر اور آنریبل جان انگلس صاحب بہادر اور آنریبل سر ڈنکر راؤ صاحب بہادر کے سی ایس آئی دلاور طبقۂ اعلای ستارۂ ہند اور راجہ جے کشن داس بہادر صاحب دلاور طبقۂ ستارۂ ہند اور سید احمد خان بہادر صاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند موجود تھے۔

جب سب درباری جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے حضور مین پیش ہو چکے تب جناب ممدوح نے اردو زبان مین یون تقریر کی۔

پہلے بیان فرمایا کہ اگلی دفعہ بریلی مین دربار ہوکر مناسب معلوم ہوا کہ اس دفعہ دربار کے لیے مراد آباد اختیار کیا جاے پھر نواب صاحب بہادر والی رامپور کے موجود ہونے کی نسبت اپنی خوشی کا اظہار کیا اور اس امر سے بھی اپنی مسرت کا اعلان فرمایا کہ مدت کی بعد آنریبل جان اسٹریچی صاحب بہادر مراد آباد مین آئے اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ یقیناً باشندگان مراد آباد اس مسرت مین میرے شریک ہونگے کہ پھر اپنے صاحب کلکٹر بہادر سابق کو کتنے برسون کے بعد اس عہدۂ جلیلہ پر یہان دیکھتے ہین۔

بعد اوسکے زبان فیض ترجمان سے یون ارشاد فرمایا کہ مینے رؤسا اور راجگان ملک روہیلکھنڈ کو

اِس سبب سی اِس دربار مین طلب کیا تا کہ جو انعام اون لوگون کے لیے تجویز ہوئے ہین جنھون نے بریلی اور پیلی بھیت کے فساد اور نیز بریلی کے جیلخانہ کے حال کے بلوی مین کارگزاری اور جانفشانی کی وہ اونکو اونکے ہموطنون کے سامنے دیا جاے جسمین اونکی عزت زیادہ ہو۔

اِس ارشاد کے بعد وہ اشخاص جنکے لیے انعام تجویز ہوا حاضر کیے گئے اور ہر ایک نے اپنا اپنا انعام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے دست مبارک سے پایا اور اوس وقت جناب ممدوح نے ہر شخص کی کارگزاری کا ذکر مناسب کیا خاص کر اوس شجاعت اور جان نثاری کا جو احمد یار خان اور شیر محمد پیلی بھیت کے آنریری مجسٹریٹون سے ظہور مین آئی کہ خطرہ کے وقت بڑی بہادری اور شیر دلی سی صاحب جائینٹ مجسٹریٹ بہادر کے ساتھ رہے اور اونکی اعانت کی اور نیز ننھے خان جمعدار کی دلاوری کا کہ تھوڑے سی نمبردار قیدیون کے ساتھ باغی قیدیون کا مقابلہ اور اون پر حملہ کیا۔

جب سب انعام عطا ہو چکے تب جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے فرمایا کہ۔

یہ دربار ایک موقع مناسب معلوم ہوتا ہے اِس بات کے لیے کہ آپ لوگون کے روبرو بیان کرون کہ سرکار انگریزی امورات مذہبی کے باب مین کس ضوابط اور قواعد سے کاربند ہوتی ہے اور نیز یہ کہ بریلی کے شہر کی نسبت کیا تجویز ہوئی قاعدہ مختصر یہ ہے کہ جیسے سرکار یہ چاہتی ہے کہ ہر شخص آزادی مطلق کے ساتھ اپنی رسوم مذہبی کو جس طرح چاہے ادا کرے ویسے ہی یہ بھی ضرور ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی امورات مذہبی مین مزاحم نہ ہو۔

شروع عملداری سے سرکار کمپنی بہادر نے باحتیاط تمام اپنی رعایا کی مذہبی باتون مین دست اندازی کرنے سے نہایت پرہیز کیا۔

اور آپ لوگون کو یاد ہوگا کہ جب حضرت ملکہ معظمہ نے حکومت ہندوستان کی اپنے قبضۂ قدرت مین لی تو بڑی تاکید کے ساتھ اوسی اصول کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا حضرت ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ اگرچہ مجھکو مذہب عیسوی کے

صدق کی نسبت یقین کلی حاصل ہے اور اوس اطمینان اور تسکین باطنی سے جو اوس سے حاصل ہوتی ہے شکرگذاری کے ساتھہ اعتراف ہے تو بھی مجھے نہ منصب ہے نہ خواہش کہ کسی سے خواہ مخواہ اپنے عقیدے کو قبول کراؤن حضرت ملکہ معظمہ نے ارشاد کیا کہ کسی شخص کو اپنے مذہب یا رسمیات کے سبب سے تصدیع اور ایذا رسانی کسی صورت سے نہ ہووے بلکہ بلا طرفداری سب لوگ برابر سرکار کے امن مین رہین اور اگر کوئی متنفس کسی رعیت کے اعتقاد اور عبادت مذہبی مین دست اندازی کریگا تو اوسپر میرا غضب شاہانہ نازل ہوگا۔

غرض یہ وہی اصول ہین کہ جو سرکار انگریزی اور اوسکے عہدہ دار ملحوظ رکھتے ہین ہم اپنے مذہب عیسوی کو بطور جوہر بے بہا جانتے ہین اس وجہ سے یہ بھی سمجھتے ہین کہ مسلمان اور ہندو بھی اپنے مذہبون کو عزیز رکھتے ہین ہم توریت اور انجیل مقدس پر ایمان لائے ہین اور اونکو کلام الہی جانکر عزیز رکھتے ہین اور جانتے ہین کہ ہندون کو اپنا شاستر اور مسلمانون کو اپنا قرآن بھی ایسے ہی عزیز ہے اور جیسا کہ ہم اپنے اعتقاد اور ایمان اور مذہبی رسمیات مین کسی کی دست اندازی برداشت نہین کرسکتے اسی طرح سے ہم کسی رعایا کے اعتقاد اور ایمان اور رسمیات مذہبی مین کسی صورت سے دوسرے کو دست اندازی نکرنے دینگے۔

جس طرح سے مسلمان بلا مزاحمت مطلق العنان ہین کہ اسلام کے سب ارکان کو ادا کرین جیسے اذان دینی اور نماز اور عید اور محرم اور روزہ اور زیارات وغیرہ تمام رسوم مذہبی علی ہذا القیاس ہندو بھی ہر فرقہ کے اپنی عبادات تیرتھہ اور اشنان اور پوجا پاٹ سب تیوہار کو جس ریت سے پسند ہو کمال آزادی کے ساتھہ انجام کرتے رہین الغرض تمام ملک مین ہر کس و ناکس بالکل ذی اختیار ہے کہ اپنی خوشی اور دین اور ایمان کے موافق عبادت خدا کو جس صورت سے مناسب سمجھے بجا لائے۔

ایک شرط البتہ ہے لیکن یہان اسکا ذکر لاحاصل ہے وہ یہ ہے کہ آئین سرکار اور گورنمنٹ کی وفاداری کے خلاف کوئی بات عمل مین نہ آئے۔

سرکار انگریزی کسی کی عدول حکمی اور نمک حرامی برداشت نکریگی اور بڑے زور و قدرت سے اوسکے مرتکب کو

نیست و نابود کر سکتی ہے اور کہین ایسا ظاھر ہو تو اوسے نیست و نابود کر ڈالے گی لیکن آپ سبھون سے
یہ امر کہنا فضول ہے اِس لیے کہ مجھے خوب اطمینان ہے کہ آپ لوگون کے دلو نمین کیا مسلمان اور کیا ہندو
بجز اطاعت اور نمک حلالی سرکار انگریزی کی نسبت اور کوئی ارادہ نہین ہے۔

دوسری بات جو اوپر مذکور ہوئی یہ ہے کہ جیسا سرکار خود اورون کے امورات مذہبی مین دست اندازی
کرنے سے پرہیز کرتی ہے ویسا ہی یہ امر بھی برداشت نکریگی کہ کوئی شخص یا فریق یا دینی جماعت کسی دوسرے کے
دینی اعتقاد اور ارادہ مین مداخلت کرے کسیکو یہ جرات نہین کہ انسان کے دل اور اوسکے دینی اعتقاد
اور اون رسومات مین جنکو وہ واجب جانتا ہی دخل دے اور اگر کوئی شخص اسمین دست اندازی کرے
تو سرکار کے زور سے وہ فی الفور اوس سے باز رکھا جاتا ہے لیکن اس بات مین ایک یہ امر مشکل ہے کہ
بعض ایسی تقریب ہین جنکی رسوم علانیہ ہوتی ہین اور شاہراہ پر کی جاتی ہین کہ جسکے سبب سے ایک
فریق کے دل مین دوسرے فریق کی اون رسوم کے ادا کرنے سے رنج اور ملال پیدا ہوتا ہی بلکہ اوسکا برداشت کرنا
ایک گونہ اپنے ایمان کے خلاف جانتا ہی اونھین تقریبات سے ہین محرم اور رام نومی کہ بڑی دھوم دھام سے
جیسا ہر فریق مناسب حال اپنے جانتا ہے مسلمانون کو رام نومی کا نکالنا اور ہندوٗون کو محرم مین تعزیہ اور
علم کا گشت وغیرہ ناگوار ہے اس حالت مین سرکار اس قاعدہ کو ملحوظ رکھتی ہے کہ شد آمد اور دستور قدیم جو
کچھ چلا آتا ہے اوسی کو بحال اور برقرار رکھے اور اسی قاعدہ کے موافق سرکار عمل کرتی رہیگی بشرطیکہ ہر طرح
کی امن اور سلامتی مین خلل نہو

افسوس ہے کہ جیسا آج کی کارروائی سے ظاہر ہے شروع سال حال مین اس شرط کے خلاف بریلی
اور پیلی بھیت مین واقع ہوا خیر جنھون نے اون شہرون کی امن مین خلل اندازی کی اونکی سزا قرار واقعی ہوئی
اور اس محل مین مجھی اختیار تھا کہ اون تقریبون کو جو ان شہرون کے شاہراہ مین ہوتی ہین بند کردون
چنانچہ بعضون نے یہ مشورہ دیا کہ ایسا ہی کرون بلکہ بعض وہ مشیر آپ ہی لوگون مین سے تھے لیکن یہ صلاح

مجھے پسند نہ آئی اور میری تجویز کے خلاف ہوئی مجھے منظور نہین کہ میرے عہد حکومت مین بریلی کے شہر مین
دستورات قدیمی کے سوا کوئی ایسا نیا حکم مانع رسومات دینی جاری ہو کہ جو شہر کے امن کیواسطے خواہ مخواہ
ضروری نہ سمجھا جاے اور اب کہ اختلاف ایام کی وجہ سے تنازع کا سبب ایسا جاتا رہا کہ عرصۂ کثیر تک پھر نہ ہوگا
مجھے یہ امید ہے کہ آپ لوگون مین ایسا میل ملاپ ہو جاے کہ جسکے سبب سے یہ مقابلہ اور اختلاف پھر نہ واقع ہو
اس واسطے مین آپ لوگون کو مطلع کرتا ہون کہ وہ قاعدہ جو پینے پارسال جاری کیا بحال رہیگا اور وہ یہ ہے
کہ کسی ایسی تقریب کے لوازم چوک یا بریلی کی بڑی سڑک سے نکالے نہ جاوینگے اوسکے دائین یا بائین جو رستہ نزدیک
ہو یا صاحب مجسٹریٹ بہادر جدھر سے بتائین شہر کے باہر تک لے جاے جاوینگے لیکن مین آپ لوگون کو جتاتا ہون
کہ اگر ایسی تقریب مین طرفین کا مقابلہ ہو جاے اور اوس سے شہر کی امن مین فتور پڑے تو جو فریق ایسی
زیادتی کرے اوسکے لیے سواے اوس سزا کے جو اوسپر عائد ہوگی یہ بھی عمل مین آئیگا کہ سرکار کی طرف سے اوسکی
تقریبون مین وہ دست اندازی کیجائیگی جو شہر کے امن کے واسطے ضرور ہو —
مگر مجھے یہ امید کامل ہے کہ جو مخاصمت اور بدگمانی ہوئی وہ سب دلون سے اب دور ہو جاے اور اگر دونون
فریق کے درمیان اختلاف ہو تو مغایرت چھوڑ کے اس امر مین ہو کہ کارہاے نیک اور رفاہ عام مین کون
دوسرے پر سبقت لے جاے اب مین تمام ملک روہیلکھنڈ کے روسا کی طرف خطاب کرتا ہون مسلمان
اور ہندو دونون اس اہتمام مین اتفاق کرین کہ تہذیب اخلاق اور غریبون کی حاجت اور درد کے علاج اور
ملک کی ترقی مین سعی اور کوشش کیجاے اگر چارونطرف دیکھیے تو خدا کے بندون مین کتنی صورتین بیماری و دردودکھ
اور مفلسی اور جہالت کی ہین پس ایسے ایسے امور اور برائیون کے رفع کرنے اور بیکسون کی رفاہ حالت کیواسطے
سب لوگ آپسمین مل جل کر کوشش کرین جیسا شاعر نے کہا ہے —

شناسند بیگانہ را ہمچو خویش ⁘ رہ آشتی را بگیرند پیش ⁘

چاہیے کہ ہر ایک اس امر مین دوسرے کا بار اپنے اوپر لے اور جو کچھ مصائب اور تکلیفات خلق اللہ مین ہو

اوسکے رفع کرنے مین مصروف ہووے اِسمین چاہے کسی دین اور مذہب اور قوم کا ہو گیا ہم سب ایک ہی
خدا کی خلقت نہین ہین جیسا کہ سعدی نے بڑے لطف سے کہا ہے۔

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند که در آفرینش ز یک گوہر اند

اب ایک لفظ پر ختم سخن کرتا ہون اپنی اولاد کی تحصیل علم کی طرف التفات کرو۔

ہمارا یہ ارادہ ہو کہ جب ہم گذر جائین تو دوسری پشت کو ہماری سعی اور کوشش کے سبب سے ترقی اور
بہتری ہو گیا آپ لوگ اسمین راضی ہین کہ دوسرے ملک والون کی اولاد آپ کی اولاد سے سبقت لے جاے
حضرت ملکہ معظمہ کا یہ منشا ہے کہ اس ملک کی رعایا بشرط اونکی دیانت اور لیاقت کے عمدہ عمدہ بڑی بڑی
عزت اور تنخواہ کے عہدون پر اس ملک مین ترقی پائین اور اگر اسکا ثبوت پوچھیے تو مین اون تین بنگالی
جوانون کی طرف اشارہ کرتا ہون جو حال مین سول سروس مین داخل ہو کر ولایت سے پھر اپنے ملک مین
آئے اونکے لیے ملک کی تمام عہدے کلکٹری اور ججی سے لیکر تا بہ ہائی کورٹ موجود ہین ایسی صورت مین کیا
محل استعجاب ہی اگر اونکے الہ آباد اور کلکتہ مین پھر آنے کے وقت بڑی رونق کے ساتھ اونکی ضیافت کی گئی
پس آپ لوگ اسپر راضی ہین کہ اور ملکون کے آدمی ایسی ترقی پائین اور آپ اسی طرح سے کہالت او رجہالت مین
پڑے رہین یقین ہی کہ مجھے پھر آپ لوگون سی ایسے دربار مین باتین کرنے او صلاح دینے کا اتفاق نہو اسواسطے چاہیے
میری باتین آپ لوگونکی دلون پر نقش ہون اپس آپکی اولاد کی حق مین پھر منت کہتا ہون کہ بیدار ہو کر اونکی تعلیم مین کوشش کیجیے۔
یاد رکھنا چاہیے کہ ایسی ترقی مین مذہبی تنازع اور فساد کی سبب سی حرج واقع ہو گا تکرار اور خونریزی جیسے کڑوی دانے کا
بونا ہی کہ وقت پر اوسکی فصل ضرور بُری ہوگی اور اون فوائد نیک کی فصل کہ جو آپ لوگونکی سب اُلکی جستجو کرنے سی ہو سکتی ہی موقوف ہوگی

پس چونکہ موانست اور اتحاد خدا ہی کی طرف سی پیدا ہوتا ہی مین اوس مؤلف القلوب کی دربار مین ہمہ تن
اس دعا سے مصروف ہون کہ وہ الفت او رتالیف آپ لوگون کے دلون مین پیدا کرے تا کہ مذہبی فساد اور خونریزی کا
پھر نام و نشان باقی نرہے بلکہ اوسکی جگہہ تمام نیکی اور خیر خواہی اور حسن اخلاق پیدا ہو جاے۔

تتمہ نمبر ۱۴

شہر مراد آباد مین دربار کی شام کو بنظر تعظیم دربار کے چراغان ہوا اور بندگان ذیشان نواب معلی القاب
لفٹنٹ گورنر بہادر مع جناب عصمت مآب لیڈی صاحبہ زاد حشمتہا اوسکے ملاحظے کے لیے شہر کی شاہراہ سے
سیر فرماتے ہوے مینڈرسن اسکول مین رونق افروز ہوئے اور ارباب انسٹیٹیوٹ نے شرف ملازمت حاصل کی
اسکول کا احاطہ اور بڑا کمرہ روشنی سے نہایت آراستہ اور فرین تھا اور آنریبل جان اسٹیریچی صاحب بہادر اور
آنریبل جان انگلس صاحب بہادر اور آنریبل رابرٹ ڈرمنڈ صاحب بہادر اور حکام اور صاحبان عالیشان
جو دربار مین موجود تھے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ساتھ تھے جب وہان اجلاس ہوا تو منشی
گنگا پرشاد ڈپٹی کلکٹر اور سکرٹری انسٹیٹیوٹ نے ایک ایڈریس پڑھا جسمین انسٹیٹیوٹ کی انواع انواع
کارگزاریون کا حال مندرج تھا اور پھر بالخصوص اون فوائد کا بیان کیا جو بنگالہ کے باشندون کو اپنے لڑکون کو
ولایت بھیجنے سے حاصل ہوتے ہین اور اس فائدے کو بندوبست استمراری کا نتیجہ ظاہر کیا اور بندوبست میعادی
جو ممالک مغربی اور شمالی مین جاری ہے اوسکی شکایت کی اور کہا کہ اس سبب سے لوگو نمین اتنی استطاعت
نہین ہے کہ وہ اپنے لڑکون کو ویسی تعلیم دین جیسے کہ ملک بنگالہ کے لوگ دیتے ہین اور سفارش کی کہ ملک بنگالہ
کی طرح ممالک مغربی اور شمالی مین بھی استمراری بندوبست جلد ہوجاے اور بیوہ عورتون کی شادی کی نسبت
بھی کچھ تقریر کی جب وہ یہ ایڈریس پڑھ چکے تب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے کھڑے ہوکر یون جواب دیا پہلے
شہر مین ایسی رونق کے ساتھ روشنی ہونے کی نسبت اپنی خوشنودی بیان فرمائی اور تسلیم فرمایا کہ یہ لوگون کی
نمک حلالی اور عقیدت اور محبت کی علامت ہے اور اوس عمدہ عمارت مین جلسہ ہونے سے رابرٹ مینڈرسن صاحب بہادر
مرحوم کلکٹر سابق کو جنکی ہمت اور کوشش سے وہ خوشنما مکان تعمیر ہوا ہے تاسف کے ساتھ یاد فرمایا یقیناً

اوس وقت سب باشندگان مرادآباد بھی اوس تاسف مین شریک تھے اوسکے بعد اوس ایڈریس کی نسبت
جو پڑھا گیا تھا یہ ارشاد کیا کہ اکثر بڑے شہرون مین جو انسٹیٹیوٹ قائم ہوئے ہین یہ بہت پسندیدہ امر ہے اور
اس سے بڑے فائدے ہوتے ہین ممبرون کے باہمدیگر اون امور مین مباحثہ کرنے سے جو حسن اخلاق اور ملکی
بندوبست سے متعلق ہین علاوہ اسکے کہ خود اونکو روشنضمیری اور عقل کی تیزی حاصل ہوتی ہے گورنمنٹ کو
بھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اوسکے ذریعے سے حکام کو لوگون کی ضروریات اور مطلوبات سے واقفیت ہوجاتی ہے
اور گورنمنٹ کو یہ امر غایت درجہ ملحوظ ہے کہ جہان تک ملک کی بہتری اور انصاف کے ساتھ ممکن ہو ملکی انتظام
اور اجرای آئین رعایا کی رسوم اور خواہش کے موافق کرے اسواسطے مجھے یہ توقع ہے کہ جو امور ملک کے انتظام اور
خلقت کی رفاہ کے باب مین مفید ہون اوسمین آپ سب مباحثہ کرتے رہین اور عندالضرورت اپنی رای اور اپنے
مشورون کے اختتام سے گورنمنٹ کو مطلع کرین—

اسکے بعد بہ نسبت استمراری بندوبست کے جو انسٹیٹیوٹ کے سکرٹری نے ذکر کیا تھا فرمایا کہ اس امر کا مباحثہ
بہت دقیق اور طویل ہے اگر اسمین گفتگو شروع ہو تو یقین ہے کہ صبح ہوجاے تو بھی ختم نہو اور تسپر کچھ اوسکا
نتیجہ نہ نکلے ہان اس قدر کہتا ہون کہ اگر آپ لوگون کو اپنے لڑکون کی تعلیم منظور ہو تو کچھ ایسی بے مقدوری نہین ہے
جس قدر آپ لوگ شادی وغیرہ مین لاکھون روپیہ فضول صرف کرتے ہین اگر اسکا چھوٹا حصہ بھی اس کام مین
خرچ کیجیے تو اِس کسر قلیل سے ترقی تعلیم کے لیے کافی اور آپ سبھون کے حق مین بہتر ہو سرکار اسمین کوشش کرتی ہے
کہ تعلیم کے وسیلے جمع ہوجاوین پس ہر کس و ناکس کو چاہیے کہ اون وسیلون کو نعمت عظمی سمجھکر اون سے اپنے
لڑکون کو تعلیم دے اور اگر ہوسکے تو ہر شخص یونیورسٹی کی تعلیم اور امتحان مین اوسکا خطاب حاصل کرے جناب ممدوح
نے نہایت پسند کیا اون لوگون کو جنکو استطاعت ہے کہ لڑکون کو تعلیم کے لیے ولایت بھیجین اور اونھون نے
بھیجا یا سید احمد خان بہادر صاحب بلا او رطبقۂ اعلاے ستارۂ ہند کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ ایک نمونہ ہین
اس بات کی کہ خود اپنے لڑکون کے ساتھ ولایت گئے اور اب اونکے ایک لڑکے کی اچھی سی اچھی تعلیم جو انگلستان مین

ہوسکتی ہے کیمبرج کے قدیم یونیورسٹی کالج مین ہوتی ہے پھر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے ازباب انسٹیٹیوٹ سے
نسوان کی تعلیم کے باب مین تاکید کی اور بیان فرمایا کہ اوسکے فوائد سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اوسکی سبب سے
لڑکون کی تعلیم اونکی والدہ سے بخوبی ہوسکتی ہے اور اس باب مین جو کوشش **مولوی شاہ علی** اندنون شہر
مرادآباد مین کرتے ہین اوسکی تعریف کی اور نیز نواب صاحب بہادر **والی رامپور** کی توصیف فرمائی کہ اونھون نے
بریلی مین اپنا بڑا مکان مشن کی عورتون کے اسکول کے واسطے عطا کیا جسمین عورتین طبابت کا کام سیکھتی ہین اور
جس سے امید ہے کہ رعایا کے زنانے مین معالجہ کی آسانی اور آسایش ہو اس تقریر کے ختم کرنے کے وقت جناب
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ارشاد کیا کہ یہ جو ڈپٹی صاحب سکرٹری انسٹیٹیوٹ نے کہا اسمین بالکل مجھے اتفاق
ہے کہ جیسے شہر کی نہایت لطف کے ساتھ روشنی کی گئی ہے اسی طرح یہ نظیر اور مثال ہو کہ تہذیب اخلاق
اور تعلیم کی ترقی کی روشنی شہر مرادآباد اور روہیلکھنڈ کے تمام ملک مین چھا جاے —

نمبر ۱۵

کالپی کا ضلع اسکول

ماہ فروری ۱۸۷۲ء

دسوین فروری ۱۸۷۲ء کو جو مکان نئے ضلع اسکول کے لیے تعمیر ہوا ہے اوسکے افتتاح کے واسطے جناب **سر ولیم میور صاحب بہادر** لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہ تشریف لے گئے ممبران مینوپل کمیٹی اور اکثر رؤسا ے شہر کالپی اور حکام ضلع اور عہدہ داران اعلی ہمراہیان جناب ممدوح کے سوا نواب صاحب باونی مع اپنے بھائیون اور ولیعہد کے اور **راجہ گوپال پور** اور **راجہ جگمن پور** بھی موجود تھے۔

اجلاس کے وقت پہلے **ایڈورڈس صاحب بہادر** کمشنر جہانسی نے ایک ایڈریس انگریزی زبان مین گذرانی جسمین اونکی استدعا تھی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اسکول کے افتتاح کی رسم ادا کرین اور اوس ایڈریس کو اردو زبان مین سکرٹری کمیٹی اور فیض علی ممبر میونسپل کمیٹی نے پڑھا۔

جب ایڈریس ختم ہوئی تب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اول انگریزی زبان مین تھوڑی سی تقریر ایڈریس کے جواب مین فرمائی اور پھر اوس سے زیادہ ہندوستانی زبان مین یہ فرمایا۔

چونکہ تیس برس سے زیادہ ہوا کہ مینے اِس کالپی کے ضلع کا بندوبست کیا تھا اِس لیے اب جو پھر اتنی عرصے کے بعد یہان آنا ہوا تو اوسکی ترقی اور بہتری کے امور مین دل لگتا ہے خاص کر اس موقع پر کہ جو رعایا کی تعلیم کی ترقی کا ایک نشان معلوم ہوتا ہے زیادہ جی خوش ہوتا ہے۔

یہ مکان جسکا افتتاح ضلع اسکول کی واسطے کیا جاتا ہے خوش نما اور وسیع اور مدرسے کے امور ضروری کے لیے کافی ہے

اسکی تعمیر کا ارادہ پہلے کرنل ڈیوڈسن صاحب بہادر نے اور اوسکے بعد ویٹ صاحب بہادر قائم مقام
ڈپٹی کمشنر نے کیا اور میونسپل کمیٹی نے اوسمین امداد اور اعانت کی اور گو کہ صرف چند ہی مہینے سے اسکی تعمیر
شروع ہوئی لیکن مسٹر ہال صاحب بہادر انجینیر ضلع اور ویٹ صاحب اور کپتان کوین صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر
کالپی کے اہتمام اور کوشش سے اتنا جلد قریب اختتام کے پہونچا ان سب اصحاب علی الخصوص مسٹر ہال صاحب بہادر
اور کپتان کوین صاحب بہادر کی شکر گذاری ادا کرتا ہون —

بعد باندہ کے کالپی بوندیلکھنڈ کے سب سے بڑے شہرون مین ہے اور لائق اس بات کے ہے کہ اوسمین
اچھا انگریزی مدرسہ ہو لیکن اس شہر کے باشندون کو اس بات پر اکتفا نکرنا چاہیے کہ میونسپل کمیٹی نے
اسکول کے لیے مدد کی یہ تو اعانت کرنے کا ایک سہل طریقہ ہے بلکہ چاہیے کہ ہر شخص بذات خود اسکول کی ترقی
کے لیے امداد کرے اس صورت مین مناسب ہی کہ اپنے گھرانے کی اولاد کو اسکول مین بھیجے اور اپنے پڑوسی اور قرب
وجوار کے لوگون کو ترغیب دے کہ لڑکون کی تعلیم کرین اور جو اشخاص کمیٹی مین شامل ہین وہ اپنی کمیٹی کی کام
انجام کرنے اور اوسکی ترقی مین کوشش کرین اور وہ اچھی طرح اس مشورہ اور صلاح مین مدد اور اعانت کرسکتے ہین
کہ کس انتظام سے رعایا کے لیے طرز تعلیم اونکی ضروریات کے واسطے موافق اور مناسب اور مدرسہ سبھون کے لئے
پسندیدہ ہو سکتا ہے اگر لڑکون کے ماباپ چاہین تو فارسی اور سنسکرت اور عربی پڑھا سکتے ہین اور خاص مد دیگر
ہر شخص کو اختیار ہے کہ ان زبانون کی تعلیم کے لیے ایسی مدد کرے جسمین اونکی تعلیم قرار واقعی ہو

یہ ارادہ نہین ہے کہ اس ضلع اسکول کے سبب سے تحصیلی اسکول بند ہو جاے یہان دونون کی گنجایش ہے
ہان شاید یہ صلاح ہو کہ تحصیلی اسکول پرانی کالپی مین منتقل ہو جاے کہ غربا اوسمین بلا فیس تعلیم پائین —

اس تیس برس کے عرصے مین ہندوستان مین بڑے تغیرات واقع ہوئے ہر کہین زراعت کی پیداواری مین
افزایش اور آمد ورفت کے اسباب کی ترقی ہوئی اور نہر اور ریل اور تار برقی وغیرہ اور تعلیم روشنضمیری نے رواج پایا
تم لوگون مین سے جنھون نے میان دوآب اور اوراطراف مین سیر کی ہے اونکو معلوم ہوگا کہ یہان کے لوگ اور جگہہ کے

لوگون سے ان فوائد مین ابھی پیچھے ہین اور کسی قدر یہ امر دور رہنے کے باعث سے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ریل جو
اوراطراف مین گئی اوس سے یہان کی تجارت مین نقصان ہوا ہو مگر اسپر بھی سڑک کے بنجانے اور شہر دریا جمن کے
کنارے پر واقع ہونے اور تجارت کی قدیم جگہ ہونے کے سبب سے اکثر فوائد کے امور یہان باقی ہین اور گورنمنٹ
کی طرف سے جہان تک ممکن ہوگا اسکی ترقی کی مدد کرنے مین ہرگز کوتاہی نہوگی اگرچہ ابھی تک یہان ریل اور تار برقی
جاری ہونے کی کوئی صورت نظر نہین آتی مگر امید ہے کہ عنقریب ایک نہر جاری ہو جو بتوا ندی سے جھانسی کی نواح مین
نکالی جاے اور اوسکی شاخین اس جالون کی خشک زمین مین ہوکر کالپی اور شاید باونی کی علاقہ تک پہونچین —

تعلیم کے باب مین بھی جمنا کے اس طرف ترقی ہونی صاف ظاہر ہے بہ نسبت اون دنون کے جب مین یہان
بندوبست کرتا تھا بندوبست کی رپورٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے اوسمین ایک یادداشت ہے کہ اوس زمانے مین
کالپی مین ۲ اسکول اور ۶۰ طالب العلم تھے اور اب جالون کے ضلع مین قریب تین ہزار طالب العلم کے ہین
اونمین سے قریب دو ہزار حلقہ بندی اسکولون مین جو ضلع کے ہر اطراف مین منتشر ہین اور ۲۰۰ تحصیلی مکتبون مین
واضح ہو کہ ان دنون کی تعلیم اور اون دنون کی تعلیم مین زمین آسمان کا فرق ہے چنانچہ پرانے اسکولون کا حال
یہ تھا کہ اکثر سواے حساب اور لکھنے پڑھنے کی زیادہ تعلیم نہین ہوتی تھی بخلاف اوسکے اب تمام سرکاری مدرسون مین
سواے لکھنے پڑھنے اور حساب کی تعلیم کے سب علوم کی شاخین اچھی طرح پڑھائی جاتی ہین اور اس شہر سے بھی
دو تین طالب العلم کالج مین بھیجے گئے چنانچہ اونمین سے ایک برج بلب نام ہے جسکا نام ان دنون دوسرے
درجے کے امتحان مین کامیاب ہونے کی نسبت گزٹ ہند مین مشتہر ہوا —

پس مین امید کرتا ہون کہ ترقی تعلیم کے دن قریب آتے ہین مگر اسکی کامیابی کے لیے ضرور ہے کہ لوگ خود سعی
اور کوشش کرین اور جو سرکار کی طرف سے اسمین انتظام ہوتا ہے لوگون کے لیے اوسکی پسندیدگی اور فوائد کا ظہار
اور شہر اور دیہات کی اسکولون مین لڑکونکے بھیجنے کی ترغیب سبھون سے کرین —

اور امید ہے کہ اس نئے اسکول سے جسکا آج افتتاح ہوا اس امر اہم مین خوب مدد ہو اس نظر سے ضرور ہے

کہ اسکے متعلق ایک بورڈنگ ہوس یعنی طالب العلمون کی سراے بنا ہو جسمین دیہات کے اچھے اچھے لڑکے
یہان آکے اپنی تحصیل پوری کرین اور نیز اس اسکول کے اچھے اچھے طالب العلم وظیفے کے ذریعے سے بڑی کالجون
اور اسکولون مین جیسے آگرہ کانپور الہ آباد بھیجے جاوین کہ وہان جاکر اپنی تحصیل کی تکمیل کرین اس ارشاد کے
بعد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے فرمایا کہ کیسے کیسے عہدے اور عزت پانے کی موقع ہین اگر لڑکے اچھی
طرح پڑھین تو اوسکی حاصل کرنیکا حوصلہ کرسکتے ہین اور اون بنگالیون کا ذکر کیا جو حال مین ولایت جاکر سول سروس
کے امتحان مین کامیاب ہوئے اور فرمایا کہ کوئی بات اسکی مانع نہین ہے کہ اونکے لیے جو کامیابی اور عزت ہوئی
وہ اس نواح کے لوگون کے لیے نہو مجھے امید ہے کہ جیسے کالپی اگلے دنون مین تجارت کے لیے مشہور اور معروف
تھی تعلیم کے باب مین بھی وہ ایسی ہی تعریف اور توصیف کی لائق ہو جاے۔
جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے فرمایا کہ جو بات اڈریس کے پچھلے جملے مین ہے اوسکے سننے سے مین راضی
اور خوش ہوا اس ضلع اور شہر کی کتنی باتین جو میرے اوایل کے دنون کی ہین یاد آتی ہین اسکے لیے ہمیشہ
دل مین بہتری کا خیال رہیگا اور جب اس ملک سے اپنے ملک مین جاؤنگا تو اس موقع کو خوشی سے یاد کرونگا

نمبر ۱۶

روڑکی کے طامسن کالج

ماہ نومبر ۱۸۷۲ء

۲۸- نومبر ۱۸۷۲ء روز پنجشنبہ کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی مع حکام اعلی درجے کے جو جناب ممدوح کے ہمراہ تھے طامسن سول انجنیرنگ کالج مین تشریف لائے جس وقت جناب سر ولیم میور صاحب بہادر کالج کے مختلف درجون کو ملاحظہ فرما چکے جنکے طالب علم اپنے اپنے مختلف درجون مین کام کر رہے تھے تو تمام انگریزی اور ہندوستانی طالب علم جو قریب دوسو کے تھے کالج کے بڑے کمرے مین جمع ہوئے اور جناب ممدوح نے اونسے بزبان انگریزی مخاطب ہو کر حسب تفصیل ذیل تقریر فرمائی—

اے میجر لینگ اے مدرسو اے طالب علمو—سابق مین جب کبھی مین اس کالج مین آیا تو مینے صرف مختلف درجون کے معاینہ کرنے پر اکتفا کیا تھا اور اب تک آپ سے کبھی ایسے مجمع مین یون گفتگو نہین کی تھی جو اب کرتا ہون—

آپ کو معلوم ہو گا کہ اسکا یہ سبب ہی کہ اس قسم کی گفتگو کرنیکا معمولی موقع سالانہ امتحان اور تقسیم انعام کا ماہ ستمبر مین ہوتا ہے اور سال مین یہ ایک ایسا وقت ہوتا ہی کہ اوس وقت ہمیشہ اس جگہہ آنا بآسایش ممکن نہین دو برس کا عرصہ ہوا کہ مینے اوس دلچسپ موقع پر میر مجلس ہونیکا بندوبست کیا تھا اور قریب وانگی کے تھا مگر ایک ایسے ناگہانی سبب سے جو بالکل میرے اختیار سے باہر تھا نہ آسکا—

مگر مین اپنی دانست مین اس موقع پر خاموش نہین رہ سکتا یہ میرا آخری معاینہ ایک ایسے مدرسے کا ہے

جسکی جانب ہمیشہ میری دلی توجہ رہی ہے مجھکو اس کالج کے دیکھنے سے اون ممتاز اور شریف آدمیون کا
بڑا خیال آتا ہے جنمین سے بعض اب اس جہان سے گذر گئے ہین اور اوس خیال کے باعث سے مجھکو
اس مدرسے سے نہایت محبت ہے یہ کالج اوس دانشمند رکن دوست کی دانائی اور دور اندیشی کا نتیجہ ہے
جسکے نام سے یہ مشہور ہے ہندوستان مین جب روز بروز فن انجنیری یعنی ہندوستانی اور انگریزی دونون
قسم کے انجنیرون کی ضرورت زیادہ ہوتی جاتی تھی اوسکے لحاظ سے مسٹر طامسن صاحب بہادر نے یہ کالج اس غرض
سے تجویز کیا کہ افسرون اور طالب علمون کو اعلیٰ درجے کے فن انجنیری کی تعلیم دیجاوے اور نیز لیق سپاہیون
اور اور شخصون کو ادنے درجونمین روزگار کا موقع حاصل ہو اور سب سے زیادہ صاحب موصوف کو اسبات کا
خیال تھا کہ اس ملک کے باشندون کو اسبات کا موقع اور ترغیب دیجاے کہ وہ اپنے آپ انجنیری کے کام
کرنے کی لیاقت پیدا کرین چنانچہ اوس دانشمند حاکم کی جیسی اور کامون مین دانائی اور لیاقت ظاہر ہوتی ہے
ویسے ہی اس معاملے مین بھی ہویدا ہے اور اسکے ثبوت کے لیے جو کچھ اس وقت ہماری آنکھون کے سامنے
موجود ہے وہی بس کافی ہے مجھکو خوب یاد ہے کہ جس وقت سرکار کمپنی کے ڈائرکٹرون کے محکمہ عالیہ سے
اس تجویز کی منظوری آئی تھی جسکی مفصل کیفیت مع نقشہ اس مکان کے جناب مسٹر طامسن صاحب نے
بذریعہ ایک اشتہار کے مشتہر فرمائی تھی تو صاحب موصوف کو اوسکے سننے سے دلی خوشی حاصل ہوئی تھی اور
جو سرکاری کام مینے پہلے پہل کیے تھے منجملہ اونکے صاحب موصوف کی سکرٹری ہونے کی حیثیت سے ایک یہ کام
بھی تھا کہ مینے اپنے دستخط اوس اشتہار پر کیے اور یہ لکھا تھا کہ محکمۂ عالیہ سرکار کمپنی نے اِسکو دل سے منظور فرمایا
پس جب کہ ہم اس کالج کی بنیاد پر خیال کرین تو ہم کو زیبا ہے کہ اوسکے ساتھ ہمیشہ اوسکے بانی کو بھی
دلی محبت سے یاد کرین —

اگرچہ اس کالج کو قائم ہوئے پچیس برس نہین ہوئے تاہم بہت سے قابل یاد رکھنے کے خیالات اوس سے
متعلق ہین یعنی کرنل کاٹلی کرنل بیرڈ سمتھ کرنل ڈیاس اور کرنل ٹرنبل علی التواتر اوسکی نگران ہے

اور وہ سب اس جہان سے اُٹھہ گئے جس موقع پر یہ کالج بنا ہوا ہے وہ بھی نہایت ہی موزون ہے کیونکہ وہ
فن انجنیری کے اون عمدہ یادگارون کے قریب واقع ہے جنکے ذریعے سے نہر گنگ ہردوار سے نشیبون
اور پہاڑی نالون سے گذر کر جاتی ہے اور یہ نہر سر پروبی کاٹلی صاحب کے ہنر اور ہمت کی ایک دائمی
نشانی ہے —

اِس کالج کے ضمن مین اون نیک اور لئیق افسرون کی بھی بہت سی باتون کی یاد آتی ہے جو عہدہ پرنسپلی پر
مامور ہوئے جسکا کام میرے دوست میجر لینگ صاحب آجکل نہایت خوبی کے ساتھہ انجام دیتے ہین یعنی
مسٹر اولڈفیلڈ اور میکلگن اور ولیمس اور میڈلی اور اونکی بعض ممتاز طالب علمون کی بہت سی باتون کی
یاد آتی ہے جنمین سے لفٹنٹ للنگسٹن صاحب ہین (جو دو برس تک میرے پرایوٹ سکرٹری رہے ہین) جنہون نے
اپنا علم اور انجنیری کا شوق اسی جگہہ حاصل کیا تھا اونکی یاد زیادہ تر موجب مسرّت ہے —

لیکن علاوہ ان باتون کے ایک خاص وجہ دلچسپی علم کی یہ ہے کہ انگلستان مین فن انجنیری کی تعلیم کے واسطے
متعلق ہندوستان ایک کالج کے مقرر ہونے سے یہان کے لوگون کو اس کالج کی آیندہ حالت اور گورنمنٹ کی
امداد کے برابر جاری رہنے کی نسبت تردد ہوا تھا اور مجھکو بھی اوسکی بڑی فکر تھی اور مجھسے اس باب مین گورنمنٹ ہند
سے خط کتابت ہوئی پس مین نہایت خوشی کے ساتھہ آپ کو اور آپ کے ذریعے سے اون لوگون کو جو طامسن کالج
سے سروکار رکھتے ہین مطلع کرتا ہون کہ جو کالج لندن مین قائم ہوا ہے وہ کسی طرح پر اون تعلقات مین خلل انداز
نہوگا جو گورنمنٹ ہندوستان کو اس کالج کے ساتھہ ہین اور نہ اون خدمتون مین خلل واقع ہوگا جسکا بھروسہ
اوسکے کامیاب طالب علمون کو دیا گیا ہے غرضکہ دونون کالجون کے درمیان کسی قسم کی مخالفت نہوگی
اس ملک کا کام اس قدر ہے کہ دونون کالجونکے طلبا کی گنجایش ہوجاویگی مین یقین کرتا ہون کہ جو انصاف
جناب صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل درباب رڑکی کالج کے فرمایا اوسکے آپ سب صاحب
میرے شریک ہوکر نہایت ممنون ہونگے —

اب مین چند باتین ہر ایک جماعت سے کہنا چاہتا ہون۔ پہلے تو انجنیرنگ کلاس سے جسمین افسر
اور سول اور ہندوستانی طالبعلم بھرتی ہین افسران عالی حوصلۂ ولایت کو نصیحت جانفشانی کی کرنا فضول
ہے کیونکہ یہان اونکا از خود آنا دلیل اسکی ہے کہ اونکی تحصیل بالضرور فائدہ بخش ہوگی ابھی مین ایک طالب علم
فراغ یافتہ مرحوم کا ذکر کرچکا ہون تمکو چاہیے کہ اوسکا تتبع کرو۔

جماعت انجنیری کے طالب علمو۔ آپکا پیشہ نہایت عمدہ ہے اور ہندوستان مین اس پیشے کی کرنی کے واسطے
نہایت بڑی گنجایش ہے ترقی ملک تمھاری کوششون پر منحصر ہے یعنی ہم تم ہی سے اس بات کی توقع رکھتے ہین
کہ تم ملک مین جابجا آمد و رفت کے واسطے سڑکین اور لوگون کی آسایش کے واسطے پل اور مکانات بناؤ خشک سالی
کی آفت سے بچانے اور ملک مین خوشحالی اور مرفہ الحالی پیدا کرنے کے واسطے نہرین جاری کرو تجارت اور آمد و رفت
کو ترقی دینے کے واسطے آہنی سڑکین بناؤ اور ہماری شہرون اور دیہات کو وبائی امراض سے محفوظ رکھنے کے
واسطے پانی کے نکاس کا بندوبست کرو اور اگر ملک کی اس قسم کی ترقی سے مناسب طور پر کام لیا جاوے
تو اس سے حالت معاشرت کو بھی بڑی ترقی حاصل ہوگی مثلاً جن سر رشتون کا مینے ذکر کیا اون مین سے
ایک ریلوے لو تو جس قدر مدرسے ہمنے قائم کیے ہین شاید اون سب کی بہ نسبت اس ریل کا ہندوستانیون کے
دلون کو روشن کرنے مین زیادہ قوی اثر ہوا ہے اور اگر ہم نسوان کے پردی کا بندوبست کرنے سے اوسط اور
اعلی درجے کے فرقون کو اس بات کی ترغیب دے سکین کہ وہ اپنی مستورات کو ریل کے سفر سے مستفید ہونے دین
تو مین یقین کرتا ہون کہ اور باتون کی بہ نسبت اس سے لوگون کی زیادہ روشن ضمیری اور اونکی طریق معاشرت کی
تہذیب ہوگی کیونکہ اسکے باعث سے ایسی پردہ داری کا سخت دستور ٹوٹ جاویگا اور ہندوستان کی
عورتین اور مرد سفر کے فائدے حاصل کرسکینگے اور قدرت کی خوبصورتی اور ہوائے خالص اور روشنی سے
حظ اوٹھا سکینگے۔

درجۂ انجنیری کے ہندوستانی طالب علمون سے جناب سر ولیم میور صاحب بہادر نے مخاطب ہو کر فرمایا

کہ جناب طامسن صاحب کو تمام جماعتون مین اسی جماعت سے ہندوستان کو اس طریق مین فائدہ پہونچنے کی
توقع تھی کہ اسکے ذریعے سے ہندوستانی فن انجنیری اور اوسکا عمل سیکھہ جاوینگے اور اس طرح پر ایک ایسا فرقہ
دیسی انجنیرون کا طیار ہوجاویگا جو خود اپنے علم کو عمل مین لانے کی لیاقت رکھتے ہون چنانچہ اس مقصد سے
صاحب موصوف نے پچاس پچاس روپیہ ماہواری کی چھہ وظیفے مقرر کیے تھے اور جناب سر ولیم میور صاحب بہادر نے
بھی اسی غرض سے ہندوستانی امیدوارون کو اون وظیفون کے دینے مین نہایت ہی احتیاط فرمائی ہے اور
جب ہندوستانی امیدوار نہین پیش آئی تو وظیفونکی اسامی جو خالی رہی اور جماعتون کے لیے منتقل کرنا ہرگز
منظور نہین فرمایا ہے مگر جناب ممدوح کو اس بات کا افسوس ہے کہ اس جماعت سے اوسکے قائم کرنے والی کی
امیدین اب تک پوری نہین ہوئین چند برس تک اس جماعت مین ایک بھی ہندوستانی طالب علم نہ تھا مگر
جناب ممدوح کو اس بات کے دیکھنے سے خوشی حاصل ہوئی کہ چند روز سے یہ جماعت سرسبز ہونے لگی ہے سال گذشتہ
ان اضلاع مین دو شخص اون وظیفون کے امیدوار تھے مگر اونھون نے اپنی تعلیم کو پورا کرنے سے پیشتر کالج کو
چھوڑ دیا بالفعل پانچ امیدوار ہین جنمین سے دو پنجاب کے اور تین بنگالے کے رہنے والے ہین جو لیاقت ہندوستانی
انجنیر حاصل کر سکتے ہین اوسکا ایک نہایت عمدہ نمونہ رائے کنھیا لعل ہے جو ۱۸۵۲ء مین اوس کالج کے
طالب علم تھے اور اب قسمت لاہور کے ایگزیکٹو انجنیر ہین اور وہان کے تمام مکانات متعلقہ فوج کی تعمیر کا اہتمام
اونھین کے ذمے ہے اور گورنمنٹ کے عہدہ داران صیغۂ جنگ و صیغۂ سول کے ہمرتبہ ہین چنانچہ چند سال کا
عرصہ ہوا کہ گورنمنٹ ہند نے اونکی کارگزاری کی بڑی قدرشناسی فرمائی اور رائے کا خطاب اونکو عنایت کیا
سوا اونکے مین چند اور لیئق اسسٹنٹ انجنیرون کا نام بیان کر سکتا ہون اور مجھکو بھروسہ ہے کہ تعلیم یافتہ اور
ذی عزت ہندوستانیون مین یہ فن اور بھی زیادہ مروج ہوجاے اور اسکی کوئی وجہ نہین ہے کہ اس فن کو ترقی
نہو اور وہ اون اعلی درجے کے انجنیری کے عہدون کے حاصل کرنے کے واسطے کوشش نکرین جنکا مشاہرہ
معقول ہے اور جو ہندوستانیون اونکی اولوالعزمی کے آزمانے کے واسطے موجود کر دیے گئے ہین جو ہندوستانی

رؤسای ذی مقدور ہین اونکو یہ بات نہایت شایان ہے کہ وہ اس عمدہ کام مین ہندوستان کے نوجوان آدمیون کو ترغیب دینی کے واسطے وظیفے یا انعام مقرر کرنے مین گورنمنٹ کے عمدہ ارادون مین مدد دین اس ف جماعت مین بجاے پانچ یا چھ طالب علمون کے پچاس ساٹھ ہندوستانی طالب علم ہونے چاہئین کیونکہ اونکے واسطے کثرت سی روزگار موجود ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ کیمپین صاحب بہادر حتی الامکان لئیق طالب علمون کو اس بات کی ترغیب دینے مین مدد دینگے کہ وہ ہمارے کالجون سی یہان آوین اور اس جماعت مین داخل ہون —

چونکہ ادنے درجے کی دفعۂ دوم مین صرف ہندوستانی طالب علم تھے لہذا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اونسے مخاطب ہوکر اُردو مین تقریر فرمائی جناب ممدوح نے فرمایا کہ ادنے درجے کی دفعۂ دوم کی طالب علمون سے اکثر اوقات غفلت اور خیانت کے قصور سرزد ہوتے ہین اور اونکو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ مستعدی کی عادتین اختیار کرین اور جو کام اونکے متعلق کیے گئے ہین اونکو آمادگی اور لیاقت کے ساتھ پورا پورا انجام دین کیونکہ انجنیری کے اون تمام بڑے بڑے کامون مین جو آج کل جاری ہین یا زیر تجویز ہین اونکے روزگار کے واسطے بے انتہا گنجایش ہی اور اگر وہ ایمانداری اور لیاقت اور مستعدی کے ساتھ کام کرینگے تو یقیناً اونکو اپنے پیشے مین عروج حاصل ہوگا جناب ممدوح نی اس بات پر نہایت خوشی ظاہر فرمائی کہ اضلاع ممالک مغربی کے مدرسون کے بہت سی طالب علم اس سررشتے مین نوکری کے امیدوار ہین مگر خاص کر یہ طالب علم اونھین اضلاع سی آتی ہین جو قریب قریب مدرسۂ مذکور کے ہین کیمپین صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم کو اس امر کی فکر رکھنی چاہیے کہ ہر اطراف کے صوبون کے طالب علمون کو بھی یہان آنے کی ترغیب دیجاوے اور اس مقصد کے واسطے ذریعے اور آسان طریقے مہیا کرنے چاہئین تاکہ اس جماعت سی ہر ایک ضلع متمتع ہو —

خاتمے پر جناب سر ولیم میور صاحب بہادر نے میجر لینگ صاحب بہادر پرنسپل کی جانب مخاطب ہوکر انکی توجہ

ف چنانچہ مہاراجہ وزیانگرم نے اس اشارہ کے بموجب بعض وظیفے مقرر کیے —

اور سرگرمی کا دلی شکریہ ادا فرمایا جو صاحب موصوف نے کالج کی بہبودی مین ظاہر کی ہے صاحب موصوف
اور میجر میڈلی صاحب پرنسپل سابق کی ہی سعی اور کوشش کا یہ نتیجہ ہے کہ اس وقت تمام جماعتون مین بہت سے
طالب علم ہین اور تعلیم نہایت عمدہ ہے اور جناب ممدوح مدرسون اور کالج کے عملے کی عموماً مشکور ہوئی اس آخری
دوری مین جناب ممدوح کو اس امر سے نہایت رنج و افسوس ہوا کہ یہان پھر اونکی تشریف آوری کا اتفاق
نہو گا جناب ممدوح نے فرمایا کہ جو تدبیرین فی الحال سوچی گئی ہین اونسے اس کالج کو بڑی ترقی ضرور ہوگی اور
جناب ممدوح اوسکی بہبودی اور کامیابی کی خبر سننے کے نہایت شوق سے منتظر رہینگے جناب ممدوح نے
یہ بھی یقین ظاہر فرمایا کہ یہ کالج اب اس ملک کے حق مین فائدہ رسان ہوتا جاتا ہے اور جس مقصد کے واسطے
وہ قائم کیا گیا ہے وہ اوس سے پورا ہو جاویگا یعنی اوسکے ذریعے سے صرف ہر ایک درجے کے انگریزہی
اس پیشیے کے لائق نہو جاوینگے بلکہ شمالی ہندوستان کے نوجوان بھی اوسکے ذریعے سے اس فن انجنیری
سے مستفید ہونگے اور یہ کام وہ ہے جو ولایت کی کالج کی قدرت سے باہر ہے —

نمبر ۱۷

دربار بمقام آگرہ

ماہ فروری ۱۸۷۳ء

۱۲۔ فروری ۱۸۷۳ء کو بدھ کے دن نبدگان ذیشان نواب معلّی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ کمشنری آگرہ کے اضلاع کے رؤسا کے واسطے دربار کیا جسمیں راجگان مفصلۂ ذیل موجود تھے یعنی ۔۔

۱ مہاراجہ مہندر مہندر سنگہ بہادر راجہ بھداور ۔۔

۲ راجہ پرتاب سنگہ راجہ مین پوری ۔۔

۳ راجہ بیربھدر سنگہ نبیرۂ راجہ بلوان سنگہ متوفی کاشی والہ ۔۔

۴ راجہ ٹیکم سنگہ بہادر مصاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند راجہ مڈسان ۔۔

۵ راجہ پرتھی سنگہ راجہ آوا ۔۔

۶ راجہ دلسکھہ راے بہادر راجہ بلرام ۔۔

۷ راجہ جسونت راؤ مصاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند راجہ لکھنان ۔۔

۸ راجہ رام چند ر راجہ رام پورہ ۔۔

۹ راجہ کچھمن سنگہ راجہ کراولی ۔۔

۱۰ ہرنراین سنگہ متبناے راجہ گوبند سنگہ متوفی ۔۔

۱۱ راؤ پرتھی سنگہ کھمسی پور ۔۔

۱۲ چودہری جے چند بنسیا۔

۱۳ سیٹھ لچھمن داس برادرزادہ سیٹھ لکھمی چند متوفی۔

جس وقت سب درباری پیش ہوکر نذرین دکھا چکے تو لعل بہادر طالب علم ساکن سنبھل پیش کیا گیا اور بندگان نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اوسکو تین سو روپیہ جو متھرا کے گوشائین مہاراج پرسوتم داس جی نے اوس طالب علم کے دینے کے لیے دیا تھا جو اخلاق کے امتحان مین نمبر اول ہوا اور نیز ایک گھڑی جو بابو بسیری شاد منصف فتح آباد نے دی تھی عطا فرمائی۔

پھر بشن لعل جسنے بی اے کا امتحان دیا تھا پیش ہوا اور اوسکو حسب موافق اوسکی ڈگری کے مرحمت کیا اور وہ اور یونیورسٹی کی سند پائے ہوؤن کے ساتھہ دربار مین بٹھایا گیا۔

بعد اوسکے بندگان حضور ممدوح نے درباریون سے مخاطب ہوکر اردو زبان مین یون ارشاد فرمایا۔

اے مہاراجہ و راجگان و رؤسا و تعلقداران کمشنری آگرہ و ضلع علیگڈہ۔

آپ سبھون کو یاد ہوگا کہ پچھلی دفعہ جو مین آگرہ مین آیا اور وہ وہ وقت تھا جب حضرت شاہزادہ تشریف لائے تھے اور اب تین برس کے بعد پھر یہان آیا کہ یہ آخری دربار کرون۔

اس درمیان مین جو ترقی اور بہبودی کے آثار مترتب ہوئے وہ بخوبی نمایان ہین خصوصاً دو امر عظیم شروع ہوئے اور اونکے انجام کو پہونچنے کا آغاز ہوا اول آگرہ کی نہر جو دہلی کی جانب جنوب جمنا سے نکالی جائیگی اوس سے جمنا کی داہنی جانب آگرہ متھرا گوڑگانوان کے اضلاع کی آبپاشی ہوگی اور وہان کے ریگستان مین اوسکے سبب سے پیداواری کی افزایش بخوبی ہو جائیگی اور خصوص ایام خشک سالی مین قحط کی خرابیان اوس سے دور ہو جاینگی علی ہذالقیاس گنگا کی نہر مین ایک دوسرے بند کے ذریعے سے جو راج گھاٹ کی پاس بنتا ہے پانی دونا ہو جاویگا اور جسکے سبب سے دوآبے کے بعض اطراف جو اب نہر کی آبپاشی سے محروم ہین آبپاشی کے فوائد سے فیضیاب ہونگے۔

دوسرا امر عظیم راجپوتانہ کی ریل ہے جسکے ذریعے سے کیا بوجہ تجارت اور کیا بسبب آپس کے میل جول کے ممالک مغربی و شمالی اور خاصکر شہر آگرہ اجمیر اور اضلاع راجپوتانہ اور آخرکار بمبئی سے وصل ہوجائینگا اور اس کار عظیم سے جو ملک کی بہتری اور ترقی ہوگی وہ بیان سے باہر ہے کل میونسپلٹی کمیٹی کی مجلس مین بعضون نے یہ احتمال کیا کہ آگرہ مین مال نہ اترنے اور ریکسیر آگے چلے جانے کے باعث سے اس شہر کی تجارت مین کساد ہوگا لیکن میری رائے مین ایسا نہین ہے بلکہ امید ہے کہ بعض باتون مین اوسکو فائدہ ہو اب آگرہ کا شہر شاہراہ سے علیحدہ ہے اگر کوئی اوسکے دیکھنے کو آوے تو اوسے پھر لوٹنا پڑتا ہے اور اس سبب سے لوگ اوسکے دیکھنے کو کم آتے ہین جب ریل طیار ہوجاویگی تو پھر آگرہ کا شہر ہندوستان کی شاہراہ پر ہوجائیگا اور لوگ اوسکی عمدہ عمارت دیکھنے کو بکثرت آمد و رفت کرینگے اور نیز راجپوتانہ اور وسط ہند کے اسباب تجارت زیادہ سہولت سے موجود ہونگے اسواسطے جو اس شہر کے تنزل کا احتمال بعضون کے دلون مین ہے وہ میری دانست مین بے بنیاد ہے —

چونکہ دربار مین آپ لوگون سے ملنے کا یہ آخری موقع ہے چاہتا ہون کہ مثل میرٹھ کے دربار کے یہان بھی نصیحت کے بعض کلمات کہون مجھے اپنے عہد حکومت مین یہ دلی آرزو ہے کہ اس ملک کی لوگونمین خود انتظامی کے قاعدہ کو زیادہ وسعت دون کیونکہ مجھے خوب معلوم ہے کہ اس صورت کی خودمختاری سے اپنی امورات کا انصرام کرنا رعایا کی ذات کو فائدہ بخشتا ہے اور نیز اس سبب سے کہ اکثر امور مین وہ اپنی ضروریات اور ما یحتاج سے بخوبی واقف ہین بہ نسبت گورنمنٹ کے وہ خود اوسے زیادہ اچھی صورت سے انصرام کرسکتے ہین اس لحاظ سے ہر بڑے شہر مین میونسپلٹی اور ہر ضلع مین لوکل کمیٹی قائم کی گئی بعضون نے برملا اس امر کا دعوی کیا ہے کہ اس ملک کی رعایا ہنوز میونسپلٹی کے انتظام اور خودمختاری سے اپنے امورات کی انصرام کرنیکے لائق نہین ہوئی ہے یہ دعوے کچھ صحیح ہے اور کچھ غلط بعض میونسپلٹی ایسی ہین جنمین ہندوستانی ممبران ہوشیاری اور دانائی سے مشوری مین شریک ہوتے ہین اور قوانین سے

جواونکو اختیار دیا گیا ہے اوسے اپنی ذاتی ذمہ داری جانکر انجام دیتے ہین اور ایسی میونسپلٹی کا مین
ممنون اور مشکور ہون اوس مدد کی وجہ سے جو گورنمنٹ کو اونکی کوشش سے ملتی ہے لیکن مین افسوس
کرتا ہون کہ بعض میونسپلٹی مین خود اختیاری اور اپنی ذاتی ذمہ داری کم معلوم ہوتی ہے بلکہ برعکس اوسکے
اونکے ممبر گورنمنٹ پر بھروسا رکھتے اور تکیہ کرتے ہین اور یہ حال بالکل اون امورات کے خود انتظام دینے کے
برخلاف ہی اکثر کمیٹیون مین کوئی بھی اپنی ذاتی رائے دینے اور ذمہ داری پر دعوی کرنے مین کچھ سعی نہین کرتا
جو حاکم میر مجلس ہو اونکی طرف دیکھتے رہتے ہین اور اوسی کی رائے کو بے سمجھے تسلیم کر لیتے ہین چاہیے کہ یہ جای الزام
باقی نرہے گویا زمانہ حال مین یہ خود اختیاری کے قاعدے کا امتحان ہوتا ہے آپ لوگون کو اسمین سعی
اور کوشش چاہیے کہ امورات کی انصرام مین حقیقی اور ذاتی شرکت کرین اور کیا میونسپلٹی اور کیا لوکل کمیٹی مین
اون امور کے تجویز کرنے مین دل و جان سے شریک ہون جو ملک اور رعیت کی بہبود کے لیے زیادہ مفید ہین
اور پھر اوسکے انجام مین شریک رہنے اور کوشش کرنے مین —

واضح ہو کہ جتنے کام میونسپلٹی کے سپرد ہین اونمین صیغۂ تعلیم سب سے زیادہ بھاری اور ضروری ہے
ممالک مغربی و شمالی مین یہ پہلا مرتبہ ہے کہ یونیورسٹی کے سند یافتہ دربار مین شامل ہونے سے مشرف ہوئے
اور امید ہے کہ آپ لوگ اونکو عزت دینے مین گورنمنٹ کے شریک ہونگے اور آج کے دن اس ممالک مغربی
و شمالی کو زیادہ فخر کا باعث یہ ہی کہ وہ طالب علم لعل بہادر سنبھل ملک روہیلکھنڈ کا رہنے والا جسکو مینے
ابھی انعام دیا بریلی کالج کا بولڈر کلکتہ یونیورسٹی کے داخلے کے امتحان مین سب سے اول نمبر ہوا حال آنکہ
دو ہزار ایک سو چوالیس طالب علم اس امتحان مین شریک تھے یہ امر البتہ ممالک مغربی و شمالی کے لوگون کی
خوشی اور مسرت کا باعث ہی اور اس سے آپ لوگون کو اپنے لڑکون کی تعلیم مین تقویت پکڑنی چاہیے کیونکہ
اس سے ثابت ہی کہ ان ممالک کی طلبہ ہندوستان کے اور ملکون کے لڑکون سے سبقت لیجا سکتے ہین حقیقت
مین اس آگرہ کی کمشنری مین بہت وسیلون سے تعلیم کے اسباب بکثرت مہیا اور میسر ہین صرف یہ ضرور ہے

کہ آپ لوگ جو صاحب اختیار ہین رعایا کو ترغیب دین کہ وہ اپنے لڑکون کی تعلیم مین بخوبی کوشش کرین
ان چھہ ضلعون مین تخمیناً تینتیس ۳۳ ہزار لڑکے اور تین ہزار لڑکیان پڑھتی ہین اور ترغیب دلانے کے لیے
جسمین وہ زیادہ سعی اور کوشش کرین ہر جگہہ روزگار اور عزت طلبہ کے واسطے موجود ہے اور اگر صرف بخوبی
علم اور لیاقت حاصل ہو تو ملک مین ایسا کوئی عہدہ نہین ہے کہ جو وہ نہین پاسکتے اور اب خاص کرکے
جناب ویسراے نے علانیہ اپنی مرضی ظاہر فرمائی ہے کہ اسبات پر عمل ہو—

اب ایک اور امر کا بیان ہے جسکی میرے دل مین زیادہ رنجش ہے اور وہ ہندوستان کی نسوان کی
حالت ہے کہ وہ اکثر تعلیم کے فوائد سے محروم اور باہر کے کاروبار کے سرور اور نتائج سے معطل ہین دنیا کے
اور کسی ملک مین نسوان باہر کے کاروبار مین مدد کرنے سے معذور اور زنانہ کی چار دیواری کے قفس مین
مقید اور محبوس نہین ہین خدا نے کسی مخلوق کو بے مطلب پیدا نہین کیا ہے اور ہندوستان کی نسوان جبتک
اِس طرح سے محبوس رہتی ہین اپنی زیست کی بڑے مقصد سے محروم رہتی ہین اگر ہمالے کی برفستان کی
آپ لوگ سیر کرین تو وہان پہاڑ کی سفیدی اور روشنی اور صفائی ایسی درخشان ہے کہ بینائی اوسکے
دیکھنے سے رہ جاتی ہے اور بلندی اوسکی انسان کی رسائی سے محفوظ ہے خدا کی ایک عجیب قدرت ہے
اور تجلی اوس پہاڑ کی روشنی کی گویا آسمان کو چاک کرتی ہے اوسکی ایسی تشبیہ ہے جیسے خانقاہ مین
دنیا کی ناپاکی اور خرابیون سے پناہ لیتے ہین مگر خالق کا مدعا یہ نہین ہے اِس برفستان سے خدا کی لطف سے
ایک عجیب اور عمدہ مقصد نکلتا ہے ایام گرما مین دھوپ کی اثر سے برف گل جاتی ہے اور پہاڑ کی بلندیون سے
ہزارون لاکھون چھوٹی چھوٹی نہرون مین پانی گرتا ہے اور وہ نیچے کے وادی مین طغیانی سے بہتا ہے
پھر وہ سب گنگا اور جمنا کے دریا مین ملتا ہے اور گرمی کی فصل مین اوسکے سبب سے دریا بڑھتا ہے اور خشکی کے
دنون مین پانی کی قلت کی وقت اوسسے نہرین بھری جاتی ہین اور اونکے ذریعے سے سرسبزی اور شادابی
اور پیداواری پھیلائی جاتی ہے اب اس تشبیہ کو آپ لوگون کے طریقے سے مقابل کرتا ہون جب آپ

لوگون کی نسوان تعلیم پاوین اور جیسا سب تعلیم یافتہ ملکون مین دستور ہی آپ لوگون کے ساتھہ کارہائی نیک
جیسے غریبون کا اہتمام بیمارون کی خبر گیری وغیرہ مین شریک ہون اور باہر آکے خدا کی کارخانون
یعنی ہوا اور روشنی اور عجائب خلقت کی سیر سے جس طرح ہم سب اپنی دل کو بہلاتے ہین اپنا جی
بہلائین اور انسان کی خلقت سے جو خدا کا مطلب ہی اور جو باعتبار اسکے کہ زن و مرد شمار مین
نصفا نصف ہین گویا نصف ابھی پردہ اخفا مین ہے اور جس مقصد کو خدا نے نسوان کی لائق کیا ہی
اور وہ اس سے محروم ہین مناسب محل اور موقع پر مستفید ہون تب اس تمثیل کے موافق روشنضمیری
اور ترقی اور نئی زندگی اور اعلی ہمتی مثل شادابی اور سرسبزی کے تمام ہندوستان مین پھیل جاوی —
مین خوب جانتا ہون کہ یہ بات دقت اور مشکلات سے خالی نہین اور یہ میرا مطلب نہین ہی کہ ملک کی
رسومات مین جلدی سے تبدیلی ہو جاوے یا کوئی ایسا دستور جاری ہو جو ملک کی رسم اور عادات کی
برخلاف ہو لیکن یہ بات آپ لوگون کے غور اور مشورہ کے لائق ہے اور اسلام کی اور ولایتون مین
کسی قدر آزادگی مستورات کی واقع مین اونکی عصمت اور عفت کے مخالف نہین ہے اس بات کو آپ لوگونکی
مشورہ پر چھوڑتا ہون میری نصیحت یہ ہی کہ اپنی دخترون کو تعلیم شروع کیجیے تا کہ رفتہ رفتہ یوماً فیوماً آزادگی
کے لیے جسکی مین ترغیب دیتا ہون زیادہ لائق ہو جاوین وہ آزادگی جس بغیر اونکی زیست کا مقصد
مکمل نہین ہے اور جسکے بغیر مرد بھی موانست کی کمال اور نیکی کی اعلی درجے تک پہونچ نہین سکتے —
اس امر مین جہان تک ہو سکتا ہے سرکار مدد کرنے کو طیار ہے لیکن ایسے امورات مین جبتک آپ لوگ
خود سعی نکرین کچھ ہونا ممکن نہین اگر کچھ کامیابی کی امید ہے تو آپ ہی سبھون کی سعی اور کوشش سے خدا کری
یہ ملک تہذیب اخلاق سے آراستہ اور پیراستہ اور علم کی روشنی سے روزبروز زیادہ منور ہو —

نمبر ۱۸

مدرسۃ العلوم مسلمانان مقام علیگڈہ

۹- نومبر ۱۸۷۵ء

اے عزیزان اہالیان کمیٹی و نواب صاحبان و دیگر رئیسان متعلق کالج علیگڈہ
اس موقع پر مجھے آنے سے نہایت خوشی ہے مین مبارکباد دیتا ہون کمیٹی کو اور سید احمد خان بہادر
کو سید احمد خان کا جو دلی ارادہ برسون سے چلا آتا تھا وہ اب پورا ہوا پس مین دوبارہ اونکو بہت مبارکبادی
دیتا ہون مین دو وجہ سے اس کالج کے دیکھنے کو یہان آیا ایک یہ کہ کمیٹی نے مجھکو اس کالج کا وزیٹر یعنی نگران
مقرر کیا تھا اور اس لیے ضرور تھا کہ مین یہان آکر کالج کا حال دیکھون کہ جو تجویز کی گئی تھی وہ پوری ہوئی
اور انتظام بورڈنگ ہوس و تعلیم کا پورا ہو گیا اور اگر کچھ اصلاح کی ضرورت ہو تو اسمین اصلاح کرون
کیونکہ وزٹیر کا یہ منصب ہی (اور ذمہ داری) کہ جس کام کی ضرورت ہو اسکو بتادی اور جو نقصان ہو اوسکی اصلاح کرے
دوسری یہ کہ مینے اس کالج کے لیے چندہ دینے کا اقرار کیا تھا اس شرط پر کہ دنیاوی علوم کی تعلیم مین خرچ کیا جاوے
جب سید احمد خان نے مجھکو خط لکھا کہ اب انتظام پورا ہو گیا اور چندہ دینے کا وقت آگیا تب مینے اونکو لکھا
کہ مجھے اور کمیٹی دونون کو یہ بات طمانیت کی ہوگی کہ مین خود آکر دیکھون کہ سب لوازمات پورے ہو گئی اب کہ
اونھون نے رپورٹ پڑھی اوس سے بخوبی واضح ہے کہ سب لوازمات جمیع وجوہات سے تکمیل تک پہونچے
پس اب مین سب صاحبون کو ایک نازک بات تفصیل سے بتاتا ہون کہ یہ کالج کس اصول پر قائم ہوا اور
کس طرح صاحبان انگریز اسمین شامل اور اسکی مددگار ہو سکتی ہین — اکثر لوگ تسلیم کرتی ہین کہ بغیر مذہبی تعلیم کے

تکمیل نہین ہوسکتی کمتر ایسے ہین جو اسکو تسلیم نہین کرتے۔ سبب یہ ہے کہ لڑکے کی طبیعت نازک ہوتی ہے
اوسکی مثال پودے کی ہی اگر پہلے ٹیڑھا ہو جاوے تو پھر بڑا ہو کر سیدھا نہین ہوسکتا اگر سیدھا ہو جاوے تو پھر
کج نہین ہوسکتا۔ اگر بچپن مین اخلاق درست ہو جاوین تو امید ہوتی ہے کہ جب بڑا ہو جاوے تو نیک
اور اچھے اخلاق کا ہو ایام سلف مین کسی فلاسفر روم نے بھی کہا ہے کہ اگر نصیحت چھوٹی عمر مین
دیجاوے تو دل مین گہری جڑ پکڑ جاتی ہے ان دونون باتون سے یہی نکلتا ہے کہ اگر بچپن سے
اخلاق کی وہ باتین جنسے دل سیدھا ہوتا ہے نیکی دل مین آتی ہے نہ بتائی جاوین مثلاً خالق کو حاضر ناظر
جاننا عقبی کے حالات جزا و سزا کی تعلیم وغیرہ بچپن ہی مین نہو تو بڑا ہو کر بے ایمان رہتا ہے فجور کی حالت مین
بدکاری مین مبتلا رہتا ہے پھر وہ کجی جو بڑے درخت کی کجی کی مانند اوسمین ہے سیدھی نہین ہوتی۔
پھر اگر کوئی پوچھے کہ اگر ایسا ہے تو سرکار بلا مذہب کیون تعلیم دیتی ہے۔ مگر اکثر اسمین متفق الراے ہین
کہ مذہب کی تعلیم دینا گورنمنٹ کا کام نہین ہے اگر ایک مذہب ہو تو گورنمنٹ کسی قدر کرسکتی ہے مگر
ہندوستان مین مختلف مذہب ہین۔ سرکار عیسائی مذہب رکھتی ہے رعایا مین ہندو اور مسلمان ہین
اس لیے سرکار تعلیم مذہبی نہین کرسکتی اگر مذہبی تعلیم عیسائی مذہب پر داخل کرے تو لوگ اس سبب سے
ناراض اور شاکی ہون کہ ملکہ معظمہ نے جو فرمان مبارک جاری کیا اوسکے برخلاف ہو ملکہ معظمہ نے یہ فرمایا
کہ اگرچہ مین عیسائی مذہب پر یقین واثق رکھتی ہون اور مجھکو اوسکے عقیدون سے تسکین خاطر ہے مگر میرا
حق نہین ہے اور اگر ہو تو بھی میری خواہش کسی خاص و عام کی طرف مذہبی مداخلت کی نہین ہی اس لیے
سرکار اگر اخلاق کی جو عام و عمدہ باتین ہین وہ تو سکھلاتی ہے مگر مذہبی تلقین سے علاقہ نہین رکھتی۔
گورنمنٹ دنیوی علوم مدرسون مین سکھاتی ہے اور تعلیم مذہبی اونکے مان باپ پر ڈالتی ہے تاکہ وہ خود
اپنے اپنے گھر مین سکھائین سرکار کا یہ اصول تعلیم ہے تاکہ سب لوگون کو طمانیت ہی کہ کچھ مذہبی مداخلت نہین
جبکہ ہم اپنی حیثیت خاص سے بلا لحاظ سرکاری عہدہ کے کاربند ہوتے ہین تو اس حالت مین قاعدہ مذکور سے

بالکل علاحدہ ہین اور اس صورت مین ازبسکہ عیسوی مذہب کی حق کے قائل ہین اور اوسکے عقائد کی فوائد
بے بہا جانتے ہین سوا اون مدرسون کے استعانت کرتے ہین جنمین دین مذکور کے ضوابط پر تلقین اور
تعلیم ہوتی ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ ہم اس کالج محمدی کے اصول پر اتفاق دلی کر سکتے ہین کیونکہ
جب ہم قطع نظر سرکاری عہدہ داری کے اون مدرسون کی اعانت کرتے ہین جنمین مذہبی تعلیم ہوتی ہے
توکیون مسلمان اپنے لڑکون کو اپنا مذہب نہ سکھاوین یہ تو اونکے عقیدون کے بموجب اونپر لوازمات سے
ہے اب رہی یہ بات کہ اونکی اعانت اور امداد ہم کہان تک کر سکتے ہین۔ البتہ جوکہ ہم اسلام کو تسلیم نہین کرتے
اس لیے اوسکی تلقین مین شامل نہین ہو سکتے صرف دنیوی علوم مین مدد کر سکتے ہین اس لیے دنیوی
علوم مشرقی علوم علم ہیئت جغرافیہ ریاضی تاریخ جو آپ نے اس مدرسے مین شامل کین تو اوسکی اجرا کی لیے
ہم مدد کرتے ہین اور اوسکی ترقی کے لیے چندہ دینے مین شامل ہو سکتے ہین جوکہ یہ امر دقیق تھا اس لیے
مینے ذرا طوالت سے بیان کیا۔ جو دنیوی علوم کے سکھانے کی اس مدرسے مین تجویز کی ہے وہ مجھکو نہایت
پسند ہے۔ جو لوگ خدا کی صنعت کاری کو نہین جانتے علم ہیئت کو چھوڑتے ہین تاریخ سے بیخبر رہتے ہین
وہ جہالت مین پڑے ہین وہ ایسے ہین کہ اپنے آس پاس بہت تھوڑا دیکھتے ہین ٹیلے پر چڑھنے سے کسی قدر
اور دیکھ سکتے ہین یہی حال علم کا ہے آپ کبھی پہاڑ پر گئے ہونگے تو دیکھا ہوگا کہ اوسکے نیچے کے غار اور
وادیون مین کم دکھائی دیتا ہے جب تھوڑا اوپر چڑھو تو دور دور دکھائی دیتا ہے اور کچھ بادل وغیرہ
اوسکو چھپا لیتا ہے جب اور اوپر چڑھو تو بہت کچھ یعنی دور دور کے دیس اور ملک ملک کی سرحد تک
دکھائی دیتی ہے اور جب اور اوپر چڑھو تو پرستان درخشان نظر آتا ہے گویا آسمان اور زمین دونون پاؤنکے
تلے پھیلے ہین اور خدا کی عجائبات سے یون دل کشادہ ہوجاتا ہے یہی اسکی مثال ہے اگر لڑکے جہالت مین
رہے تو اونکے دل کیونکر روشن ہو سکتے ہین موانست نہین ہوتی اخلاق نہین ہوتا خلقت کی ساتھ
محبت محدود اور مقصور رہتی ہے پوری ہمدردی نہین ہوتی یہی سبب ہے کہ اس کالج کی بہبودی کی لیے

میرا دل چاہتا ہے جبکہ لوگ علم ہیئت تاریخ جغرافیہ اور علوم و فنون وغیرہ سے واقف ہو جاوینگی دنیا کا اور ملکون کا اور ملک کے لوگون کا اونکو حال معلوم ہو گا تو اونمین کشادہ دلی ہو جاویگی اور اس ملک کے اور ملکہ معظمہ کے رعایای وفادار بنجاوینگے اور ہم لوگون سے یعنی صاحبان انگریز سے یکدلی اور محبت بڑھ جاویگی موانست کا نام ونشان یہی ہے —

اب مین ایک آدھ بات لڑکون سے کہتا ہون کمیٹی تمھارے اخلاق کی بہت نگھبانی کرنی چاہتی ہے پس صرف یہی نہین ہے کہ تم محنت سے علم حاصل کرو بلکہ اس کالج کے طالب علم اخلاق دیانت داری راستبازی والدین کی اطاعت رشتہ مندون کی پاسداری آپسمین سب لوگون کی ہمدردی کرنی مین تمام ملک مین مشہور ہو جاوین — اخلاق کا ستون اسی پر ہے کہ ایک دوسرے کا بوجھ اوٹھاوے تاکہ شریک ہونے سے ہمسائی کا بوجھ ہلکا پڑ جاے —

ایک بات اور ہی کہ جب کالج سے کامل ہو جاوی تو اپنے تئین کامل نہ سمجھے یہ بات اپنی دل مین یاد رکھنی چاہیے کہ جو طالب علم ہو وہ صرف اسکول کی لیے نہین بلکہ عمر بھر کی لیے ہی فائدہ کالج کی لیے نہین بلکہ اگر عمر بھر کے لیے اسکا فائدہ نہو تو سب کچھ ضائع ہوا — اب تم لوگ جو پڑھوگے تو آگے کو اپنے ملک کی بہتری کروگے تاکہ لوگون کو فائدہ ہو — میری دل مین بہت رنج ہوتا ہے کہ مسلمان طالب علم بہت کم کالجون مین آتے ہین نتیجہ یہ ہوا کہ ہزارون لاکھون جہالت مین پڑے ہین تمھارے سبب سے یہ فائدہ ہو کہ علم اخلاق محبت راست بازی سب مین پھیلے — قرآن مین یہودیون کی نظیر لکھی ہے مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا گدھے پر کتابین لادے جانے کی تشبیہ خوب یہ ہی کہ علم سے اگر اخلاق اور عقل اثر پذیر نہون تو گدھے پر کتابین لدے ہونے کی مانند ہے کیونکہ گدھے پر کتنی ہی کتابین لادو اوسکی دماغ مین اوسکا کچھ اثر نہین ہوتا وہی خر دماغی باقی رہتی ہے مطلب یہ ہی کہ لڑکا پڑھ سکتا ہے علم سیکھ سکتا ہے مگر ذہن و اخلاق درست نہوے تو مثل گدھے کے رہے گا تمکو یاد رہے کہ علم کا نتیجہ اور فائدہ اسمین ہے کہ تمھارا دل اور طبیعت روشن اور ملایم ہو جاے

اوراس سبب سے خلقت مین کچھ بہتری ہو جاوے اوراس زندگی مین تم سے لوگون کو فائدہ پہونچے۔
ایک بات اور کہنی باقی ہے جیسے کہ مینے بہت دفعہ عہدۂ سابق مین دورہ پر جاتے وقت کہا ہے کہ مسلمان
مستورات کی تعلیم کرنے مین توجہ نہین کرتے اوراس سبب سے نصف آدمی جہالت مین رہتے ہین ایک
اخبار سے جناب خدیو یعنی والی مصر کا حال معلوم ہوا کہ اونکی ایک بیگم نے لڑکیون کا اسکول جاری کیا ہے
مکان عمدہ بنایا ہے جسمین دوسو لڑکیین رات دن رہتی ہین اور ایک سو دنکو پڑھنے کو آتی ہین ملک تمام سے
ایک عورت ستی رؤسا کو بلایا ہی وہ اونکو ہر قسم کے ہنر کا کام ولایت اور مصر اور مشرقی ہنر عمدہ
باریک کام کھانا پکانا حساب کا لکھنا پڑھنا اور اور علم مناسب سب سکھاتی ہے خیر جب مینے اس خبر کو
پڑھا تو میرے دل مین آیا کہ کاش کوئی شخص اس ملک مین بھی والی مصر کی بیگم کی مانند کوئی اسکول
جاری کرے پس یہی تمھاری ایک نظیر بنے کہ اسطرح تم اپنے ہمعصرون کے لیے موجب فائدہ اور ترقی کے
ہو سکو امید ہے کہ یہ سب باتین تمھارے دل مین رہین کہ علم کا چرچا ہو جاوے۔
اے لڑکو نیک کرداری کو ملحوظ رکھو اور یاد رکھو کہ نہ صرف علم سے بلکہ دیانت داری نیک کرداری
خدا پرستی پرہیز گاری سے آدمی آدمی بنتا ہے یہ دونون باتین اس کالج مین حاصل ہونی چاہئین
اور ان اثرون کے باعث اونکا نام تمام ملک ہندوستان مین مشہور ہو۔
مین اپنے عہدہ وزیٹر مدرسے کے سبب سے سید احمد خان کی رپورٹ پر سب کا جنھون نے مدرسے مین
مدد دی اور نواب صاحب رامپور کا کمیٹی کی طرف سے شکر کرتا ہون اصغر علیخان صاحب
جو اس جلسے مین موجود ہین نواب صاحب کو اطلاع دین کہ نہایت طمانیت سے مینے سب حال دیکھا
تاکہ اونکو طمانیت ہو جاوے کہ کالج کی تجویزین عمدہ طرح پر انجام پاتی ہین۔
مہاراجہ پٹیالہ نے نہایت کشادہ دلی سے مدد کی اگرچہ وہ ہندو ہین مگر اونھون نے مدد دی او جانا
کہ موقع ہے کہ اسمین مدد کرون تاکہ ملک کی بہتری ہو جاوے۔

سرسالارجنگ کابھی دور دراز ملک سی مدد کرنا نہایت شکرگذاری کی قابل ہی راجہ سید باقر علیخان ولطف علیخان وعنایت اللہ خان نے جو مدد کی اور اور رئیسون کا جو مدد کرتے ہین کمیٹی کی طرف سے نہایت مشکور ہون —

مولوی سمیع اللہ خان کی توجہ بغیر اس مدرسے کی اس قدر بہبودی نہوتی جو کچھ دیکھا جاتا ہے اونکے سبب سی ہے —

نواب محمد عبید اللہ خان کے لڑکون کے یہان آنے سے زیادہ رونق ہے سب جان جاوینگے کہ رؤسا اپنے لڑکے بھیجتے ہین اور اس کالج کے اصول پر اعتبار کلّی کرتے ہین —

سید احمد خان کے سامنے اور کچھ لکھنے کا یہ موقع نہین صرف یہی کہنا کافی ہے کہ اونکے دل کی جو برسون سے آرزو چلی آتی تھی اب پوری ہوئی ہے یہی جزا اونکے لیے ہو امید ہے کہ اونکے دل کی آرزو روز بروز زیادہ پوری ہوتی جاویگی دو سو نہین بلکہ اس سے بھی زیادہ لڑکے اسمین تربیت پاوینگے اور اونکا نام شکرگذاری سے ہمیشہ یاد کیا کرینگے —

پہاڑ سے روانہ ہوتے وقت جناب لارڈ نارتھ بروک نے مجھسے ارشاد کیا کہ پہاڑ پر جاتے وقت اگر مجھکو فرصت اور ملکی کامون سے ہوئی تو مارچ کے مہینے مین اس کالج کا فونڈیشن کرونگا یعنی نیو کا پہلا پتھر رکھونگا اونکی دلی آرزو اس کالج کی بہتری اور بہبودی کی ہے

ڈیٹن صاحب آگرہ کالج کے پرنسپل کو یہان دیکھنے سے مین خوش ہون اونکی امداد سے امید ہی کہ یہ مدرسہ سرسبز ہووے مجھے امید ہی کہ مین ولایت جانے سے پہلے پھر آنکر اس مدرسی کی سرسبزی دیکھون اور اوسکی عمارات خوشنما میری نظر مین آوین (اس مقام پر تمام حضار مجلس نے نہایت خوشی اور جوش سے آفرین پکارا) والا مین اس مدرسے کی سرسبزی اپنی ولایت مین سنونگا اور اوسکی بہتری چاہونگا —

نمبر ۱۹

دربار بریلی

ماہ دسمبر ۱۸۷۳ء

---

۲۷ - دسمبر ۱۸۷۳ء روز شنبہ کو بریلی مین جناب نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہ نے کل قسمت روہیلکھنڈ کا دربار کیا جسمین راجہ اور شرفا اور تعلقہ دار اور رئیس حاضر ہوئے اور اونمین سوا اور لوگون کے نواب اور راجگان مفصلۂ ذیل تھے —

۱ نواب کلب علیخان بہادر والی رامپور —

۲ راجہ پرتاب سنگہ راجہ ٹہری متعلقہ کمایون —

۳ راجہ شیوراج سنگہ مصاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند راجہ کاشی پور —

۴ راجہ جگناتہ سنگہ راجہ پوایان ضلع شاہجہانپور —

۵ راجہ شیوراج سنگہ راجہ مجہولہ ضلع مرادآباد —

۶ راجہ پرتاب سنگہ راجہ شیوپوری ضلع بریلی —

۷ راجہ جے کشن داس مصاحب دلاور طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند —

۸ کنور جگت سنگہ تاجپور ضلع بجنور —

۹ راجہ لچھمن سنگہ کرولی ضلع مین پوری —

۱۰ مادہو راؤ بنایک ترہوان —

۱۱ راجہ دریاؤسنگہ سٹیس گڈھہ ضلع بریلی—

نواب رامپور اور راجہ ٹھری کی سلامی معمولی ہوئی

جب سب حاضرین دربار پیش ہو چکے تب بندگان حضور ممدوح نے اردو زبان مین یون ارشاد فرمایا جسکا خلاصہ یہ ہے—

پانچ برس ہوئے کہ میرا پہلا دورہ روہیلکھنڈ کی قسمت مین ہوا تھا اور مینے پہلا دربار بھی بریلی مین کیا تھا اسی طرح اب میرا پچھلا دورہ بھی اسی روہیلکھنڈ کی قسمت مین اور پچھلا دربار بھی اسی بریلی مین ہوا—

اِس عرصے مین اودہ اور روہیلکھنڈ کی ریل جاری ہوئی اور اوسکے سبب سے آمد و رفت اور تجارت مین صدہا فوائد حاصل ہوئے جنسے اِن اضلاع کی ترقی کی امید ہے—

مین یہ بھی امید رکھتا تھا کہ میرے زمانہ حکومت کے ختم ہونے کے قبل مشرقی نہر گنگا کی بھی طیاری کے قریب ہو بلکہ اوسکا پانی بھی اضلاع مغربی روہیلکھنڈ مین جاری ہو جاے لیکن یہ امید پوری نہوئی باہم کے رد و قدح سے اوسمین دیر ہو گئی مگر مجھے اب بھی امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصے مین یہ نہر اون ضلعونکو سرسبز کرنے اور قحط سے بچانے کے لیے جاری ہو جائیگی—

انتظام میونسپلٹی جو میونسپل کمشنرون کی جد و جہد سے اضلاع ممالک مغربی و شمالی مین بخوبی ترقی پر ہے اور فوائد انتظام خود اختیاری جو آزادانہ اختیارات تفویض کرنے سے خیال کیے گئے تھے قابل آفرین ہین—

بریلی کی میونسپلٹی کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اوسکے ممبرون نے اپنا کام نہایت حسن انتظام سے انجام دیا اور اونکی یہ فیاضی بھی قابل تحسین ہے کہ اونھون نے تعلیم اور شہر کے خیرات خانون کو بخوبی مدد دی اور بریلی کالج کی ترقی اور عام پسند تعلیم اور بند و بست اور نیز وہ فوائد جو کالج اور ضلع اسکولون کو بورڈنگ ہوس کے قائم ہونے سے پہونچے پسندیدہ ہین امریکین مشن نے رعایا کی تعلیم مین مدد دی اور مس سوئین صاحبہ اور

ڈاکٹر جعفری صاحب کی کوشش سے مستورات فن طبابت مین تعلیم پاتی ہین مین ان دونون باتون کا بھی شکریہ ادا کرتا ہون اور بریلی کے زنانہ ہسپتال کی بھی تعریف کرتا ہون جسکو مس سوئین صاحبہ نے اوس زمین پر قائم کیا جو نواب صاحب والی رامپور نے اپنی سخاوت سے عطا کی۔

اب لوگون کو اسپر توجہ کرنی چاہیے کہ یہ اضلاع اعلیٰ تعلیم کے باب مین اضلاع بنگال سے پیچھے ہین اور والدین پر جو اولاد سے اصلی محبت رکھتے ہین اور اونکے دلی خیرخواہ ہین فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت مین کماینبغی کوشش کرین ورنہ یقیناً اور اضلاع کے باشندے روزگار اور عزت مین اونپر سبقت لیجاوینگے

بڑے تعلقہ دارون اور زمیندارون کو دیہاتی مدرسون کی ضرورت مدنظر رکھنی چاہیے دیکھیے کہ اسی عرصے بیس سال مین کس قدر اوسکی ترقی ہوئی تعلیم نسوان کے فائدے بے حد ہین لیکن مقام افسوس ہے کہ یہان اب تک اوسکا رواج اور ترقی اوسکی بہت کم ہوئی اور یقین ہے کہ جب تک اس ملک کی نسوان تعلیم یافتہ نہون اصلی ترقی تہذیب اخلاق اور معاشرت مین ہرگز نہوگی۔

اس بات کا افسوس ہے کہ مجھکو ان اضلاع کے احباب یعنی آپ لوگون سے یہ آخری ملاقات ہے اور میری آرزو اور دعا ہے کہ آپ لوگ آیندہ خوش و خرم رہین۔

نمبر ۲۰

افتتاح ضلع اسکول الہ آباد

ماہ مئی سنہ ۱۸۷۲ء

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ۳- ماہ حال کو صبح کے وقت الہ آباد کے ضلع اسکول کے
مکان جدید کا افتتاح فرمایا اور سالانہ انعامات طلبا کو تقسیم کیے۔

جناب سر ولیم میور صاحب بہادر نے ضلع اسکول کے واسطے مکان مذکور کے افتتاح کا اظہار
فرمانے کی تقریب سے بزبان انگریزی فرمایا کہ ہم مدت سے یہ آرزو رکھتے تھے کہ اس اسکول کے واسطے
ایک مکان مناسب و معقول مہیا ہو چنانچہ اب اس اسکول کو اس عمدہ عمارت مین کہ ایسی وسیع اور اس
مطلب کے واسطے بہت مناسب ہے اور سہولت و آسایش کے موقع پر وسط مین واقع ہے لے آنے کی رسم
بکمال خوشی اس تقریب کے ساتھ ادا کرتے ہین اس اسکول نے تحت اہتمام بابو آتمارام کے نہایت طرز پسندیدہ
اور دلخواہ کے ساتھ ترقی کی چنانچہ تعداد طلبا اور طرز تعلیم دونون پسندیدہ ہین اور ہمکو امید ہے کہ اسی طور پر
ترقی اسکی روز افزون ہوتی رہیگی اس شہر الہ آباد کی آبادی چند سالہاے گذشتہ مین ایک لاکھ سولہ ہزار
متنفس سے قریب ایک لاکھ پینتالیس ہزار کے ہوگئی ہے اور اوسمین یوماً فیوماً افزایش ہوتی جاتی ہے جناب
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے امریکائی سوسیٹی اور چرچ مشن سوسیٹی کے اسکولون کی تعریف بھی
جسکے وہ مستحق ہین فرمائی کیونکہ اہالی سوسیٹی مذکور کی مساعی جمیلہ سے اس شہر مین تعلیم و تربیت کا
بہت چرچا ہوا ہے لیکن جس مقام مین کہ اس قدر کثرت آبادی کی ہو وہان ان اسکولون کے واسطے اور ضلع اسکول

بلکہ اس طرح کے اگر اور کئی اسکول ہون تو اونکے لیے بھی بہت گنجایش ہے۔
جناب ممدوح نے باظہار خوشنودی کہ جسمین حاضرین وقت کو بھی جناب ممدوح کے ساتھ اتفاق تھا فرمایا کہ نواب والاخطاب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر جو کل کے روز الہ آباد مین رونق افروز ہوئے تھے اپنے قیام کے عرصۂ قلیل مین فرماتے تھے کہ مثل رعایای قوم ہنود کے اہالی اسلام کی ترقی تعلیم و تربیت کے بھی ہم یکسان آرزوے دلی خواہان ہین پس اوس توجہ باطنی سے جو نواب ویسراے جدید بلا شک اس امر مین مبذول رکھتے ہین امید قوی اس بات کی پیدا ہوتی ہے کہ جناب ممدوح کے عہد حکومت مین سررشتۂ تعلیم و تربیت کو بہت رونق ہوگی۔
اسکے بعد جناب نواب والاخطاب سر ولیم میور صاحب بہادر نے پھر حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر اعادہ اوسی مضمون کا جو زبان انگریزی کی تقریر مین تھا اردو مین کیا اور ایسے کلمات فرمائے جنسے طلبا کو دوچند تندہی اور کوشش تحصیل علم کی ترغیب ہو اور چند مطالب باظہار آرزوے دلی درباب تعلیم نسوان کے باین مضمون ارشاد کیے کہ صرف اوسی سے ترقی اخلاق اور نور علم کی امید ہوتی ہے اور نواب ممدوح نے الہ آباد کے بنگالیون کی تعریف کی جنھون نے اپنے ملک کا رواج اپنی لڑکیون کی تعلیم و تربیت کا جسکا وہان ازبس عمدہ نتیجہ پیدا ہوا ہے یہان بھی جاری کیا ہے لیکن مردمان ممالک مغربی و شمالی کے باب مین جناب ممدوح نے تاسف اور دلسوزی کے ساتھ یہ بات ظاہر کی کہ یہان ایسی ترقی کا نشان کم دیکھا جاتا ہے اور نیز یہ کہ ہمنے اکثر اونکے ذہن نشین کیا کہ اونکو اپنی دختران و زوجگان کا تعلیم و تربیت کرنا نہایت فائدہ مند اور ضروری ہے اور گورنمنٹ اس امر مین مدد کرنے کو آمادہ ہے لیکن تعلیم نسوان سرکار کی طرف سے بطور حاکمانہ نہین ہوسکتی البتہ جو کوشش کہ خود اونکی طرف سے ہو اوسمین اعانت کرسکتی ہے اسمین شک نہین کہ بغیر تعلیم نسوان کے وہ جہالت اور تاریکی جو اس وقت اس سرزمین مین پھیلی ہوئی ہے کبھی دفع نہوگی اور نہ اس ملک کی باشندی نور عقل کے حاصل کرنے اور اپنے اخلاق کی تہذیب و اصلاح مین ترقی خاطر خواہ اور بالاستقلال

کرسکینگے بغیر تعلیم وتربیت نسوان کے نتیجہ عارضی اور چندروزہ ہوگا اورعلی العموم تمام قوم مین ایسی ترقی
تہذیب وتربیت کا پیدا ہونا جسکے واسطے سبکو کوشش کرنی چاہیے میسر نہوگا ہماری دانست مین ایسی تعلیم
وتربیت مین کوشش کرنا جس سے نسوان محروم رہین پہاڑکے اوس سیلاب کی مثال ہے جو بلندی سے زوروشور
کرتا ہوا جلد بہکر نکلجاے اورجہان تہان غار وخندق پانی سے بھری ہوئی اورادہر اودہر کچھ سبزہ اورچند درختونکا
اجتماع رہ جاے اورباقی سب جگھہ ریگستان اورپہاڑون کی چٹان اورپتھر یعنی ایک ویرانہ مایوسی نظر آنے لگے
بخلاف اسکے اگر مردون کی تعلیم کے ساتھہ تعلیم نسوان بھی ہو توجو نتایج اوس سے متوقع ہین وہ مثل اوس دریا کے
ہین جو سال بھر بہتا رہتا ہے اورجسکا منبع برفستان کے پہاڑ سے ہوتا ہے اورجسکے صاف اورخنک پانی کا
سیلان پورا اوردایمی رہتا ہے اوراوسکے مجرے مین چارون طرف سرسبزی اورشادابی اورہرجانب
طراوت وتازگی نظر آتی ہے —

اِس تقریب کی کارروائی کے اختتام مین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بابو آتمارام کو باظہار خوشنودی
گورنمنٹ بصلہ اون مساعی جمیلہ کے جو مشار الیہ سے بمنصب ہیڈ ماسٹری ضلع اسکول کے عمل مین آئی تھین
الفاظ تحسین آمیز مناسب وقت کی ساتھہ بطور خلعت ایک تھیلی دوسو روپیہ کی عنایت فرمائی

نمبر ۲۱

دربار جونپور

ماہ دسمبر سنہ ۱۸ء

۸- دسمبر سنہ ۱۸ء روز پنجشنبہ کو دربار جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا بمقام جونپور منعقد ہوا جسمین راجگان اور ذی منزلت اشخاص رئیس شہر اور ضلع موجود تھے—

بعد پیش ہونے اہل دربار کے جناب ممدوح نے حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر تقریر فرمائی جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے اولاً جناب محتشم الیہ فی عام حالات ضلع کا تذکرہ کیا کہ ۱۸- برس ہوئی کہ ہمنی اس ضلع کو جناب طامسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مرحوم کی عہد مین تقریب دورہ دیکھا تھا معلوم ہوا کہ اور اضلاع مین جب سے آثار ترقی کے نمایان ہین اور تہذیب اخلاق کی بخوبی ظہور مین آئی- یہ ضلع اگرچہ آباد ہے اور شاید زراعت مین بھی ترقی ہوئی ہو لیکن اور باتون مین ہمنے وہ آثار ترقی کے یہان ملاحظہ نکیے جو اور مقامات مین نمایان ہین- یہ حالت خصوصاً درباب تعلیم کے پائی گئی اور شاید یہ عدم توجہی تعلیم کی جانب بہ نسبت اور قومون کے مسلمانون مین زیادہ ہے اور خاص شہر مین بھی کچھ رونق نہین ہوئی بلکہ مائل بہ تنزل ہے شاید وجہ اسکی یہ ہو کہ جونپور ایک ایسی گوشہ مین ہی جہان اسباب ترقی کے مثل نہر اور ریل اور تار برقی نہین ہین جو اور اضلاع مین محرک ترقی ہوئے اب آیندہ چاہیے کہ یہ حالت بدل جائے کیونکہ اودہ روہیلکھنڈ ریلوے جلد اس ضلع مین ہو کر گذرنے والی ہی اور شہر سے لگے متصل ہو کر نکلے گی تو امید ہی کہ کیفیت اس ضلع کی دگرگون ہو جاے اور بجاے تنزل صورت ترقی کی دکھائی دے مگر جن فائدون کا توقع کیا جاتا ہی اونسے مستفید ہونے کے لیے ضرور ہی کہ لوگ اپنے لڑکون کو تعلیم دین

کیونکہ اگر اونکے لڑکے تعلیم نہ پاوینگے تو لائق نہ ہونگے اور اور لوگ اون فوائد کا ثمرہ پاوینگے پس لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بہبودی کی طرف متوجہ ہون اور اونکی تعلیم کامل مین بدل وجان کوشش کرین ورنہ یہ ہوگا کہ اونکی اولاد پر جملہ ابواب ترقی اور فوائد روزگار اور عزت اور حکومت کی مسدود ہونگے۔

بہرکیف ایک امر سے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو مسرت ہے اور وہ یہ ہے کہ یہان درباب تخفیف خرچ شادیون کے تحریک ہوئی ہے گورنمنٹ کا یہ قصد ہی کہ جرم دخترکشی مسدود ہوجاے اور عنقریب ایسی تدبیرین عمل مین آوینگی جنسے قرار واقعی یہ رسم وحشیانہ دور ہوجاے لیکن گورنمنٹ کی حیطۂ اختیار سی باہر ہے کہ وہ اخراجات شادی کو محدود کرے کیونکہ یہ امر خانگی امور سے متعلق ہے جسمین گورنمنٹ دست اندازی نہین کرسکتی اور بالفرض اگر کرے تو بھی کوئی بندوبست قرار واقعی نہین کرسکتی اس معاملے مین سرکار کو رعایا ہی سے خود امید اصلاح پذیر ہونے کی رکھنی چاہیے۔

بنظر اوس کم بختی کے جو فضول خرچی سے بیاہ اور شادیون کے خلق اللہ پر عاید حال ہوتی ہے اور خصوصاً بوجہ اوس تعلق کے کہ جو اس فضول خرچی کو جرم دخترکشی سے ہی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر چاہتے ہین کہ اون لوگونکا جنھون نے انسداد فضول خرچی مین کوشش کی ہے دلی شکریہ گورنمنٹ کی طرف سے ادا کرین اس انتظام سے تعداد کثیر اون لڑکیون کی جو پہلے تلف ہوئی اب محفوظ رہیگی مگر جو لڑکیان اس طرح سی محفوظ رہینگی اونکی شادی کا سرانجام بغیر خانہ بربادی کی کیونکر ہوسکیگا اگر اونکے ورثا اپنی عادت فضول خرچی کو ترک نکرینگے اور شادیون مین کفایت شعاری پر آمادہ نہونگے۔

پھر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے منشی پیاری لال حاضر دربار کا تذکرہ فرمایا کہ یہ شخص باعث فراہمی ایسی مجالس کا ہی جنمین اس مضمون کا مشورہ ہوا ہے اور برضامندی جمیع اہل مجلس کے تجویزین اور قاعدے واسطے تخفیف خرچ شادی کے بنائے گیے ہین اور پھر منشی صاحب مذکور کا شکریہ بہ نسبت اونکی خدمات بیغرضانہ اور خیرخواہی خلائق کے ادا کیا اور یہ بھی نصیحتاً ارشاد کیا کہ مجلسین اور تجویزین اور قاعدے بذاتہ کچھ مفید نہین ہوتے

جب تک کہ اون قاعدون اور تجویزون پر عمل نکیا جاے چونکہ ابتک انپر کچھہ عمل نہین ہوا اسواسطے کچھہ ہمت واسطے آغاز کرنے اس امر کے درکار ہے تخفیف کرنے مین خرچ شادیون کے لوگ اس لیے خوف کرتے ہین کہ مبادا اور آدمی اونکو ہنسین یا اونکو خررس اور کنجوس کہین لیکن یہ اونکی بزدلی ہے کیونکہ جو آدمی بلند خیال اور آزادرای رکھتا ہوگا وہ کبھی پیشوا ہونے سے اس معاملے مین خوف نکریگا اور جو کام کہ صحیح اور درست ہوگا وہی کریگا اور غیرون کے کہنے کو خیال مین نہ لاویگا جو اچھا اور ایماندار آدمی ہوگا وہ فضول خرچی کو مصیبت اور آفت عظیم کی بنیاد تسلیم کرکے باتفاق اپنے ہم جنسون کے اندازہ خرچ معقول کا بیاہ شادیون مین مقرر کریگا اور جو اندازہ مقرر ہوجائیگا اوسی پر عمل کریگا اور بیہودہ و ناسمجھہ آدمیون کی راے پر کچھہ عمل نکریگا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصے مین یہ خبر اونکے گوش گذار ہوگی کہ اون ارباب مجلس نے سال آیندہ شادی کے موسم مین شادیون مین اوسی تخفیف خرچ پر بخوبی عمل کیا جسکو اونھون نے تجویز کرکے اتفاق کیا تھا۔

بعدہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے شکریہ ممبران میونسپلٹی کمیٹی جونپور کا بغرض اوس توجہ کی جو اونھون نے امورات شہر کی جانب کیے تھے ادا کیا اور فرمایا کہ یہ شہر ابتک بہ سبب قلت تجارت اور آمد و رفت کے تنزل پر تھا لیکن اب امید ہے کہ یہان ریل کے جاری ہونے سے مال کی آمد اور ترقی ہو اور شہر مین غالباً آبادی اور دولت دونون کی افزایش ہو اور اوسکی بہبودی صورت پذیر ہو اور صفائی اور آسایش اور حفظ امن مین بھی ترقی ہو جونپور ایک شہر نامی گرامی ہے جسمین ابتک چند عمارتین قابل دید موجود ہین اور پاے تخت ایک پرانے خاندان کا ہے امید ہے کہ وہ اپنی عظمت کو جو ایک مدت سے جاتی رہی ہے پھر حاصل کرے ممبران میونسپل کمیٹی جونپور کو لازم ہے کہ وہ ایسے موقع پر کمر ہمت باندھین اور مستعدی کے ساتھہ بہبودی شہر مین مصروف رہین اور حتی الامکان اون منافع کی ترقی کرین جو اونکے لیے حاصل ہونے والے ہین۔

نمبر ۲۲

دربار میرٹھ

ماہ جنوری ۱۸۷۳ع

اے تعلقہ داران ورؤساے اضلاع متعلقہ کمشنری میرٹھ

ممالک مغربی وشمالی مین یہ میرا پچھلا دورہ ہے مین چاہتا تھا کہ تم سے آخری ملاقات کرون کیونکہ دو چار باتین بطور نصیحت مجھکو کہنی تھین اس وقت مجھکو آپ لوگون سے ملکر اور آپ لوگونکی ترقی اور آسایش دیکھکر بہت خوشی ہوئی مین خیال کرتا ہون کہ بہ نسبت سابق کے اب رعایا آسودہ حال ہے اور زراعت کو افزایش ہے اوسکا نشان یہ ہے کہ جب مین مدرسون کو دیکھتا ہون تو رعایا کے لڑکے سفید پوش نظر آتے ہین اور اب معاشرت کا طور وطریق بھی اچھا ہوتا جاتا ہی ان سب باتون مین خدا کی عنایت ہی سے ترقی ہوئی ہے اور مین شکر کرتا ہون کہ میری عہد حکومت مین یہ بھی ایک عمدہ مقصد حاصل ہو گیا کہ آپ لوگون کے ہاتھہ سے اپنے کام بذریعہ میونسپلٹی اور لوکل کمیٹیون کے انصرام پانے لگے اسمین دو لطف ہین ایک یہ کہ اگر حکام پر ہی سب بار ڈالا جاتا تو وہ کہانتک اوسکا انصرام کرتے اور دوسرے آپ لوگ اپنی ضروریات سے خوب واقف ہین اور زیادہ وسیلے سرانجام کار کے پیدا کر سکتے ہین آپ کو مناسب ہی کہ آپ ایسے کام خود کرین ہندوستان مین یہ بڑی خرابی ہے کہ جبتک کسی کام کو حکام نہین کرتے تب تک رعایا بھی نہین کرتی بلکہ سب لوگ حکام ہی پر بھروسا کیے بیٹھے رہتے ہین اپنی طرف سے کچھ فکر نہین کرتی میرا مقصد یہ تھا کہ جہانتک ہو سکی میونسپلٹی کے اختیار کو حتی الامکان وسعت دی جاوی اور اونکو اختیار ہو کہ اخراجات وآمدنی اور رونق اور آراستگی اور صفائی اور رفاہ عام کے کامون کو انجام تک پہونچاوین

چنانچہ ابتک ایسا ہی ہوا ہے اور بہت کچھ کرنا ہنوز باقی ہے اکثر شہرون مین لوگ دل سے کام کرتے ہین اور بعض جگہ اونکے خلاف ہین بلکہ اکثر موقع پر کمیٹی کے اجلاس مین حکام کا منھ دیکھتے ہین اور مثل تصویر بیٹھے رہتے ہین حالانکہ اونکو چاہیے کہ وہ اپنے اختیار کے موافق کام کرین اور یہی مقصد لوکل کمیٹیون کے مقرر کرنے سے ہے اور لوکل کمیٹیون سے بھی یہی شکایت ہے لوکل کمیٹیون مین سڑک اور شفاخانہ وغیرہ رفاہ عام کے کام ہین مگر اسمین بھی لوگ حکام کا منھ تکا کرتے ہین میری یہ راے ہے کہ لوگ دل سے سوچین کہ کیا کام مفید ہے اور اس بات مین صاحب ضلع کو مدد دینی چاہیے اور جو کام سب سے زیادہ مفید معلوم ہو اوسکو انجام ہونچانا چاہیے اور سب سے اعلی کام کمیٹی تعلیم کا ہے اور اوسیکی صلاح سے تمام حلقہ بندی اور ضلع اسکول اور تحصیلی مدارس کے کام انجام پاتے ہین اور اسی مین اصلی فائدہ ہے مجھکو نہایت خوشی وخرمی اور اسکا فخر ہے کہ فی زمانا دیہات کی تعلیم مین میرٹھ سب سے بڑھا ہوا ہے جب مینے قبل از غدر میرٹھ کی طرف دورہ کیا تھا تو اوس زمانے کی بہ نسبت اب مجھکو یہان زمین وآسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے اوس زمانے مین بہت کم زمیندارون نے حلقہ بندی کے مدارس جاری کیے تھے اور اب صاحب ڈائرکٹر فرماتے ہین کہ ۸۰ تحصیلی اور ۵۶۲ مکتب حلقہ بندی ہین اور سب مین بیس ہزار سے زیادہ لڑکے تعلیم پاتے ہین بڑے شکر کی بات ہے کہ رعایا اپنی تعلیم آپ کرنے لگی اور خدا کرے کہ اس سے بھی زیادہ ترقی کرے اگر زمیندار لوگ اس طرف توجہ کرین تو اور زیادہ ہونا ممکن ہے اور اوس سے روشنضمیری بڑہیگی اعلی تعلیم مین میرٹھ بہت گھٹا ہوا ہے اور جبتک اعلی درجے کی تعلیم کی ترقی نہو اوس وقت تک اچھے عہدہ پانے اور ترقی کی امید نہین ہے مجھکو صاحب ڈائرکٹر نے ایک نقشہ دیا ہے جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس کس قسمت مین طالب علم یونیورسٹی کا امتحان دیکر کامیاب ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قسمت مین منجملہ دس کے صرف چار ہندوستانی اور چھہ انگریز ہین اور اور قسمتون مین دیکھیے روہیلکھنڈ مین اونیس ۱۹ اور آگرے مین اکیس ۲۱ اور الہ آباد مین گیارہ ۱۱ اور بنارس مین ستائیس ۲۷ کامیاب ہوئے اور میرٹھ مین صرف چار ہین چونکہ آپ لوگون کی بہبودی اعلی درجے کی تعلیم پر موقوف ہے اس لیے

اسمین کوشش کرنا ضرور ہے آپکو خیال کرنا چاہیے کہ آپکو یہ بات پسند ہے کہ لوگ آپ کو آیندہ تحسین کرین
یا یہ کہ آپ کے حال پر افسوس کرین علم و عقل خدا کی بخشی ہوئی بڑی نعمت ہے آپکو چاہیے کہ آپ اپنی لڑکون کو
علم سکھاوین سرکار کو منظور ہے کہ ہندوستانیونکو اعلیٰ عہدے دیے جاوین اور جناب **ویسراے** کو بھی یہی
منظور ہے چنانچہ اونھون نے مجھسے بھی فرمایا اور بنبئی کے دربار مین بھی اپنی اسپیچ مین فرمایا کہ جہانتک
ہوسکے اعلیٰ عہدے ہندوستانیون کو دیے جاوین جسکے سنّنے سے مجھکو بڑی خوشی حاصل ہوئی مگر میری خوشی
اوس وقت تک کیا کام آسکتی ہے جب تک کہ اعلیٰ تعلیم کا یہان بندوبست نہو بنگال مین دیکھو کیسی ترقی ہے
اون لوگون مین بعضون نے سول سروس کے امتحان دیے اور وہ حاکم ہوگئے مگر اس ملک کی لوگون مین سے
کسی نے کوئی عہدہ حاصل نہین کیا پس میری یہ آخری نصیحت ہے کہ آپ لوگ ترقی تعلیم مین کوشش کرین
اخیر مین ایک بات یہ اور کہتا ہون کہ آپ لوگ اپنی لڑکیون کو تعلیم نہین دیتے اور مجھکو اوسکا بڑا رنج ہے
کہ آپ اوسکے فائدے سے واقف نہین ہین آپکے یہان دستور ہے کہ آپ اپنی عورتون کو پردے سے باہر نہین جانے دیتے
لیکن یہ اور ملکون کا دستور نہین ہے مگر پردہ حقیقت مین صرف خرابی سے بچنے کے واسطے کرنا چاہیے اور جو
پردہ آپکے یہان مروج ہے اوسمین اور خرابی سے بچانے کے پردے مین بڑا فرق ہے جو کچھ خدا نے پیدا کیا ہے
آسمان زمین دریا وغیرہ اوسکو مرد دیکھکر تو خوش ہون مگر افسوس کہ عورتون کو یہ خوشی نصیب نہو حالانکہ مصر
اور قسطنطنیہ مین عورتین برقع پہنکر نکلتی ہین پس خدا کرے کہ ایسا ہی اس ملک مین بھی ہوجاوے جبتک عورتونکو
تعلیم نہوگی کامل روشنضمیری اور سچی آسایش میسر آنا ممکن نہین مین خدا سے دعا مانگتا ہون کہ اس ملک مین
ترقی ہو اور خلق اللہ آب رحمت سے شاداب اور نور عنایت سے منور ہو۔